آپ کا اپنا اخبار • بے باک آواز

روزنامہ

ہماری دُنیا

نئی دہلی

Daily **HAMARI DUNIYA** Delhi

R.N.I.No.DELURD/2013/51658 | Vol.12 , Issue. 283 Tuesday , 01 July 2025 | www.hamariduniyanews.com E-mail:hamariduniyaurdu@gmail.com | قیمت:2:00روپے | صفحات:8 | منگل،یکم جولائی 2025، بمطابق 05 محرم الحرام 1447ھ

جی ایس ٹی، ناانصافی کا ہتھیار: راہل گاندھی

جی ایس ٹی وزیر اعظم نریندر مودی کے چند ارب پتی دوستوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے ڈیزائن کیا گیا ہے

نئی دہلی: کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے جی ایس ٹی (مال و خدمات ٹیکس) کے نفاذ کے آٹھ سال مکمل ہونے کے موقع پر منگل کو الزام لگایا کہ یہ نظام اقتصادی ناانصافی کا ایک ہتھیار بن چکا ہے اور اسے وزیر اعظم نریندر مودی کے چند ارب پتی دوستوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف نے موجودہ جی ایس ٹی نظام میں اصلاحات کی وکالت کی اور کہا کہ ہندوستان ایسے ٹیکس نظام کا حقدار ہے جو صرف مخصوص طبقے کے لیے نہیں بلکہ سب کے لیے کام کرے۔ واضح رہے کہ جی ایس ٹی یکم جولائی 2017 کو نافذ کیا گیا تھا۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' (سابقہ ٹوئٹر) پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا: آٹھ سال بعد، مودی حکومت کا جی ایس ٹی کوئی ٹیکس اصلاح نہیں بلکہ اقتصادی ناانصافی اور کارپوریٹ بھائی چارے کا ایک ظالمانہ ہتھیار ہے۔ اسے غریبوں کو سزا دینے، ایم ایس ایم ای (چھوٹے و درمیانے کاروبار) کو تباہ کرنے، ریاستوں کو کمزور کرنے اور وزیر اعظم کے کچھ ارب پتی دوستوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اچھا اور آسان ٹیکس دینے کا وعدہ کیا گیا تھا، مگر ہندوستان کو پانچ مختلف شرحوں والا ایک پیچیدہ نظام ملا، جسے 900 سے زائد بار ترمیم کیا جا چکا ہے۔ راہل گاندھی نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ یہاں تک کہ پاپ کارن اور کریم بن بھی جی ایس ٹی کے دائرے میں آ چکے ہیں۔ کانگریس لیڈر نے الزام لگایا کہ جی ایس ٹی پورٹل ایک روزانہ کی بنیاد پر ہراسانی کا ذریعہ بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہندوستان کے سب سے بڑے روزگار پیدا کرنے والے شعبے ایم ایس ایم ای کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ جی ایس ٹی کے نفاذ کے بعد سے 18 لاکھ سے زیادہ کاروبار بند ہو چکے ہیں۔ اب عام شہری چائے سے لے کر ہیلتھ انشورنس تک ہر چیز پر جی ایس ٹی دے رہا ہے، جبکہ کارپوریٹ طبقہ سالانہ ایک لاکھ کروڑ روپے سے زائد کی ٹیکس چھوٹ سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ راہل گاندھی کے مطابق، پیٹرول اور ڈیزل کو جان بوجھ کر جی ایس ٹی کے دائرے سے باہر رکھا گیا ہے، جس سے کسانوں، ٹرانسپورٹروں اور عام لوگوں کو نقصان ہو رہا ہے۔ انہوں نے مزید الزام لگایا: غیر بی جے پی حکومت والی ریاستوں کو سزا دینے کے لیے جی ایس ٹی کے بقایا جات کو بھی ایک ہتھیار بنایا گیا ہے، جو مودی حکومت کی وفاق دشمن پالیسی کا ثبوت ہے۔

جی ایس ٹی نے ہندوستانی معیشت کو نئی شکل دی: مودی

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کے روز کہا کہ مال و سروس ٹیکس (جی ایس ٹی) ایک تاریخی اصلاح ہے جس نے ہندوستان کے اقتصادی منظرنامے کو نئی شکل دی ہے۔ جی ایس ٹی کے نفاذ کو آٹھ سال مکمل ہونے کے موقع پر وزیر اعظم نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ تعمیل کے بوجھ کو کم کرتے ہوئے، اس نظام نے خاص طور پر چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباروں کے لیے کاروبار کو آسان بنایا ہے۔ جی ایس ٹی نے ہندوستانی بازار کو متحد کرنے کے اس سفر میں ریاستوں کو مساوی شراکت دار بنا کر حقیقی معنوں میں مشترکہ وفاقیت کو فروغ دیا ہے اور اقتصادی ترقی کے لیے ایک طاقتور انجن کے طور پر کام کیا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ 1 جولائی 2017 سے نافذ ہونے والے جی ایس ٹی نے 17 ٹیکسوں اور 13 سرچارجز کو سمیٹ کر تعمیل کو آسان بنایا، ٹیکس نظام کو ڈیجیٹل کیا، اور ایک ہموار قومی بازار بنانے میں مدد کی۔ اس کے ساتھ ہی یہ ٹیکس دہندگان کی بنیاد کو وسیع کرنے اور وفاقی تعاون کو مضبوط کرنے میں بھی معاون رہا ہے۔ جی ایس ٹی کے نفاذ کے پہلے سال (نو مہینے) میں مجموعی جی ایس ٹی کلیکشن 7.40 لاکھ کروڑ روپے رہا۔ گزشتہ چند سالوں میں اس میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 2024-25 میں مجموعی جی ایس ٹی کلیکشن 22.08 لاکھ کروڑ روپے کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گیا، جو سالانہ 9.4 فیصد کا اضافہ ظاہر کرتا ہے۔ یہ اضافہ معیشت کے زیادہ منظم ہونے اور بہتر ٹیکس تعمیل کو ظاہر کرتا ہے۔ وزارت خزانہ نے کہا کہ جی ایس ٹی کے نفاذ کے بعد سالانہ ٹیکس آمدنی تقریباً تین گنا ہوگئی ہے۔ یہ مالی سال 2017-18 کے 7 لاکھ کروڑ روپے سے بڑھ کر مالی سال 2024-25 میں 22 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے۔

عوامی مسائل کے فوری حل کیلئے 'جن سپندھن' پروگرام سے فائدہ اٹھائیں۔ وزیر رحیم خان

بیدر۔ یکم جولائی (شاروق حسن قادری) ریاستی شہری انتظامیہ اور حج کے وزیر رحیم خان نے کہا کہ کرناٹک حکومت کی جانب سے عوام کے مسائل وہیں پر حل کرنے کے لیے شروع کیا گیا "جن سپندھن" ایک اہم اور مقبول عوامی پروگرام ہے۔ وہ منگل کو ضلع انتظامیہ، ضلع پنچایت اور ضلع پولیس محکمہ کے اشتراک سے جنواڑ ناد کچہری احاطہ میں منعقدہ تعلقہ سطح کے 'جن سپندھن' پروگرام کا افتتاح کرنے کے بعد خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جنواڑ علاقے میں عوام کو درپیش جو بھی مسائل ہوں، ان کے حل کے لیے تمام محکموں کے افسران موقع پر موجود رہیں گے اور براہ راست عوام سے ملاقات کر کے ان کے مسائل کا ازالہ کریں گے۔ وزیر نے اعلان کیا کہ جنواڑ میں 5 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک سرکاری اسپتال تعمیر کیا جا رہا ہے، جب کہ کئی سڑکوں کی تعمیر کا کام بھی جاری ہے۔ اے اور بی زمرے کی خدمات بھی جلد ہی پنچایت سطح پر فراہم کی جائیں گی۔ رحیم خان نے کہا کہ پانچ گارنٹی اسکیموں کے تحت کسی بھی بروکر یا درمیانی شخص کے بغیر، مستحقین کو براہ راست فائدہ پہنچایا جا رہا ہے، جس سے عوام کے معیار زندگی میں بہتری آئی ہے۔ ڈپٹی کمشنر شلپا شرما نے اس موقع پر کہا کہ "جن سپندھن" عوام کے لیے نہایت مفید پروگرام ہے، جس سے عوام کو موقع پر ہی اپنے مسائل کا حل مل رہا ہے۔ پروگرام کے دوران کل 253 درخواستیں موصول ہوئیں، جن میں سڑک، رہائش، پانی، ٹرانسپورٹ، بجلی، زمین، سیوریج و صفائی، پنشن، راشن کارڈ، گنگا کلیان اسکیم کے تحت بورویل، معذوری سرٹیفکیٹ اور جنواڑ مین روڈ پر موجود شراب کی دکان کی منتقلی جیسے مسائل شامل تھے۔ متعدد درخواستوں کو موقع پر ہی حل کیا گیا جبکہ باقی درخواستوں کو 7 دن کے اندر حل کرنے کے لیے متعلقہ افسران کو ہدایت دی گئی۔ ضلع پنچایت کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر گریش بدولے نے کہا کہ ان کے دائرہ کار کے مسائل میں سے کچھ پہلے ہی حل کیے جا چکے ہیں، باقی کو بھی جلد از جلد حل کر کے پروگرام کو نتیجہ خیز بنایا جائے گا۔ اس موقع پر بیواؤں کو سرکاری حکم نامے، پردھان منتری آواس یوجنا کے تحت منظور شدہ مستحقین کو مکان کے حقوق کے دستاویزات اور روزگار گارنٹی اسکیم کے تحت جاب کارڈز تقسیم کیے گئے۔ اس پروگرام میں ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ پردیپ گنٹی، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر ایشورا لاگنڈی، میونسپل کونسل صدر محمد غوث، ضلع گارنٹی عمل درآمد کمیٹی صدر امتراؤ چمکوڑے، بیدر اسسٹنٹ کمشنر محمد شکیل، بیدر تحصیلدار ڈی مہت، تعلقہ پنچایت افسر مانک راؤ پاٹل، ناو تحصیلدار اشوک راجگیرو، ضلع دفتر کے شیرستید ارکرن کمار، جنواڑ گرام پنچایت صدر وسیجا تھیائی اور دیگر افسران و مقامی و بھی عوام بڑی تعداد میں موجود تھے۔

کیرانہ سے گنگوہ تک بس سروس کی بحالی کا مطالبہ

بی جے پی اقلیتی مورچہ کے سابق ضلع جنرل سکریٹری منشاد علی چوہان نے ریاستی وزیرِ مملکت (آزادانہ چارج) نریندر کشیپ سے ملاقات کی

کیرانہ: یکم جولائی (عظمت اللہ خان) بھارتیہ جنتا پارٹی کے اقلیتی مورچہ کے سابق ضلع جنرل سکریٹری اور گاؤں دبھیڑی خورد کے سابق پردھان شوہر منشاد علی چوہان نے لکھنؤ میں اتر پردیش حکومت کے وزیرِ مملکت (آزادانہ چارج) نریندر کشیپ سے ملاقات کر کے ایک اہم عوامی مطالبہ پیش کیا۔ انہوں نے وزیر موصوف کو ایک عرضداشت پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ یمنا کھادر علاقے کے عوامی مفاد میں کیرانہ سے گنگوہ تک بس سروس کو دوبارہ شروع کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ آزادی کے 75 سال گزرنے کے باوجود کھادر علاقے کے باشندے بہتر ٹرانسپورٹ سہولیات سے محروم ہیں، جس کی وجہ سے یہاں کے لوگ تعلیم، صحت، روزگار اور سرکاری اسکیموں سے مکمل طور پر فائدہ نہیں اٹھا پا رہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ سال 2011-12 میں مقامی عوامی تحریک کے بعد کیرانہ سے گنگوہ کے درمیان ملکپور، بیسی پور کھرگان، اکبر پور سنہیٹی، کیرٹو اور ٹوڑا موڑ ہوتے ہوئے پانچ بسیں چلائی گئی تھیں، لیکن کچھ عرصے بعد یہ سروس بند کرا دی گئی جو تا حال معطل ہے۔ منشاد علی چوہان نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ عوامی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس روٹ پر دوبارہ بسیں چلائی جائیں تاکہ کھادر کی تقریباً 50 گرام پنچایتوں کے لاکھوں افراد کو آمد و رفت میں آسانی میسر ہو۔ اس موقع پر شری پال کشیپ، بابو رام کشیپ سمیت دیگر افراد بھی موجود رہے۔

ایس پی مہیلا سبھا کی قومی صدر جوہی سنگھ کو مہیلا گورو سمان سے نوازا گیا

لکھنؤ، سماج وادی پارٹی (ایس پی) کی مہیلا سبھا کی قومی صدر جوہی سنگھ کو خواتین کو بااختیار بنانے کے میدان میں ان کی نمایاں خدمات کے لیے مہیلا گورو سمان سے نوازا گیا ہے۔ یہ اعزاز ادب کلچر اینڈ ویلفیئر سوسائٹی اور چیپل چھاتو فاؤنڈیشن کی بانی و صدر سمیہ رانا نے دیا۔ سمایا رانا نے سماج وادی پارٹی کے دفتر پہنچ کر جوہی سنگھ کو شال پہنا کر اور مہیلا گورو سمان کا نشان پیش کر کے ان کا اعزاز کیا۔ اس موقع پر سمیہ رانا نے خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے جوہی سنگھ کی لگن اور ان کے کام کو سراہا۔ انہیں یہ اعزاز ادب کلچر اینڈ ویلفیئر سوسائٹی، چیپل چھاتو فاؤنڈیشن کی بانی صدر، سماج وادی پارٹی کی قومی ترجمان سمیہ رانا نے سماجی، سیاسی اور ادب کے میدان میں ان کی خدمات کے سلسلے میں دیا ہے۔ اس موقع پر جوہی سنگھ نے سوسائٹی اور فاؤنڈیشن کی طرف سے کیے جا رہے کام کی تعریف کی۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ جوہی سنگھ سماج وادی پارٹی کی ایک سرکردہ لیڈر ہیں اور خواتین کے حقوق اور ان کی شمولیت کے لیے مسلسل جد و جہد کر رہی ہیں۔ یہ اعزاز ان کی کاوشوں کا اعتراف ہے۔

بچکندہ گورنمنٹ اردو میڈیم اسکول میں اساتذہ کی شدید قلت سے تعلیمی معیار متاثر

کاماریڈی 1 جولائی (سید کوثر علی جرنلسٹ) ضلع کاماریڈی کے بچکندہ گورنمنٹ ہائی اسکول اردو میڈیم میں اساتذہ کی شدید قلت کے سبب تعلیمی معیار بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ اسکول میں زیر تعلیم 124 طلبہ کی تعلیم و تربیت کے لیے فی الوقت صرف چار سبجیکٹ ٹیچرز خدمات انجام دے رہے ہیں جبکہ دو اہم اساتذہ ایس اے تلگو اور ایس اے سوشل اسٹڈیز، طویل عرصے سے مخلوعہ ہیں۔ تعلیمی ماہرین اور مقامی افراد نے صورتحال کو نہایت تشویشناک قرار دیتے ہوئے بچکندہ اقلیتی قائد کلیم پٹیل، اسکول مینجمنٹ کمیٹی سابقہ صدر شیخ حسین، یوسف چاؤش، سید لائق، مسعود، علاالدین، احمد، میکانک، نثار نے کاماریڈی ضلع مہتمم تعلیمات مسٹر راجو، ضلع کلکٹر مسٹر آشیش سانگوان سے تحریری نمائندگی کی گئی اور مخلوعہ جائیدادوں پر فوری تقررات کا مطالبہ کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، اسکول میں زیر تعلیم طلبہ کی مجموعی تعداد 124 ہے، جن میں 18 لڑکے اور 106 لڑکیاں شامل ہیں۔ اس تناسب سے اسکول ایک گرلز دامینیٹڈ اسکول شمار کیا جا سکتا ہے۔ اسکول میں موجود اساتذہ میں ایس اے اردو کے عہدے پر مامور استاد عنقریب سبکدوش ہونے والے ہیں، جس کے بعد تدریسی عمل مزید متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔

سنبھل میں تشدد: پانچ مسلمانوں کی ہلاکت پر اے پی سی آر اور کاروانِ محبت کی چشم کشا رپورٹ جارج

نئی دہلی، یکم جولائی 2025: ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (APCR) اور کاروانِ محبت نے آج نئی دہلی کے پریس کلب آف انڈیا میں ایک پریس کانفرنس کے دوران سنبھل میں پیش آئے فرقہ وارانہ تشدد پر مبنی اپنی تحقیقاتی رپورٹ "Sambhal: risis EngineeredAnatomy of an اور دستاویزی فلم "Sambhal Mosque Killings جاری کی۔ اس تقریب میں متاثرین، وکلا، صحافیوں اور انسانی حقوق کے کارکنوں نے شرکت کی اور واقعے کی تفصیلات پر روشنی ڈالی۔ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا کہ سنبھل، جو اپنی اسلامی وراثت اور پر امن بقائے باہمی کے لیے جانا جاتا رہا ہے، اچانک ایک مذہبی تنازعے کا مرکز بنا دیا گیا۔ 19 نومبر 2024 کو ایک سول عدالت کے حکم پر شاہی جامع مسجد میں بغیر کسی پیشگی اطلاع کے سروے کیا گیا، جس کے بعد 24 نومبر کو ایک دوسرا سروے ہوا جس میں اشتعال انگیز نعروں کے ساتھ ایک ہجوم کو مسجد کے احاطے میں داخل ہونے دیا گیا۔ یہ تمام کارروائیاں اس انداز میں ہوئیں کہ مقامی مسلمانوں کو نہ اعتماد میں لیا گیا، نہ ہی کسی قسم کی شفافیت دکھائی گئی۔ انہی واقعات کے بعد سنبھل میں بڑے پیمانے پر احتجاج پھوٹ پڑا۔ رپورٹ کے مطابق، پولیس نے ان مظاہروں کو منتشر کرنے کے لیے طاقت کا بے دریغ استعمال کیا، جس میں لاٹھی چارج، آنسو گیس اور فائرنگ شامل تھی۔ ان کارروائیوں کے نتیجے میں پانچ مسلمان، جن میں کم عمر لڑکے بھی شامل تھے، ہلاک ہوئے اور درجنوں زخمی ہوئے اور 85 سے زائد افراد کو گرفتار کیا گیا۔ عینی شاہدین اور ویڈیوز سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ مظاہرین غیر مسلح تھے اور پولیس نے ضرورت سے زیادہ طاقت استعمال کی۔ کئی گھروں پر بغیر وارنٹ چھاپے مارے گئے، املاک کو نقصان پہنچایا گیا، اور خواتین کو بغیر لیڈی پولیس اہلکاروں کے گرفتار کیا گیا۔ متاثرہ علاقوں میں انٹرنیٹ بند کر دیا گیا تاکہ سرکاری بیانیہ ہی عوام تک پہنچے، اور بیرونی افراد کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔ گرفتار شدگان کو قانونی امداد فراہم کرنے میں رکاوٹیں کھڑی کی گئیں، پوسٹ مارٹم رپورٹس روک لی گئیں، اور اہلِ خانہ کو تب تک میتیں نہیں دی گئیں جب تک وہ خالی کاغذات پر دستخط نہ کریں۔ رپورٹ میں یہ بھی ذکر کیا گیا کہ بعض سرکاری اداروں نے احتجاج کے مقام سے پتھر اٹھا کر پولیس چوکیوں کی بنیاد رکھی، گویا ریاستی ادارے خود اس تشدد کو علامتی طور پر جائز قرار دے رہے ہوں۔ سماجی کارکن ہرش مندر نے اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ اچانک سنبھل کو کلکی کے جنم استھان کے طور پر پیش کرنا ایک نیا بیانیہ ہے جو تاریخ کو مسخ کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر ہر مسجد کے نیچے مندر اور ہر مندر کے نیچے اسٹوپا ڈھونڈے جائیں گے تو پھر یہ سلسلہ کہاں رکے گا؟

انہوں نے کہا کہ سنبھل کی کوئی فرقہ وارانہ تاریخ نہیں رہی، لیکن اسے زبردستی ایودھیا میں بدلا جا رہا ہے۔ وکیل احمد ابراہیم نے کہا کہ اگر پولیس نے واقعی فائرنگ کی تو اس کی مکمل جانچ ہونی چاہیے۔ آج تک کوئی رپورٹ نہیں دی گئی کہ کس کی گولی سے کون مارا گیا۔ قانون اگر غیر جانبداری سے نافذ ہوتا تو یہ نوبت ہی نہ آتی۔ رپورٹ کے شریک محقق نوشرن سنگھ نے کہا کہ رپورٹ پڑھ کر انسان لرز اٹھتا ہے۔ کم عمر لڑکیوں کی گرفتاری، قانونی کارروائی کے بغیر مکانات کا انہدام، اور روزمرہ کی سہولیات کو بطور سزا استعمال کرنا ریاستی جبر کی بدترین مثالیں ہیں۔ صحافی حبا نقوی نے اس بات پر زور دیا کہ ایسی رپورٹس ہماری اجتماعی یادداشت کا حصہ ہونی چاہئیں، کیونکہ جب کہانی قلمبند نہ کی جائے تو ظلم مٹ جاتا ہے اور تاریخ خاموش ہو جاتی ہے۔ کانگریس کے رہنما عمران مسعود نے کہا کہ سنبھل کے عوام خوف میں مبتلا ہیں، اور آج کا ماحول جمہوریت کے اصولوں کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہ صرف مین اسٹریم میڈیا بلکہ یوٹیوب جیسے پلیٹ فارمز پر بھی اس موضوع پر پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں تاکہ سچائی کو دبا دیا جائے۔ رپورٹ اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ سنبھل میں ہونے والا تشدد روکا جا سکتا تھا۔ پولیس کو پر امن طریقوں سے ہجوم کو منتشر کرنے کے مواقع میسر تھے، لیکن انہیں استعمال نہیں کیا گیا۔ مقامی برادری کو اعتماد میں لینا، امن کمیٹیوں کو فعال کرنا، اور غیر جانبدار انتظامیہ کا کردار، یہ تمام عناصر غائب تھے۔ Anatomy of an Engineered:Sambhal Crisis رپورٹ میں بابری مسجد کے انہدام سے قبل کے ماحول سے سنبھل کی صورت حال کو تشبیہ دی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ واقعہ ایک منظم منصوبے کا حصہ ہے جس کے تحت اقلیتوں کو خوف، تشدد اور نفسیاتی دباؤ کے ذریعے کچلا جا رہا ہے۔ اے پی سی آر نے اپنے بیان میں اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ وہ آئندہ بھی اس طرح کی دستاویزی کوششوں کے ذریعے حقائق کو سامنے لاتے رہیں گے اور مظلوموں کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔

موجودہ دور میں سائنس اور ٹیکنالوجی پر زیادہ توجہ کی ضرورت: ڈاکٹر شمس اقبال

نئی دہلی، یکم جولائی (یو این آئی) سائنسی موضوعات پر کتابوں کی تیاری کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد شمس اقبال نے کہا کہ سائنسی موضوعات پر کتابیں تیار کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ یہ بات انہوں نے قومی اردو کونسل کے صدر دفتر میں نیچرل سائنس پینل کی میٹنگ میں افتتاحی کلمات ادا کرتے ہوئے کہی۔ انھوں نے کہا ہماری کوشش ہے کہ ایسے موضوعات پر کتابیں تیار کی جائیں جن سے اردو کے طلبا اور اساتذہ زیادہ سے زیادہ مستفید ہوسکیں۔ طب کے موضوعات پر کونسل سے کئی اہم کتابیں شائع ہو چکی ہیں جس کے مثبت نتائج ہمارے سامنے ہیں۔

انھوں نے مزید کہا کہ موجودہ دور میں لٹریچر کے مقابلے میں سائنس اور ٹیکنالوجی پر زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ پروفیسر فضل الرحمن نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ آج کے دور میں ہمیں اگر آگے بڑھنا ہے اور زمانے سے کاندھے سے کاندھا ملا کر چلنا ہے تو سائنس وٹیکنالوجی کی کتابوں کی طرف توجہ دینا ہوگا اور اردو کے قارئین کے لیے بھی ایسی کتابیں بے حد ضروری ہیں جن سے ان کی سائنسی معلومات میں اضافہ ہو۔ پروفیسر تسنیم فاطمہ (سابق پرو وائس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ) نے سائنسی موضوعات پر کونسل کی تیار شدہ کتابوں کی تعریف کی اور کہا کہ اس میں مزید بہتری کی گنجائش ہے۔ گورننگ کونسل کے ممبر ڈاکٹر ماجد تالی کوٹی نے قومی اردو کونسل کی سرگرمیوں اور اس کے وژن کی تعریف کی اور کہا کہ سائنس جیسے اہم موضوع پر کونسل کی پیش رفت قابل مبارکباد ہے۔ ان کے علاوہ پروفیسر ایس رئیس الدین (ڈین اکیڈمک، جامعہ ہمدرد)، پروفیسر اسداللہ خان (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)، پروفیسر شاہد علی خان (جامعہ ملیہ اسلامیہ)، ڈاکٹر رفیع الدین ناصر (مولانا آزاد کالج، اورنگ آباد، مہاراشٹر) اور جناب ادریس احمد خان نے بھی موضوع سے متعلق بہت اہم گفتگو کی اور مفید مشورے بھی دیے۔ میٹنگ کے دوران ممبران نے اس پینل کے تحت جاری اور مکمل شدہ مختلف پروجیکٹس کی صورت حال کا جائزہ لیا اور ان کے تعلق سے اہم فیصلے لیے گئے۔ اس موقع پر کونسل سے ڈاکٹر مسرت (ریسرچ آفیسر، اکیڈمک)، ذیشان فاطمہ (ریسرچ اسسٹنٹ) اور ڈاکٹر شاداب شمیم (پروجیکٹ اسسٹنٹ) وغیرہ بھی موجود رہے۔ نئی دہلی کے صدر دفتر میں 'نیچرل سائنس پینل' کی میٹنگ ہوئی جس کی صدارت پروفیسر فضل الرحمن (سابق وائس چانسلر ڈاکٹر عبدالحق اردو یونیورسٹی، آندھرا پردیش) نے کی۔ میٹنگ کے آغاز میں کونسل کی اسسٹنٹ ڈائرکٹر (اکیڈمک) ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی نے تمام مہمانوں کا استقبال کیا۔

ایران کلچر ہاؤس میں حفظ و قرائت کا سالانہ کل ہند مسابقہ، شرکت کیلئے فارم بھرنے کا عمل شروع

نئی دہلی (پریس ریلیز) سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی ایران کلچر ہاؤس نئی دہلی کے زیر اہتمام عید میلادالنبی اور ہفتۂ وحدت مسلمین کے مبارک موقع پر ۲۹ واں سہ روزہ کل ہند مسابقہ حفظ و قرائت قرآن کریم کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ جس میں شرکت کے لئے فارم بھرنے کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ پر شدہ فارم دریافت کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ جولائی ۲۰۲۵ء ہے۔ انشاء اللہ مسابقہ ۷ تا ۹ ستمبر ۲۰۲۵ء ایران کلچر ہاؤس نئی دہلی میں منعقد ہوگا۔ اس سہ روزہ مسابقہ میں تین امتیازی مقام حاصل کرنے والے طلبہ کو نقد انعام کے ساتھ ساتھ دیگر انعامات اور توصیفی اسناد بھی عطا کی جاتی ہیں، مسابقہ میں ہر مسلک و مکاتب فکر کے طلبہ و اساتذہ شرکت کرتے رہے ہیں۔ مسابقہ میں شرکت کیلئے فارم ہماری ویب سائٹ https://en.icro.ir/New-Delhi پر بھی دستیاب ہے۔ شرکت کنندگان مطلوبہ مدارک اور پر شدہ فارم کو ڈاک سے بھیجنے سے قبل اسکین کر کے ایران کلچر ہاؤس کے ای میل ichdelhi@gmail.com پر بھیج سکتے ہیں۔

اس مسابقہ کا مقصد دینی طلاب کی زندگی کے تمام امور میں قرآنی تعلیمات پر عمل کی ترغیب، قرآن کریم کی صحیح تلاوت، حفظ و تجوید کے ساتھ ساتھ اس کے معانی و تفسیر میں دلچسپی پیدا کرنا ہے تاکہ امت مسلمہ اس کتاب مقدس سے وابستہ ہو کر دنیا و آخرت کی سعادت سے ہمکنار ہو سکے اور دنیا کو امن و آشتی کا پیغام سنایا جا سکے اسی ہدف کے مدنظر گذشتہ چند سالوں سے تفسیر قرآن کے عنوان سے "مسابقۂ تفسیر" بھی رکھا جاتا ہے جس کی تفصیل متعلقہ فارم سے حاصل کی جا سکتی ہے جو مذکورہ ویب سائٹ پر موجود ہے۔ نیز نئی نسل کے حفاظ و قراء کی حوصلہ افزائی کے ساتھ مدارس اسلامیہ میں فن تجوید کو فروغ بھی مل سکے۔ اور نسل نو میں فن تجوید کی دلچسپی کی خاطر اس طرح کے مسابقات کا انعقاد کر کے قرآنی تعلیمات اور اس کے تلفظ و مخارج سے تلاوت قرآن کریم کو عام کیا جا سکے۔

سیل میں کروڑوں کے گھپلے پر بحث ضروری: کانگریس

نئی دہلی، یکم جولائی (یو این آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا- سیل میں کروڑوں روپے کا گھپلہ ہوا ہے اور اس میں ملوث کمپنیوں کی جانچ کرنے کے بجائے اس کا پردہ فاش کرنے والے ایماندار افسر پر بدعنوانی کا الزام لگا کر نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔ کانگریس کے ترجمان ڈاکٹر اجے کمار نے منگل کو یہاں پارٹی ہیڈ کوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مودی حکومت میں مسلسل جرائم اور گھپلے ہو رہے ہیں اور حکومت اس سب پر خاموش ہے۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں 4000 کروڑ روپے کا اسٹیل گھپلہ سامنے آیا ہے لیکن اس پر کوئی کارروائی کرنے کے بجائے اس گھپلے کو بے نقاب کرنے والے افسر کو نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر کمار نے کہا کہ میڈیا ہاؤسز کو اس گھپلے پر بات کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی نورتن کمپنی سیل میں کئی سو کروڑ کا گھپلہ ہوا ہے۔ یہ گھپلہ سیل کے بنیادی ڈھانچے کے ترقیاتی پروجیکٹو کے لیے کم قیمت پر دیے گئے اسٹیل کو اونچی قیمت پر فروخت کرنے میں ہوا ہے۔ سیل نے 11 لاکھ ٹن اسٹیل 100 کمپنیوں کو کم قیمت پر فروخت کیا۔ اس میں بہت گھپلا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیل میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے پروجیکٹوں میں مدد کے لیے اسٹیل کو کم قیمت پر دینے کا التزام ہے، جس کے تحت اسٹیل کو کم قیمت پر فروخت کرنے کے ضابطے موجود ہیں۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ ایک عام خاندان میں پیدا ہونے والے راجیو بھابیہ سیل میں جنرل منیجر بنے اور ایمانداری سے کام کر کے اس عہدے تک پہنچے۔ جی ایم بننے کے بعد، انہوں نے پایا کہ سیل نے 100 کمپنیوں کو 11 لاکھ ٹن اسٹیل کم قیمت پر دیا تھا، لیکن ان کمپنیوں نے اس اسٹیل کو انفراسٹرکچر کی ترقی میں استعمال کرنے کے بجائے اونچی قیمتوں پر فروخت کیا۔ ان کمپنیوں میں سے ایک وشِشٹ انفرا پرائیویٹ لمیٹڈ ہے جس کی سربراہ ایکتا اگروال ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حیرت کی بات یہ ہے کہ کمپنی کا قیام یکم اکتوبر 2020 کو عمل میں آیا تھا اور کمپنی کے قیام کے چند ہی دن بعد ان کی کمپنی کو سیل کی جانب سے 750 کروڑ روپے کا ٹھیکہ دیا گیا تھا۔ سیل میں بدعنوانی کی تہوں کو بے نقاب کرنے والے مسٹر بھابیہ کو انعام دینے کے بجائے ان پر بدعنوانی کے الزامات لگائے گئے۔ انہوں نے کہا "گھپلے کو بے نقاب کرنے والے راجیو بھابیہ نے وزیر اعظم نریندر مودی کو دو بار خط لکھے لیکن انہیں معطل کر دیا گیا۔ یہی نہیں مسٹر بھابیہ کے اے سی آر میں لکھا ہے کہ وہ بدعنوانی میں ملوث ہیں، یعنی جس نے یہ بتایا کہ کن لوگوں نے گھپلے کیے، اسے ہی بدعنوان قرار دے دیا گیا، پھر جب راجیو بھابیہ نے سی وی سی کو خط لکھا تو انہوں نے جانچ شروع کی۔ اس جانچ کے بعد 26 لوگوں کو معطل کیا گیا لیکن لوک سبھا انتخابات کے بعد ان سبھی کو واپس انہیں عہدوں پر فائز کر دیا گیا۔ ڈاکٹر اجے کمار نے کہا "جس کمپنی نے بی جے پی کو 30 کروڑ روپے کا عطیہ دیا، اس نے کئی سارے پروجیکٹ کیے، کسی نے اس سے پوچھ گچھ نہیں کی۔

اسپتالوں میں نرسوں کو دی جائے گی مستقل ملازمت

سی ایم ریکھا گپتا نے 1500 نرسوں کو تقرری خط دینے کا کیا اعلان

نئی دہلی: ڈاکٹروں کے دن کے موقع پر دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے کئی سرکاری اسپتالوں کے ایم ایس کو اعزاز سے نوازا اور انہیں مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ سنت ایشور فاؤنڈیشن اور لوک نائک اسپتال کی جانب سے وزیر اعلیٰ نے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر میڈیکل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر سریش کمار، پٹیل نگر میں واقع ولبھ بھائی پٹیل اسپتال کے ایم ایس، آرمی اسپتال کے سینئر ڈاکٹر بریگیڈیئر سجے کمار مشرا، آئی ایچ بی اے ایس اسپتال کے میڈیکل ڈائرکٹر ڈاکٹر راجندر کمار دھمیجا اور کئی دیگر اسپتالوں کے ڈاکٹروں کو اعزاز سے نوازا۔

اس موقع پر سی ایم ریکھا گپتا نے اعلان کیا ہے کہ 6 جولائی کو دہلی حکومت اپنے سرکاری اسپتالوں میں 1500 نرسوں کو تقرری خط دینے جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کی تاریخ میں گزشتہ 10-12 سالوں میں پہلی بار ایسا ہونے جا رہا ہے، جب نرسوں کو مستقل ملازمتیں دی جا رہی ہیں۔ ورنہ اب تک حکومتیں نرسوں کو کنٹریکٹ پر رکھ کر ہی انتظام کر رہی ہیں۔ ڈاکٹروں کی خدمت کے عوض اگر ہم کچھ نہیں دے سکتے تو کم از کم انہیں دل سے پیار تو دے سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، سرکاری ادارے میں کام کرنا پرائیویٹ کے مقابلے میں بہت مختلف ہے۔

سرکاری ادارے میں خدمت کا ہدف ہے۔ ہمارے سرکاری ہسپتال کے تمام ڈاکٹروں میں بہت زیادہ صبر ہے، وہ بہت زیادہ اہل ہیں۔ وہ وقت کو نہیں دیکھتے اور مسلسل کام کرتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں کام کرنا بہت ضروری ہے۔ جب میں پہلے یہاں آیا تھا تو دیکھا تھا کہ ہسپتال کی حالت کتنی خراب تھی۔ میں اسے دیکھ کر بہت حیران ہوا۔ مجھے افسوس ہوا کہ صحت کا جو ماڈل پچھلی حکومت ملک میں پیش کرتی تھی اس کی اصل حالت اب نظر آنے لگی ہے۔

حکومت ڈاکٹروں کے ساتھ کھڑی ہے: وزیر اعلیٰ نے یہ بھی کہا، دہلی ان مشکل حالات میں سنبھال رہی ہے۔ کورونا کے دور میں پچھلی حکومت نے ریکارڈ میں صرف 95 اموات ظاہر کی ہیں۔ ایسے میں حالات کتنے خراب تھے، اس حالت میں ہمارے ڈاکٹروں نے نہ دن دیکھا نہ رات۔ اب آپ کا وزیر اعلیٰ اور حکومت دہلی کے ڈاکٹروں کے لیے کھڑی ہے۔ حکومت نے ہر اس چیز کے لیے کام شروع کر دیا ہے جو ہسپتالوں میں ہونا چاہیے۔

ان کے علاوہ ڈاکٹر سریش کمار نے کہا، وزیر اعلیٰ نے ہماری عزت کی، ہمارے کام کی تعریف کی۔ میں ان کے لیے اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس قسم کی حوصلہ افزائی ڈاکٹروں کو بہتر کام کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ ایسے پروگرام جاری رہنے چاہئیں۔ دہلی کے اسپتالوں کے تمام ڈاکٹر محنت اور لگن سے کام کرتے ہیں۔ ان کے کام کا احترام کیا جانا چاہیے۔ ہمیں عزت دینے کے ساتھ ساتھ وزیر اعلیٰ نے سب کی حوصلہ افزائی بھی کی، اس سے یقیناً ہم سب کو کام کرنے کی ترغیب ملے گی۔

دہلی کے گاندھی نگر میں ایم سی ڈی کا چلا بلڈوزر

نئی دہلی: راجدھانی دہلی میں غیر قانونی تعمیرات اور تجاوزات کے خلاف بلڈوزر کارروائی زوروں پر جاری ہے۔ دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ڈی ڈی اے) اور دہلی میونسپل کارپوریشن (ایم سی ڈی) اب کسی کو بخشنے کے موڈ میں نہیں ہیں۔ منگل کو مشرقی دہلی کے گاندھی نگر علاقے میں غیر قانونی تجاوزات کو مسمار کرنے کے لیے MCD کی طرف سے کارروائی کی جا رہی ہے۔ ایم سی ڈی کے ڈپٹی کمشنر بادل سنگھ نے کہا "شام، گاندھی نگر وارڈ کی کارپوریٹر پریا کمبوج اور کرشنا نگر وارڈ کے کارپوریٹر سندیپ کپور نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھے اس سڑک پر تجاوزات اور لوگوں کو درپیش روزانہ کی پریشانیوں کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ یہاں ایمبولینسوں کو بھی راستہ نہیں دیا جاتا ہے ہم نے آج ایک مہم چلائی اور تمام تجاوزات کو ہٹایا، اب ہم لوگوں سے اپیل کریں گے کہ وہ دوبارہ تجاوزات کے خلاف مہم نہیں چلائیں گے۔ علاقے میں باقاعدگی سے منعقد کیا جاتا ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ گزشتہ چند ہفتوں میں راجدھانی کے جنگ پورہ میں مدراسی کیمپ، کالکاجی بھومہین کیمپ، اشوک وہار اور وزیر پور میں بھی تجاوزات اور غیر قانونی تعمیرات کے خلاف اسی طرح کی مہم چلائی گئی ہے۔

دہلی پولیس کی کارکردگی میں اضافہ: سکسینہ

نئی دہلی، یکم جولائی (یو این آئی) دہلی پولیس کو بہترین پولیس فورسز میں سے ایک قرار دیتے ہوئے دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر ونے کمار سکسینہ نے منگل کو کہا کہ ملک کی راجدھانی میں دو کروڑ سے زیادہ لوگوں کی حفاظت کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اس نے سال بہ سال اپنی کارکردگی میں اضافہ کیا ہے۔ مسٹر سکسینہ نے دہلی پولیس کمشنریٹ کے چوتھے دن کی تقریب سے بطور مہمان خصوصی خطاب کیا۔ انہوں نے سائبر کرائم، انسانی اسمگلنگ، غیر قانونی تارکین وطن، منشیات کی تجارت اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے گزشتہ ایک سال کے دوران دہلی پولیس کی جانب سے کیے گئے نمایاں کام کی بھی تعریف کی۔ انہوں نے کنگس وے کیمپ کے نیو پولیس لائنز پریڈ گراؤنڈ میں منعقدہ تقریب میں کہا کہ انہوں نے جرائم پیشہ افراد کے خلاف کارروائی میں ٹیکنالوجی کے استعمال اور پولیس فورس پر لوگوں کا اعتماد بڑھانے کی بھی تعریف کی۔ لیفٹیننٹ گورنر نے دہلی پولیس کی طرف سے اسمارٹ پولیسنگ کی سمت میں کیے گئے دیگر اقدامات کا بھی ذکر کیا جیسے اسمارٹ پولیس بوتھس، جیانیت پورٹل کو دوبارہ شروع کرنا، زیرو ایف آئی آر رجسٹریشن کو شہری دوست بنانا۔

خواتین ایک نئے معاشرے کی تعمیر کیلئے پرعزم

نئی دہلی، یکم جولائی (یو این آئی) جماعت اسلامی ہند، ذاکر نگر، نئی دہلی کے شعبہ خواتین کی جانب سے پبلک لائبریری، جوگابائی چوپال میں "جامعہ نگر میں خواتین کو درپیش مسائل اور چیلنجز" کے عنوان پر ایک گول میز مذاکرہ منعقد کیا گیا۔ اس میں بڑی تعداد میں علاقہ کی دانشور خواتین نے حصہ لیا۔ اور علاقے کو درپیش اہم سماجی، اخلاقی، تعلیمی و معاشی مسائل پر تبادلہ خیال اور حل تلاش کرنے کی جستجو کی۔ جماعت اسلامی ہند، حلقہ دہلی کے شعبہ خواتین کی سکریٹری محترمہ نزہت یاسمین، اسسٹنٹ سکریٹری ڈاکٹر فاطمہ تنویر، محترمہ حبیبہ خانم اور محترمہ سعدیہ یاسمین اس مذاکرے کی میزبان تھیں۔ ان کے علاوہ بزرگ سماجی کارکن اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ممبر محترمہ ممدوحہ ماجد، علاقہ کی کاؤنسلر محترمہ نازیہ دانش، مسلم ویمن ویلفیئر آرگنائزیشن کی ذمہ دار محترمہ شاداب قمر، آل انڈیا مسلم ویمن ایسوسی ایشن کی محترمہ زینت مہتاب، خواتین کی دیگر تنظیموں کی نمائندہ، معروف ڈاکٹر زریں حلیم، ڈاکٹر شازیہ نجیب، ڈاکٹر ریحانہ سلطان، ریسرچ اسکالر رومہ آصف وغیرہ خواتین نے مختلف سماجی، اخلاقی، تعلیمی اور معاشی مسائل پر اپنی قیمتی آراء اور تجربات پیش کیے۔ ان مسائل کے حل کے لئے سماج میں خصوصاً خواتین کے درمیان بیداری لانے اور آپسی اشتراک سے کچھ عملی اقدامات کرنے پر اتفاق ہوا۔ مسلم سماج میں سنگل پیرنٹ کا بڑھتا رجحان تشویشناک ہے، اس کے ازالے کے لئے کاؤنسلنگ کے علاوہ انہیں سہارا فراہم کرنے والے نظام کی ضرورت محسوس کی گئی۔ ورکنگ مدرس کی کاؤنسلنگ کے لئے بھی ٹیم تیار کی جائے گی۔ اس سلسلے میں حکومت کی اسکیموں تک رسائی اور ان سے فائدہ اٹھانے کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ مذاکرے میں کئی گرلس ہائی اسکول کی ٹیچرس بھی شریک تھیں جن کی مدد سے طالبات کے درمیان کام کرنے پر اتفاق ہوا۔ جماعت اسلامی کی یونٹوں میں لڑکیوں کی پری اینڈ پوسٹ میرج کاؤنسلنگ کا نظام قائم ہے اسے مزید فروغ دینے کی بات بھی آئی۔ جماعت اسلامی کی یونٹیں پیرنٹنگ پر پروگرام کرتی رہتی ہیں، اس کے فروغ پر بھی بات ہوئی۔ معاشرہ کو اسلامی طرز زندگی پر واپس لانے، بچی عمر سے ہی لڑکیوں کو حجاب کا پابند بنانے اور مخلوط گیدرنگ سے بچنے پر زور دیا گیا۔ اس طرح اس مذاکرہ میں کمیونٹی کے کئی اہم مسائل زیر بحث آئے اور ان کے ممکنہ حل تجویز کیے گئے۔ مجموعی طور پر یہ تاثر سامنے آیا کہ جامعہ نگر کی خواتین ایک ایسے معاشرے کی تعمیر کے لئے پرعزم ہیں، جو تعلیم یافتہ اور ذمہ دار تو ہو ہی، ساتھ ہی وہ اخلاقی قدروں کا بھی پاسبان ہو۔ اخیر میں عوام میں شعور پیدا کرنے اور مثبت تبدیلی کو فروغ دینے کے لئے آئندہ بھی اس طرح کی نشستوں کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

عوام کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے بجائے سرکار نام بدلنے اور کرایہ بڑھانے میں مصروف

نئی دہلی، یکم جولائی (یو این آئی) دہلی پردیش کانگریس کے صدر دیویندر یادو نے ریلوے کرایوں میں اضافے اور وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کے پرانی دہلی ریلوے اسٹیشن کا نام تبدیل کرنے کے مطالبے پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر حملہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ عوام کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے بجائے بی جے پی حکومت ریلوے جنکشنوں کے نام بدلنے میں مصروف ہے۔ ریلوے کرایوں میں اضافہ اور پرانی دہلی ریلوے جنکشن کا نام بدل کر مہاراجہ اگرسین جنکشن کرنے کے سلسلے میں محترمہ گپتا کے وزیر ریلوے اشونی وشنو کو لکھے خط پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے مسٹر یادو نے منگل کو صحافیوں کے سامنے سوال اٹھایا کہ کیا نام تبدیل کرنے سے ریلوے کی سہولیات میں بہتری آئے گی۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ کیا ریلوے کی جانب سے کرایوں میں اضافے سے سہولیات میں بہتری آئے گی اور حادثات پر قابو پایا جا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی مرکزی حکومت کی طرف سے یکم جولائی سے ریلوے ٹکٹ کے نرخوں میں جو اضافہ کیا گیا ہے اس کا براہ راست اثر غریب اور نادار ہم وطنوں کی جیب پر پڑے گا۔ ریلوے ٹیرف میں اضافے سے مالی سال میں 820,92 کروڑ روپے کا اضافی ریونیو اکٹھا کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ریلوے اسٹیشنوں پر سہولیات کا فقدان ہے لیکن حکومت عوام کو بہتر سہولیات فراہم کرنے اور جنکشنوں کی حالت بہتر کرنے کی بجائے ان کے نام بدلنے میں مصروف ہے۔

گپتا نے دلائی لامہ کو دہلی اسمبلی میں مدعو کیا

نئی دہلی، یکم جولائی (یو این آئی) دہلی اسمبلی کے اسپیکر وجیندر گپتا نے روحانی گرو دلائی لامہ کو دہلی اسمبلی میں مدعو کیا ہے۔ منگل کو یہاں جاری ایک پریس ریلیز کے مطابق مسٹر گپتا نے ہماچل پردیش کے دھرم شالہ میں دلائی لامہ سے ملاقات کی۔ مسٹر گپتا نے عالمی امن، ہمدردی اور انسانیت کے لیے وقف دلائی لامہ کے ابدی پیغام کے لیے اپنے گہرے احترام کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے متاثر کن خیالات آج کے سماجی اور سیاسی ماحول میں انتہائی موزوں ہیں۔ اس دوران انہوں نے دلائی لامہ کو دہلی اسمبلی کے دورے کی دعوت بھی دی۔

مصنوعی بارش کا تجربہ کیا جائے گا، اس منصوبے کے ذریعے دہلی کی زہریلی ہوا کو صاف کرنے کی ممکنہ صورتوں کو آزمایا جائے گا: وزیر ماحولیات

نئی دہلی: ہندوستان میں پہلی بار مصنوعی بارش کرانے کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں، اور اس کا آغاز ملک کی راجدھانی دہلی سے کیا جائے گا۔ بتایا گیا ہے کہ دہلی حکومت 4 جولائی سے 11 جولائی کے درمیان مصنوعی بارش کا تجرباتی منصوبہ (ٹرائل) منظور کر سکتی ہے۔ دہلی کی بی جے پی حکومت میں ماحولیاتی وزیر منجندر رنگھ سرسا کے مطابق اس منصوبے کے ذریعے دہلی کی زہریلی ہوا کو صاف کرنے کی ممکنہ صورتوں کو آزمایا جائے گا۔ دہلی میں گزشتہ کئی برسوں سے آلودگی شدید مسئلہ بنی ہوئی ہے، خاص طور پر مانسون کے بعد اور سردیوں کے موسم میں دہلی کا ایئر کوالٹی انڈیکس بہت خراب ہو جاتا ہے۔ ہوا میں پی ایم 2.5 اور پی ایم 10 (یعنی پارٹیکیولیٹ میٹر) ذرات کی تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے، جو سانس کی نالی کے ذریعے انسان کے جسم میں داخل ہو کر صحت پر مضر اثرات ڈالتے ہیں۔ انہیں حالات کے پیش نظر دہلی حکومت کو گریڈیڈ ریسپانس ایکشن پلان نافذ کرنا پڑتا ہے، جو آلودگی کی شدت کے مطابق مرحلہ وار نافذ کیا جاتا ہے۔ اسی آلودگی کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے دہلی میں مصنوعی بارش کا منصوبہ بنایا گیا۔ حالانکہ اس کا ذکر سب سے پہلے عام آدمی پارٹی کی حکومت کے دوران ہوا تھا۔ 2023 میں دہلی کے اس وقت کے ماحولیات کے وزیر گوپال رائے نے مرکزی حکومت کو ایک خط لکھ کر علاقے میں مصنوعی بارش کی اجازت دینے کی درخواست کی تھی۔ انہوں نے آئی آئی ٹی کانپور کے ماہرین اور مرکزی ایجنسیوں کے افسروں کے ساتھ میٹنگ بلانے کا مطالبہ بھی کیا تھا۔ اس سال دہلی میں بی جے پی حکومت کے آنے کے بعد سے ہی آلودگی کو ختم کرنے کے لیے مصنوعی بارش کے امکانات پر بات چیت شروع ہو گئی تھی۔ خود دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے اس سلسلے میں اعلانات کیے تھے۔ اب مصنوعی بارش کے ممکنہ دنوں کی بھی باضابطہ اطلاع دے دی گئی ہے۔ مصنوعی بارش کی کیمیائی (کیمیکل) ترکیب کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ جب غیر متحرک بادلوں پر مخصوص کیمیکل ڈالا جاتا ہے تو فضا میں موجود آبی بخارات چھوٹے چھوٹے ذرات کے گرد جمع ہو کر قطرے بنانے لگتے ہیں۔ یہ نمک یا چاندی کے آئوڈائڈ جیسے کیمیکل بادلوں میں نیوکلیس (مرکزی مرکزہ) کا کام کرتے ہیں۔ یہ نیوکلیس مسلسل بخارات کو اپنے گرد سمیٹتا ہے، جس سے پانی کے قطرے بڑے ہوتے جاتے ہیں۔ جب یہ قطرے بڑے اور وزنی ہو جاتے ہیں، تو ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرتے ہیں، یعنی بارش ہوتی ہے۔

کلاؤڈ سیڈنگ سے براہ راست بارش پیدا نہیں کی جاتی، بلکہ موجودہ بادلوں کی سرگرمی کو بڑھایا جاتا ہے تاکہ ان میں موجود قطرے زمین تک پہنچنے کے قابل ہو جائیں۔ اگر یہ قطرے چھوٹے ہی رہ جائیں تو وہ زمین تک نہیں پہنچ پاتے اور اوپری فضا میں ہی بخارات بن کر اڑ جاتے ہیں۔ مصنوعی بارش ہر علاقے میں ممکن نہیں۔ اس کے لیے مخصوص قسم کے بادل، ان میں پہلے سے موجود نمی، اور ان بادلوں کی ایک خاص مقدار میں موجودگی ضروری ہوتی ہے۔ اگر علاقے میں بادل نہیں ہوں گے یا ان میں نمی نہیں ہوگی تو یہ طریقہ مؤثر نہیں ہوگا۔

دہلی کے ماحولیاتی وزیر منجندر سنگھ سرسا کے مطابق، 4 جولائی سے 11 جولائی کے درمیان دہلی میں مصنوعی بارش کے لیے تجرباتی عمل (ٹرائل) کیا جا سکتا ہے۔ اس تجربے کے نتائج کی بنیاد پر مستقبل میں دہلی یا دیگر شہروں میں بھی اس تکنیک کو بڑے پیمانے پر استعمال کرنے پر غور کیا جائے گا۔

روزنامہ ہماری دنیا نئی دہلی

ڈیجیٹل انڈیا کی ایک دہائی

ہندوستان نے انسانیت کی فلاح وبہبود کے لئے اے آئی کی حمایت کی ہے۔ اے آئی پر نئی دہلی اعلامیہ ذمہ داری کے ساتھ اختراع کو فروغ دیتا ہے۔ ہم ملک بھر میں اے آئی سینٹرز آف ایکسی لینس قائم کر رہے ہیں۔ آگے کا راستہ: اگلی دہائی اور بھی زیادہ تبدیلی لانے والی ہوگی۔ ہم پہلے ہندوستان سے دنیا کے لیے ہندوستان کے نقطہ نظر کے ساتھ ڈیجیٹل گورننس سے عالمی ڈیجیٹل قیادت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ڈیجیٹل انڈیا محض سرکاری پروگرام نہیں رہا، یہ ایک عوامی تحریک بن گیا ہے۔ یہ آتم نربھر بھارت کی تعمیر اور ہندوستان کو دنیا کے لیے ایک قابل اعتماد اختراعی شراکت دار بنانے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ تمام اختراع کاروں، کاروباریوں اور خواب دیکھنے والوں کے لیے: دنیا اگلی ڈیجیٹل پیش رفت کے لیے ہندوستان کی طرف دیکھ رہی ہے۔ آیئے، ہم وہ تعمیر کریں، جو بااختیار بنائے۔ آیئے، ایسا حل نکالیں جو واقعی نتیجہ خیز ہو۔ آیئے، ایسی ٹیکنالوجی کے ساتھ آگے بڑھیں جو متحد کرے، جوڑے اور ترقی دے۔

نریندر مودی، وزیر اعظم، حکومت ہند

دس برس قبل ہم نے پورے اعتماد کے ساتھ ایک ایسی راہ کے جرات مندانہ سفر کا آغاز کیا، جو ایک طرح سے کم دریافت شدہ سمجھی جاتی تھی۔ جہاں کئی دہائیاں ہندوستانیوں کی ٹیکنالوجی کو استعمال کرنے کی صلاحیت پر شک کرنے میں گزری تھیں، وہیں ہم نے اس نقطہ نظر کو تبدیل کیا اور ہندوستانیوں کی ٹیکنالوجی کو استعمال کرنے کی صلاحیت پر اعتماد کیا۔ جب کہ کئی دہائیاں یہ سوچتے ہوئے گزری تھیں کہ ٹیکنالوجی کے استعمال سے سماج میں وسائل کی تقسیم میں نابرابری کا فرق گہرا ہوجائے گا، ہم نے اس ذہنیت کو تبدیل کیا اور وسائل کی غیر مساوی تقسیم کے درمیان خلاء کو پر کرنے کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کیا۔ جب ارادہ نیک ہو، تو اختراع، کم بااختیار افراد کو بااختیار بناتا ہے۔ جب نقطہ نظر جامع ہو تب ٹیکنالوجی پسماندہ لوگوں کی زندگیوں میں تبدیلی لاتی ہے۔ ہمارے اس یقین نے ڈیجیٹل انڈیا کی بنیاد رکھی: ایک ایسا مشن جو رسائی کو جمہوری بنائے، جامع ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کرے اور سب کے لیے مواقع پیدا کرے۔ سال 2014 میں انٹرنیٹ کی رسائی محدود تھی، ڈیجیٹل خواندگی کم تھی اور سرکاری خدمات تک آن لائن رسائی کافی کم تھی۔ بہت سے لوگوں کو شک تھا کہ کیا ہندوستان جیسا وسیع اور متنوع ملک واقعی ڈیجیٹل ہوسکتا ہے۔

آج اس سوال کا جواب صرف ڈیٹا اور ڈیش بورڈز میں ہی نہیں بلکہ 140 کروڑ ہندوستانیوں کی زندگیوں میں پنہاں ہے۔ ہم کس طرح حکومت کرتے ہیں، سے لے کر، ہم کس طرح سیکھتے ہیں، لین دین کرتے ہیں اور تعمیر کرتے ہیں، ڈیجیٹل انڈیا ہر جگہ ہے۔ ڈیجیٹل خلاء کو پُر کرنا: سال 2014 میں، ہندوستان میں تقریباً 25 کروڑ انٹرنیٹ کنکشن تھے۔ آج یہ تعداد بڑھ کر 97 کروڑ سے زیادہ ہوگئی ہے۔ 42 لاکھ کلومیٹر سے زیادہ کی آپٹیکل فائبر کیبل، جو کہ زمین اور چاند کے درمیان فاصلے کے 11 گنا کے برابر ہے، اب زیادہ تر دور دراز کے گاؤں کو بھی جوڑتی ہے۔ ہندوستان کا 5 جی کی تنصیب دنیا میں سب سے تیز ہے، جس میں محض دو برسوں میں 4.81 لاکھ بیس اسٹیشن نصب کیے گئے ہیں۔ تیز رفتار انٹرنیٹ اب گلوان، سیاچن اور لداخ سمیت شہری مراکز اور پیش قدمی فوجی چوکیوں تک یکساں طور پر پہنچ گیا ہے۔ انڈیا اسٹیک، جو کہ ہماری ڈیجیٹل کاری کی ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے، نے یو پی آئی جیسے پلیٹ فارم کو فعال کیا ہے، جو اب ایک سال میں 100 بلین سے زیادہ لین دین کو ممکن بناتا ہے۔ تمام حقیقی وقت کے ڈیجیٹل لین دین کا تقریباً نصف ہندوستان میں ہوتا ہے۔ ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر (ڈی بی ٹی) کے ذریعے 44 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ براہ راست شہریوں کو منتقل کیے گئے ہیں، جس سے بچولیوں میں کمی آئی ہے اور رساو میں 3.48 لاکھ کروڑ روپے کی بچت ہوئی ہے۔ سوامتو جیسی اسکیموں نے 2.4 کروڑ سے زیادہ پراپرٹی کارڈز جاری کیے ہیں اور 6.47 لاکھ گاؤں کی نقشہ سازی کی ہے، جس سے زمین سے متعلق برسوں کی غیر یقینی صورتحال کا خاتمہ ہوا ہے۔ سب کے لیے مواقع کو جمہوری بنانا: ہندوستان کی ڈیجیٹل معیشت ایم ایس ایم ای اور چھوٹے کاروباریوں کو جس طرح بااختیار بنا رہی ہے، ویسی پہلے کبھی نہیں تھی۔ او این ڈی سی (اوپن نیٹ ورک فار ڈیجیٹل کامرس) ایک انقلابی پلیٹ فارم ہے جو خریداروں اور فروخت کنندگان کی بڑی مارکیٹ کے ساتھ ہموار رابطہ فراہم کر کے مواقع کیلئے دروازے کھولتا ہے۔ جی ای ایم (گورنمنٹ ای-مارکیٹ پلیس) عام آدمی کو حکومت کے تمام اداروں کو سامان اور خدمات فروخت کرنے کا اہل بناتا ہے۔ یہ نہ صرف عام آدمی کو ایک بڑے بازار کے ساتھ بااختیار بناتا ہے بلکہ حکومت کے لیے پیسے کی بچت بھی کرتا ہے۔ تصور کریں: آپ مدرا لون کے لیے آن لائن درخواست دیتے ہیں۔ آپ کے قرض لینے کی اہلیت کا اندازہ اکاؤنٹ ایگریگیٹر فریم ورک کے ذریعے لگایا جاتا ہے۔ اس طرح آپ کو قرض مل جاتا ہے اور اپنا کاروبار شروع کرتے ہیں۔

آپ جی ای ایم پر اندراج کرتے ہیں، اسکولوں اور اسپتالوں کو سامانوں کی فراہمی کرتے ہیں اور پھر او این ڈی سی کے ذریعے اپنے کاروبار کو آگے بڑھاتے ہیں۔ او این ڈی سی نے حال ہی میں 200 ملین لین دین کو عبور کیا ہے، جس میں آخری 100 ملین لین دین محض چھ ماہ میں ہوئے ہیں۔ بنارسی بنکروں سے لے کر ناگالینڈ میں بانس کے کاریگروں تک، فروخت کنندگان اب بچولیوں یا ڈیجیٹل اجارہ داری کے بغیر ملک بھر میں صارفین تک رسائی حاصل کر رہے ہیں۔ جی ای ایم نے 50 دنوں میں 1 لاکھ کروڑ روپے کے جی ایم وی کو بھی عبور کرلیا ہے، جس میں 22 لاکھ فروخت کنندگان میں سے 1.8 لاکھ سے زیادہ خواتین کی قیادت والی ایم ایس ایم ای شامل ہیں، جنھوں نے 000,46 کروڑ روپے کے آرڈرز کو پورا کیا ہے۔ ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر: ہندوستان کی عالمی پیشکش: آدھار، کوون، ڈیجی لاکر، اور فاسٹیگ سے لے کر پی ایم-وانی اور ون نیشن ون سبسکرپشن تک ہندوستان کے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر (ڈی پی آئی) کا اب عالمی سطح پر مطالعہ کیا جارہا ہے اور اسے اپنایا جارہا ہے۔

کوون نے 220 کروڑ کیو آر-قابل تصدیق سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہوئے دنیا کی سب سے بڑی ٹیکہ کاری مہم کو انجام دیا۔ ڈیجی لاکر، 54 کروڑ صارفین کے ساتھ، 775 کروڑ سے زیادہ دستاویزات کو محفوظ اور بغیر کسی رکاوٹ کے ساتھ ممکن بناتا ہے۔ ہماری جی 20 صدارت کے ذریعے، بھارت نے گلوبل ڈی پی آئی ریپوزیٹری اور 25 ملین ڈالر کا سوشل امپیکٹ فنڈ شروع کیا، جس سے افریقہ اور جنوبی ایشیا کے ممالک کو جامع ڈیجیٹل ماحولیاتی نظام کو اپنانے میں مدد ملتی ہے۔ آتم نربھر بھارت بنانے میں اسٹارٹ اپ کا تعاون: بھارت اب 1.8 لاکھ سے زیادہ اسٹارٹ اپس کے ساتھ دنیا کے سرفہرست 3 اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم میں شامل ہے۔ لیکن یہ ایک اسٹارٹ اپ تحریک سے بڑھ کر، ایک تکنیکی نشاۃ ثانیہ ہے۔ جب بات ہمارے نوجوانوں میں مصنوعی ذہانت میں مہارت کی رسائی اور اے آئی ہنرمندی کے ارتکاز کی ہو تو ہندوستان اس سمت میں بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ 1.2 بلین ڈالر کے انڈیا اے آئی مشن کے ذریعے، بھارت نے عالمی سطح پر بے مثال قیمتوں پر 1 ڈالر فی جی پیو گھنٹے سے بھی کم پر 000,34 جی پی یو تک رسائی کو قابل بنایا ہے، جس سے ہندوستان نہ صرف سب سے کفایتی انٹرنیٹ معیشت بن گیا ہے، بلکہ سب سے سستی کمپیوٹ منزل بھی بن گیا ہے۔ ہندوستان نے انسانیت کی فلاح وبہبود کے لئے اے آئی کی حمایت کی ہے۔ اے آئی پر نئی دہلی اعلامیہ ذمہ داری کے ساتھ اختراع کو فروغ دیتا ہے۔ ہم ملک بھر میں اے آئی سینٹرز آف ایکسی لینس قائم کر رہے ہیں۔ آگے کا راستہ: اگلی دہائی اور بھی زیادہ تبدیلی لانے والی ہوگی۔ ہم پہلے ہندوستان سے دنیا کے لیے ہندوستان کے نقطہ نظر کے ساتھ ڈیجیٹل گورننس سے عالمی ڈیجیٹل قیادت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ڈیجیٹل انڈیا محض سرکاری پروگرام نہیں رہا، یہ ایک عوامی تحریک بن گیا ہے۔ یہ آتم نربھر بھارت کی تعمیر اور ہندوستان کو دنیا کے لیے ایک قابل اعتماد اختراعی شراکت دار بنانے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ تمام اختراع کاروں، کاروباریوں اور خواب دیکھنے والوں کے لیے: دنیا اگلی ڈیجیٹل پیش رفت کے لیے ہندوستان کی طرف دیکھ رہی ہے۔ آیئے، ہم وہ تعمیر کریں، جو بااختیار بنائے۔ آیئے، ایسا حل نکالیں جو واقعی نتیجہ خیز ہو۔ آیئے، ایسی ٹیکنالوجی کے ساتھ آگے بڑھیں جو متحد کرے، جوڑے اور ترقی دے۔

مسلمانوں نے کیوں رکھا ہے مسلمانوں کو اندھیرے میں؟

تحفظ اوقاف تحریک کو تسلسل کے ساتھ جاری رکھا جائے، وقف ترمیمی قانون کے تعلق سے جاری تحریک کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے جلسے اور کانفرنسوں کا انعقاد کیا جائے، بڑے بڑے اسٹیج لگا کر مجمع سے خطاب کیا جائے، ہر جمعرات کو روزہ رکھا جائے، جمعہ کو کالی پٹی باندھ کر نماز جمعہ ادا کیا جائے اور ہفتہ کے دن رات میں فلش لائٹ جلا کر احتجاج درج کرایا جائے،، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا سارے مسلمان اس بات سے واقف ہیں کہ وقف کیا ہے، وقف کی جائیداد کیا ہے اور اس کی نوعیت کیا ہے، اس کا مالک کون ہے؟؟ آج بھی نہیں بتایا جارہا ہے کہ آخر وقف کی جائیداد وجود میں کیسے آئی،، بس بڑے بڑے اسٹیج لگائے جارہے ہیں اور کھو کھلی دھمکیاں دی جارہی ہیں کہ وقف سے چھیڑ چھاڑ ہم برداشت نہیں کرسکتے،، آخر کیسے برداشت نہیں کرسکتے آپ کے پاس برداشت نہ کرنے کے لئے کوئی اختیار ہے، کوئی پاور ہے، کوئی طاقت ہے جواب تو یہی ہے کہ نہیں نہیں اور نہیں۔ ذات برادری کا جھگڑا مسلمانوں کے اندر، اونچ نیچ، بھید بھاؤ کا جھگڑا مسلمانوں کے اندر، مسلکی اور فرقہ بندی کا جھگڑا مسلمانوں کے اندر، مساجد ومدارس کے بٹوارے کا جھگڑا مسلمانوں کے اندر، مناظرے کے نام پر جھگڑا مسلمانوں کے اندر، پیری مریدی کے نام پر جھگڑا مسلمانوں کے اندر،، جب اتنے سارے جھگڑے مسلمانوں کے اندر خود مسلمانوں کے ہیں تو پھر کسی نئے قانون کو برداشت نہ کرنے کی بات کہنا فضول نہیں تو اور کیا ہے۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کے نام پر بنی تنظیموں میں بھی اب جھگڑے شروع ہوگئے ہیں ان تمام باتوں سے تو ایسا ہی محسوس ہوتا ہے کہ بس عام مسلمانوں کے یا غریب مسلمانوں کے جذبات ابھار کر انفرادی اور مخصوص در مخصوص سطح پر ایک پہچان بنی رہے، مسلمان استقبال کرتا رہے، نعرہ لگاتا رہے، دعوت تواضع کرتا رہے،، اور آزادی کے بعد سے آج تک مسلمانوں کے ساتھ یہی ہورہا ہے۔ دوران سفر لوگ بحث کر رہے تھے کہ سارے جہان کا مالک اللہ ہے، ساری مخلوق اس کی ملکیت ہیں اور ہر مخلوق اللہ کی محتاج ہے اور اللہ غنی ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے اس کی قدرت یہ ہے کہ اسے کوئی چیز بنانی ہوتی ہے تو وہ صرف حکم دیتا ہے اور وہ حکم دو لفظ دو حروف ہیں ک اور ن یعنی وہ کہتا کہ کن یعنی ہوجا تو فیکون یعنی وہ ہوجاتی ہے۔ اب اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جو ہر شے پر قادر ہے اسے انسان زمین دے یا اس کے نام پر وقف کرے یہ تو سمجھ سے پرے ہے ہاں مساجد ومدارس کے نام پر زمین وقف کرنا سمجھ میں آتا ہے، غریبوں کے لئے وقف کرنا سمجھ میں آتا ہے، سرکاری یا نیم سرکاری یا مختلف قسم کے اداروں کے قیام کے لئے زمین وقف کرنا سمجھ میں آتا ہے لیکن اللہ کے لئے زمین وقف کرنا اللہ کے نام پر زمین وقف کرنا یہ بات تو سمجھ میں نہیں آتی اور اللہ کے نام پر زمین وقف کرنے کا مقصد کیا ہے اس سے کیا فائدہ ہے،، یہ مسلہ یہ معاملہ کوئی بتاتا بھی نہیں ہے اور کوئی سمجھاتا بھی نہیں ہے اس سے تو یہی لگتا ہے کہ یا تو کسی کو حقیقت معلوم نہیں ہے یا پھر بتانا نہیں چاہتے بس احتجاج کرنے کو کہا جاتا ہے کالی پٹی باندھنے کو کہا جاتا ہے اور دین وشریعت میں مداخلت کا معاملہ بتا کر جذبات کو ابھارا اور للکارا جاتا ہے۔ یہ بھی ایک خاص بات ہے کہ وقف کی جائیداد پر کسی غریب مسلمان نے قبضہ بھی نہیں کیا ہے اور جس طرح ہندوؤں میں ذات برادری ہے بیک ورڈ فارورڈ ہیں اسی طرح مسلمانوں میں بھی ذات برادری اور بیک ورڈ فارورڈ ہیں لیکن بیک ورڈ مسلمان بھی وقف کی جائیداد پر قابض نہیں ہیں اس طرح دیکھا جائے تو جو لوگ غریب مزدور بیک ورڈ مسلمانوں کو وقف کے تحفظ کے لئے للکار رہے ہیں وہی لوگ وقف کی جائیداد پر قبضہ بھی کئے ہوئے ہیں اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا فارورڈ طبقہ اپنی برتری قائم رکھنے کے لئے وقف کے تحفظ کے نام پر غریب بیک ورڈ مسلمانوں کو استعمال کر رہا ہے۔ اب بتایئے غیر کو اس طرح کا تبصرہ کرنے کا موقع کیسے ملا، کس نے دیا؟ کیا وقف کی آمدنی سے مدارس اسلامیہ چلایا گیا؟ کیا وقف کی آمدنی سے اسکول اور کالج اور یونیورسٹیاں بنوایا گیا؟ کیا وقف کی آمدنی سے ائمہ مساجد کو تنخواہ دیا گیا؟ کیا وقف کی آمدنی سے یتیموں، مسکینوں، غریبوں کے لئے کالونی بنوایا گیا؟ کیا وقف کی آمدنی سے مسافر خانہ بنوایا گیا؟ کیا وقف کی آمدنی سے غریبوں کی اجتماعی شادی کرایا گیا؟ شاید جواب یہی ہے کہ نیل بٹا نیل اور صفر بٹا صفر،، پھر بھی کہا جائے گا کہ وقف دین کا معاملہ ہے، شریعت کا معاملہ ہے، ملی تشخص کا معاملہ ہے جس کا تحفظ مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے تو غیر بالکل تبصرہ کرے گا بلکہ عنقریب وہ نام نہاد مسلم تنظیموں کے ذمہ داران کا گریبان پکڑ کر سوال بھی کرے گا اور ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہوگا کیونکہ وقف کے نام پر مسلمانوں نے ہی مسلمانوں کو اندھیرے میں رکھا ہے اور بے وقوف بنایا ہے۔ اور وقف اگر مسلمانوں کے حقوق کا معاملہ ہے تو پھر ریزرویشن سے متعلق دفعہ 341 پر لگی مذہبی پابندی یہ بھی تو مسلمانوں کے حقوق کا معاملہ ہے،، کیوں نہیں کہا جاتا ہے کہ جب مذہبی بنیاد پر ریزرویشن نہیں ہے تو مذہبی بنیاد پر ریزرویشن پر پابندی کیوں ہے؟ اس کی مخالفت میں بازوؤں پر کالی پٹیاں کیوں نہیں بندھوایا جاتا؟ لائٹ بند کرا کر اندھیرا کیوں نہیں کرایا جاتا؟ بڑا بڑا اسٹیج کیوں نہیں لگایا جاتا؟ دفعہ 341 کے تحت بہت سی برادریوں کے پارلیمانی، اسمبلی وبلدیاتی اور پنچایتی انتخابات کی نشستیں محفوظ ہیں لیکن 10 اگست 1950 میں ایک آرڈیننس جاری کر کے پیرا 3 لگا کر اسی زمرے میں آنے والی مسلم برادریوں کو محروم کردیا گیا،، اگر ایسا نہ کیا گیا ہوتا تو حلال خور، نٹ، بنجارہ، بھانٹ، کھٹک، دھوبی وغیرہ جیسی مسلم برادریوں کو بھی محفوظ نشستوں والی سہولت فراہم ہوتی اور وہ بھی پارلیمنٹ واسمبلی میں آسانی کے ساتھ منتخب ہوکر جاتے پھر سارے مسائل حل ہوتے۔ اب بھی وقت ہے ہوش کے ناخن لیں اور پہلے اپنی صفوں سے اونچ نیچ بھید بھاؤ کا خاتمہ کریں اور مضبوطی کے ساتھ آواز بلند کریں اور ریزرویشن پر مذہبی پابندی ہٹانے کا مطالبہ کریں اور اس وقت تک تحریک چلائیں جب تک مسلم دلتوں کو مذکورہ مخصوص سہولیات مل نہیں جاتیں۔

سیکھنے میں کیسی شرم؟

(عابد حسین راٹھور)

انسانی شعور کی سب سے بنیادی اور فطری خوبی سوال کرنا ہے۔ بچپن میں جب ہم پہلی بار دنیا کو دیکھتے ہیں، تو کمزور قوت استدلال کے باوجود ہمارا پہلا ردعمل حیرت، تجسس اور سوال ہوتا ہے۔ یہ کیا ہے؟، کیوں ہے؟، کیسے ہے؟ ان سوالات کو ہم رونے کی شکل میں ظاہر کرتے ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہی سوالات انسان کو علم کی طرف لے جاتے ہیں۔ مگر افسوس! جیسے جیسے ہم بڑے ہوتے جاتے ہیں، معاشرہ ہمیں خاموش رہنے، نہ پوچھنے اور اپنی لاعلمی چھپانے کا سبق دیتا ہے۔ گویا سیکھنے اور سوال کرنے کی شرمندگی اٹھانے سے لاعلم رہنا بہتر ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں سوال کرنے والوں کو اکثر تضحیک کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ کبھی کبھی تو ہماری انا اور جھوٹی خودداری ہمیں سوال کرنے سے روکتی ہے اور ہم نے بھی انا کو علم پر ترجیح دی ہے۔ کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ یہ سوال ہم نے خود سے کتنی بار پوچھا ہے کہ اگر میں نے یہ پوچھ لیا تو لوگ کیا کہیں گے؟ کہیں یہ سوال بچکانہ تو نہیں؟ کہیں لوگ میرا مذاق نہ اڑائیں؟ اسی جھجک اور شرم میں ہم کتنی ہی بار اپنے علم کی کھڑکیوں کو بند کر بیٹھتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سیکھنے کا پہلا زینہ ہی سوال کرنا ہے۔ اور سوال کرنے میں شرمانا علم سے روگردانی کے مترادف ہے۔ امام غزالی نے کیا خوب کہا ہے کہ علم کا طالب اگر سوال سے شرمائے تو وہ ہمیشہ جاہل رہے گا۔

یونانی فلسفی سقراط کا ایک مشہور قول ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ مجھے بس اتنا معلوم ہے کہ مجھے کچھ نہیں معلوم۔ یہ قول بظاہر سادہ لگتا ہے مگر اس میں علم کی گہرائی چھپی ہے۔ یہ جملہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ لاعلمی کا اعتراف کمزوری نہیں بلکہ علم کی طرف پہلا قدم ہے۔ سقراط جانتا تھا کہ علم کا سب سے بڑا دشمن خود کو علم والا سمجھنے کی غلط فہمی ہے۔ یہی وہ زہر ہے جو سوالات کے چشمے کو خشک کر دیتا ہے۔ ہمارے ہاں عموماً سوال کرنے والے کو کم علم، ناسمجھ یا طفل مکتب سمجھا جاتا ہے۔ کلاس روم میں جو طالب علم سب سے زیادہ سوال کرتا ہے وہ اکثر طنزیہ نگاہوں کا شکار ہوتا ہے۔ علمی مجلسوں میں جو شخص بار بار استفسار کرتا ہے لوگ اس سے یہ کہہ کر جھڑک دیتے ہیں کہ بھئی! اتنا سادہ سوال؟ یہ تو سب کو پتہ ہے! مگر یہی سب کو پتہ ہے والی باتیں اکثر ہماری لاعلمی کے سب سے بڑے ثبوت ہوتی ہیں۔ عرب کے مشہور فلسفی ابن رشد کہا کرتے تھے کہ سوالات وہ کنجیاں ہیں جو علم کے دروازے کھولتی ہیں۔ مگر افسوس! ہم نے اپنی کنجیاں خود ہی زنگ آلود کر رکھی ہیں۔ علم کا سفر ہمیشہ سوال سے شروع ہوتا ہے۔ نیوٹن اگر سیب کے گرنے پر سوال نہ اٹھاتا تو کشش ثقل کی دریافت شاید صدیوں بعد ہوتی۔ آئن اسٹائن اگر وقت اور مکاں کی حقیقت پر سوال نہ اٹھاتا تو نظریہ اضافیت ہماری کتابوں کا حصہ نہ بنتا۔ آج بھی ترقی یافتہ اقوام کی درسگاہوں میں طلباء کو سب سے پہلے سوال کرنا سکھایا جاتا ہے۔ ان کی تربیت کا پہلا اصول یہی ہوتا ہے کہ کبھی سوال کرنے میں شرم مت کرنا۔ وہ جانتے ہیں کہ نیا علم پرانے سوالوں کو نئے زاویوں سے دیکھنے میں چھپا ہے۔

فرانس کے فلسفی رینی ڈیکارٹ نے اپنی ایک مشہور تصنیف (جس کا اردو ترجمہ طریق اور تفکرات کے زیر عنوان عبدالباری ندوی صاحب نے کیا ہے) میں لکھا ہے کہ اگر آپ واقعی سچائی کے متلاشی ہیں تو کم از کم زندگی میں ایک بار ہر چیز پر شک کرنا ضروری ہے۔ بے شک، یہ سوالات، یہ تجسس یہی تو علم کی کھاد ہیں۔ مگر ہم تو سوال سے پہلے ہی شرمندگی کا لبادہ اوڑھ لیتے ہیں۔ سوال کرنا کم علمی کی علامت نہیں بلکہ عقل سلیم کی دلیل ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں جو شخص زیادہ سوال کرتا ہے اسے بے ادب، باغی یا بیوقوف سمجھ لیا جاتا ہے۔ اسی لیے ہمارے بچے میکانکی انداز میں رٹے رٹائے سبق دہرا دیتے ہیں، مگر جب زندگی انہیں کوئی نیا سوال دے دیتی ہے تو وہ الجھ جاتے ہیں۔ ایک مشہور جاپانی کہاوت ہے کہ جو سوال کرتا ہے وہ صرف پانچ منٹ کے لیے بے وقوف کہلاتا ہے لیکن جو نہیں کرتا وہ ہمیشہ کے لیے بے وقوف رہتا ہے۔ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران ڈر اور خوف کی وجہ سے ہم کلاس روم میں اکثر خاموش رہتے تھے۔ ہم سوال کرنے کو بے ادبی کے مترادف سمجھتے تھے لیکن ہمارے ایک محترم پروفیسر صاحب اکثر کہا کرتے تھے کہ جب تک آپ کے پاس سوال نہیں آپ کے پاس علم بھی نہیں۔ کیونکہ سوال ہی علم کی ابتدا ہے۔ ان کے الفاظ آج بھی میرے کانوں میں گونجتے ہیں۔ اگر ہم اپنے تعلیمی نظام، سماجی رویوں اور گھریلو تربیت میں پوچھنے کی حوصلہ افزائی کریں تو بچے نیا سوچیں گے، نئی راہیں کھولیں گے۔ لیکن اگر ہم نے انہیں خاموش رہنے، صرف سننے اور سر ہلانے کی مشق کروائی تو ہم ایک مطیع مگر بے علم نسل تیار کریں گے۔

معروف فلسفی کارل پوپر کہتے ہیں کہ حقیقی جہالت علم کی کمی نہیں، بلکہ اس سے حاصل کرنے سے انکار ہے۔ یہ انکار کبھی ہماری انا سے، کبھی شرم سے اور کبھی معاشرتی دباؤ سے جنم لیتا ہے۔ یہاں پر میں ایک واقعہ درج کرنا چاہوں گا۔ آج سے دو سال پہلے میرے ایک فیس بک دوست نے اپنے تقریر کی ایک ویڈیو فیس بک پر شیئر کی جس میں اس نے ایک شعر کو علامہ اقبال سے منسوب کیا تھا جب کہ وہ شعر اصل میں کسی دوسرے شاعر کا تھا۔ جب میں نے اس بارے میں اس کو انباکس میں مسیج کر کے حقیقت سے آشنا کرانا چاہا تو اس نے وہاں سے مجھے بلاک کیا اور آج تک میرے اس عزیز دوست کا کوئی اتا پتا نہیں۔ شاید میری تصحیح سے اس کی انا کو ٹھیس پہنچی۔ یہی حال ہم سب کا ہے۔ جب بھی کوئی ہمیں نئی چیز سکھانے کی کوشش کرتا ہے یا ہمارے غلط ہونے پر ہماری تصحیح کرنا چاہتا ہے یا تو ہمیں شرم آتی ہیں یا پھر ہماری انا کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ کیونکہ ہماری تربیت ایسے ماحول میں ہوئی ہے جہاں سیکھنے کو معیوب اور باعث شرم سمجھا جاتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ اپنے گھروں میں بچوں کو سوال کرنے کی آزادی دیں۔ کلاس رومز میں اساتذہ طلباء کے ہر سوال کو خوش آمدید کہیں۔ مجالس میں نوجوانوں کے استفسارات کو سنجیدگی سے لیا جائے۔ اور سب سے بڑھ کر ہمیں اپنے آپ میں بھی اپنی عمر، عہدہ اور رتبہ بھول کر، اپنی انا کے قلعے کو منہدم کر کے اور جھجک کی زنجیروں کو توڑ کر سوالات پوچھنے کی عادت پیدا کرنی چاہیے۔ لیکن یہاں پر میں ایک بات عرض کرنا چاہوں گا کہ کچھ سیکھنے کیلئے سوالات پوچھتے وقت ہمارا مقصد دوسروں کے علم کا امتحان کرنے کے بجائے دوسروں سے علم حاصل کرنا ہونا چاہیے۔ کیونکہ کچھ سیکھنے کے لیے نیت کی درستگی بنیادی شرط ہے۔ سوالات ہمیشہ ادب واحترام سے کرنا چاہیے اور سوالات ہمیشہ واضح، مختصر اور مربوط ہونے چاہیے۔ سوال کا جواب ہمیشہ توجہ اور اطمینان سے سننا چاہیے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ جواب دینے والے کا ہمیشہ شکر گزار رہنا چاہیے۔ آخر میں سقراط کے ایک اور قول کے ساتھ اپنا مضمون اختتام کرنا چاہوں گا۔ بقول سقراط حیرت ہی دانائی کی ابتدا ہے۔ تو آئیں! حیرت کریں، سوال کریں اور سیکھنے کے اس عظیم سفر پر شرم کا بوجھ اتار کر نکل پڑیں۔ کیونکہ پوچھنے اور سیکھنے میں بھلا کیسی شرم؟

سوالات ہمیشہ ادب واحترام سے کرنا چاہیے اور سوالات ہمیشہ واضح، مختصر اور مربوط ہونے چاہیے۔ سوال کا جواب ہمیشہ توجہ اور اطمینان سے سننا چاہیے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ جواب دینے والے کا ہمیشہ شکر گزار رہنا چاہیے۔ آخر میں سقراط کے ایک اور قول کے ساتھ اپنا مضمون اختتام کرنا چاہوں گا۔ بقول سقراط حیرت ہی دانائی کی ابتدا ہے۔ تو آئیں! حیرت کریں، سوال کریں اور سیکھنے کے اس عظیم سفر پر شرم کا بوجھ اتار کر نکل پڑیں۔ کیونکہ پوچھنے اور سیکھنے میں بھلا کیسی شرم؟

امریکا کے ساتھ بات چیت مزید حملے نہ کرنے سے مشروط ہوگی، ایران

تہران: ایران کے ڈپٹی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ امریکا اور ایران کے درمیان سفارتی تعلقات اس وقت تک بحال نہیں ہو سکتے جب تک امریکا مزید حملے نہ کرنے کی یقین دہانی نہیں کرواتا۔ برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے ایران کے ڈپٹی وزیر خارجہ ماجد تخت روانچی کا کہنا تھا کہ امریکا نے دوبارہ مذاکرات کی ٹیبل پر آنے کے اشارے دیے ہیں، ہم ابھی تک کسی تاریخ پر رضامند نہیں ہوئے اور نہ ہی بات چیت کے کسی حکمت طریقہ کار پر اتفاق کیا ہے۔ انہوں نے کہا اس وقت ہم اس سوال کا جواب تلاش کر رہے ہیں کہ کیا ہم ایک بار پھر سے ڈیلاگ کے دوران جارحیت کا مظاہرہ دیکھیں گے؟

امریکا کو اس اہم سوال پر اپنی پوزیشن واضح کرنا ہوگی۔ فیلڈ مارشل سید عاصم منیر سے ایرانی مسلح افواج کے چیف آف اسٹاف میجر جنرل عبدالرحیم موسوی نے ٹیلی فون پر رابطہ کر کے اسرائیل کے خلاف 12 روزہ جنگ میں حمایت پر پاکستان اور پاکستانی عوام کا شکریہ ادا کیا ہے۔ ایران کے سرکاری خبر رساں ادارے پریس ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق میجر جنرل عبدالرحیم موسوی نے اتوار کو چیف آف آرمی اسٹاف فیلڈ مارشل جنرل عاصم منیر کے ساتھ ٹیلی فونک گفتگو میں اسلام آباد کے ہمدردانہ موقف کی تعریف کی۔ میجر جنرل عبدالرحیم موسوی نے فیلڈ مارشل سے گفتگو میں پاکستان اور پاکستانی عوام کا شکریہ ادا کیا کہ وہ ایران اور اسرائیل کی جانب سے مسلط کی گئی 12 روزہ جارحیت کے دوران ایران کے ساتھ کھڑے رہے۔

ایران نے بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) کے سربراہ رافیل گروسی کے ملک میں داخلے پر پابندی لگادی۔ ترکیہ کے سرکاری خبر رساں ادارے اناطولو ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے پیر کے روز اعلان کیا ہے کہ اقوام متحدہ کے جوہری نگران ادارے (آئی اے ای اے) کے سربراہ رافیل ماریانو گروسی کو ایران میں داخل ہونے اور آئی اے ای اے کو جوہری تنصیبات پر نگرانی کے لیے کیمرے لگانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اناطولو ایجنسی نے ایرانی سرکاری خبر رساں ایجنسی ارنا (آئی آر این اے) کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ عباس عراقچی نے ایک بیان میں کہا کہ ہم بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی کو اپنی جوہری تنصیبات پر کیمرے لگانے کی اجازت نہیں دیں گے، اور ایجنسی کے سربراہ

کے ملک میں داخلے پر پابندی ہوگی۔ اقوام متحدہ کے جوہری نگران ادارے (آئی اے ای اے) کے سربراہ رافیل گروسی نے کہا ہے کہ ایران 'چند ماہ کے اندر' دوبارہ یورینیم افزودہ کرنا شروع کرسکتا ہے۔

برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق گروسی نے کہا کہ گزشتہ ہفتے کے آخر میں تین ایرانی مقامات (ایٹمی سائنس) پر امریکی حملوں سے شدید نقصان تو ہوا لیکن (یہ سائٹس) 'مکمل' تباہ نہیں ہوئیں۔ سربراہ آئی اے ای اے کا یہ بیان ڈونلڈ ٹرمپ کے اس دعوے کے خلاف ہے کہ ایران کی جوہری تنصیبات 'مکمل طور پر تباہ ہو چکی تھیں'۔

ایران نے اقوام متحدہ سے امریکا اور اسرائیل کو 'جارح' قرار دینے کی درخواست کردی۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس کو ایک خط لکھا ہے جس میں اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ حالیہ تنازع میں امریکا اور اسرائیل کو باضابطہ طور پر 'جارحیت کے مرتکب' کے طور پر تسلیم کرے۔ اس خط میں اقوام متحدہ سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ دونوں ممالک کی 'بعد کی ذمہ داری کو بھی تسلیم کرے، جس میں معاوضے اور ہرجانے کی ادائیگی' شامل ہے۔ اسرائیلی چینل 12 نے انکشاف کیا ہے کہ 24 سالہ اسرائیلی نوجوان کو اپریل میں ایران کے لیے جاسوسی اور وزیر دفاع اسرائیل کاٹز کے گھر کے قریب دھماکا خیز مواد رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ٹائمز آف اسرائیل کی رپورٹ کے مطابق ملزم روئی مزراحی ایران کے اس مبینہ منصوبے پر کام کر رہا تھا جس کا مقصد وزیر دفاع اسرائیل کاٹز کو قتل کرنا تھا۔

مزراحی پر جنگ کے دوران دشمن کی مدد جیسے سنگین سیکیورٹی الزام کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے، جو اسرائیلی قوانین کے مطابق انتہائی خطرناک جرم شمار ہوتا ہے۔ ایرانی عدلیہ کے ترجمان اصغر جہانگیری نے تصدیق کی ہے کہ 23 جون کو ایران کے دارالحکومت تہران میں واقع ایوین جیل پر اسرائیلی حملے میں 71 افراد شہید ہوئے تھے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق ایران کے ساتھ فضائی جنگ کے اختتام پر اسرائیل نے تہران میں واقع سیاسی قیدیوں کی جیل 'ایوین' کو نشانہ بنایا، جو اس بات کا مظہر تھا کہ اسرائیل نے اپنے اہداف کو صرف فوجی، شہری اور جوہری تنصیبات تک محدود رکھنے کے بجائے اب ایران کے حکومتی نظام کی علامتوں تک وسعت دے دی ہے۔ ایرانی وزارت صحت کے اعداد و شمار کے مطابق اس 12 روزہ جنگ میں ایران میں 610 افراد شہید ہوئے، جن میں 13 بچے اور 49 خواتین شامل تھیں۔ تہران میں اسرائیل کی جارحیت اور بمباری کے دوران شہید ہونے والے سائنسدانوں اور فوجی افسران کی نماز جنازہ ادا کر دی گئی، نماز جنازہ کے اجتماع میں پورا شہر امڈ آیا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران سے ایٹمی تنصیبات کے معائنے کا مطالبہ کر دیا۔ ترکیہ کے سرکاری خبر رساں ادارے اناطولو ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعے کو کہا کہ امریکا چاہتا ہے کہ بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) یا 'کوئی اور جس پر ہمیں بھروسہ ہو' ایران کی ایٹمی تنصیبات کا معائنہ کرے۔ وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ سے پوچھا گیا کہ کیا وہ آئی اے ای اے کو ایران میں مکمل معائنہ کرنے کا حق دینے کا مطالبہ کریں گے؟

امریکا نے اسرائیل کو 51 کروڑ ڈالر مالیت کی بم گائیڈنس کٹس فروخت کرنے کی منظوری دیدی

واشنگٹن: امریکا نے اسرائیل کو 51 کروڑ ڈالر مالیت کی ہتھیاروں کی گائیڈنس کٹس اور متعلقہ تکنیکی معاونت فروخت کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ ترک نشریاتی ادارے ٹی آر ٹی ورلڈ کے مطابق، امریکی محکمہ خارجہ نے اس مجوزہ فروخت کا اعلان کیا ہے۔

ڈیفنس سیکیورٹی کوآپریشن ایجنسی (ڈی ایس سی اے) کے بیان کے مطابق اس ممکنہ فروخت میں 3 ہزار 845 عدد 'کے ایم یو- 558 بی/بی' جوائنٹ ڈائریکٹ اٹیک مونیشن (جے ڈی اے ایم) گائیڈنس کٹس شامل ہیں، جو 'بی ایل یو-109' بنکر بسٹر بموں کے ساتھ استعمال ہوتی ہیں، جبکہ 3 ہزار 280 عدد 'کے ایم یو-572 ایف/بی' جے ڈی اے ایم کٹس 'ایم کے 82' بموں کے لیے فراہم کی جائیں گی، اس کے علاوہ متعلقہ انجینئرنگ، لاجسٹکس اور تکنیکی معاونت بھی اس معاہدے میں شامل ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ فروخت اسرائیل کی دفاعی صلاحیت کو مضبوط بنائے گی تاکہ وہ اپنی سرحدوں، اہم انفرااسٹرکچر اور شہری آبادیوں کو درپیش خطرات سے مؤثر طور پر نمٹ سکے۔

بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ اقدام امریکا کے قومی مفاد میں ہے اور اس کا مقصد اسرائیل کو ایک مضبوط اور تیار دفاعی نظام فراہم کرنا ہے۔ ڈی ایس سی اے کے مطابق اس فروخت سے مشرق وسطیٰ کے فوجی توازن میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں آئے گی اور اس معاہدے پر عمل درآمد کے لیے امریکا کو اپنے کسی اضافی سرکاری یا نجی نمائندے کو اسرائیل بھیجنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ امریکی میڈیا کے مطابق اسرائیل کو بم گائیڈنس کٹس سمیت دفاعی ساز و سامان کی فراہمی کا ٹھیکا امریکی کمپنی بوئنگ کو دیا گیا ہے۔

اٹلی کا غیر یورپی ممالک کے لیے 5 لاکھ ورک ویزے جاری کرنے کا اعلان

روم، یکم جولائی (یو این آئی) اٹلی نے 2026 سے 2028 تک غیر یورپی ممالک کے لیے 5 لاکھ ورک ویزے جاری کرنے کا اعلان کر دیا۔ برطانوی خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق یہ اقدام ملک میں بڑھتی ہوئی لیبر کی قلت کو پورا کرنے اور قانونی امیگریشن کے دروازے کھولنے کی ایک حکمت عملی کا حصہ ہے۔ حکومتی اعلامیے میں کہا گیا کہ 2026 میں ایک لاکھ 64 ہزار 850 نئے افراد کو کام کی اجازت دی جائے گی جبکہ 2028 تک مجموعی طور پر 4 لاکھ 97 ہزار 550 نئے ورک ویزے جاری کیے جائیں گے۔ یہ اقدام وزیر اعظم جورجیا میلونی کی قیادت میں قائم دائیں بازو کی حکومت کی جانب سے دوسرا بڑا امیگریشن پلان ہے۔ اس سے قبل 2023 سے 2025 کے دوران ساڑھے چار لاکھ سے زائد ویزے جاری کرنے کا فیصلہ بھی کیا جا چکا ہے۔ حکومت ایک طرف قانونی ورک ویزے جاری کر رہی ہے، تو دوسری طرف غیر قانونی امیگریشن کے خلاف سخت پالیسی بھی اپنائی جا رہی ہے۔ اس میں بحیرہ روم کے ذریعے آنے والے مہاجرین کو روکنے کے اقدامات، غیر سرکاری تنظیموں کی سرگرمیوں پر قدغن اور غیر قانونی تارکین وطن کی واپسی کے عمل کو تیز کرنے جیسے اقدامات شامل ہیں۔ اٹلی کو مزدوروں کی شدید قلت کا سامنا ہے، خاص طور پر زراعت، صنعت اور دیگر اہم شعبوں میں، کیونکہ 2024 میں پیدائش سے زیادہ 2 لاکھ 81 ہزار اموات ہوئیں اور مجموعی آبادی 37 ہزار کی کمی کے ساتھ 5 کروڑ 89 لاکھ 30 ہزار پر آگئی۔ آبادی میں کمی کے تسلسل کو روکنے کے لیے تحقیقاتی ادارے Osservatorio Conti Pubblici کے مطابق 2050 تک کم از کم 1 کروڑ مہاجرین کو ملک میں داخل کرنا ہوگا۔

ایرانی ہیکرز کی صدر ٹرمپ کے قریبی ساتھیوں کی ای میلز افشا کرنے کی دھمکی

تہران: ایران سے منسلک ہیکرز نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے قریبی حلقے سے چوری کیے گئے مزید ای میلز افشا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، جب کہ 2024 کے امریکی صدارتی انتخابات سے قبل وہ پہلے ہی کچھ ای میلز میڈیا کو جاری کر چکے ہیں۔ خبر رساں ادارے رائٹرز سے اتوار اور پیر کے روز آن لائن گفتگو میں 'رابرٹ' کے نام سے جانے والے ان ہیکرز نے دعویٰ کیا کہ ان کے پاس وائٹ ہاؤس کی چیف آف اسٹاف سوزی وائلز، ٹرمپ کی وکیل لنڈسے ہیلیگن، مشیر راجر اسٹون، اور سابق اداکارہ اسٹورمی ڈینیئلز کی ای میلز پر مشتمل تقریباً 100 گیگا بائٹس کا ڈیٹا موجود ہے۔ رابرٹ نے اس ڈیٹا کو فروخت کرنے کے امکان کا ذکر کیا، تاہم یہ واضح نہیں کیا کہ وہ کب یا کس طرح اسے جاری کریں گے۔ انہوں نے ای میلز کے مواد سے متعلق بھی کوئی تفصیل فراہم نہیں کی۔ امریکی اٹارنی جنرل پم بانڈی نے اس واقعے کو ناقابل معافی سائبر حملہ قرار دیا، وائٹ ہاؤس اور ایف بی آئی کی جانب سے جاری بیان میں ایف بی آئی ڈائریکٹر کاش پٹیل نے کہا کہ جو کوئی بھی قومی سلامتی کی خلاف ورزی میں ملوث پایا گیا، اس کے خلاف مکمل تحقیقات ہوں گی اور قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ امریکی سائبر ڈیفنس ایجنسی (سی آئی ایس اے) نے ایک بیان میں کہا کہ 'اس نام نہاد سائبر حملے کی اصل حقیقت صرف ڈیجیٹل پروپیگنڈا ہے، اور اہداف کا انتخاب اتفاقیہ نہیں بلکہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کا حصہ ہے، جس کا مقصد صدر ٹرمپ کو نقصان پہنچانا اور ان افراد کو بدنام کرنا ہے جو دیانتداری سے ملک کی خدمت کر رہے ہیں'۔ لنڈسے ہیلیگن، راجر اسٹون، اور اسٹورمی ڈینیئلز کے ترجمانوں نے اس معاملے پر تبصرہ کرنے سے گریز کیا، جب کہ اقوام متحدہ میں ایران کے مشن نے بھی رائٹرز کی جانب سے بھیجا گیا پیغام واپس نہیں کیا، ایران ماضی میں سائبر جاسوسی کے الزامات کی تردید کرتا رہا ہے۔ 'رابرٹ' پہلی بار 2024 کے صدارتی انتخابی مہم کے آخری مہینوں میں منظر عام پر آیا، جب اس نے صدر ٹرمپ کے متعدد اتحادیوں کے ای میل اکاؤنٹس ہیک کرنے کا دعویٰ کیا، جن میں سوزی وائلز بھی شامل تھیں اور پھر کچھ ای میلز صحافیوں کو فراہم کی گئیں۔ رائٹرز نے ان میں سے کچھ مواد کی تصدیق کی، جن میں ایک ای میل میں سابق صدارتی امیدوار رابرٹ ایف کینیڈی جونیئر (جو اب ٹرمپ کی کابینہ میں وزیر صحت ہیں) کے وکلا کے ساتھ مالی معاہدے کا ذکر تھا، دیگر ای میلز میں انتخابی مہم کی اندرونی معلومات اور اسٹورمی ڈینیئلز سے متعلق قانونی معاملات پر بات چیت شامل تھی۔ اگرچہ ان انکشافات کو کچھ میڈیا کوریج ملی، لیکن یہ صدارتی انتخاب پر کوئی بڑا اثر ڈالنے میں ناکام رہے اور ٹرمپ نے انتخاب جیت لیا۔ ستمبر 2024 میں امریکی محکمہ انصاف نے ایک فرد جرم میں الزام عائد کیا کہ 'رابرٹ' نامی ہیکنگ آپریشن ایران کی پاسداران انقلاب کے زیر نگرانی چلایا جا رہا ہے، تاہم ہیکرز نے رائٹرز سے گفتگو میں اس الزام پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کیا۔ ٹرمپ کے دوبارہ صدر منتخب ہونے کے بعد، رابرٹ نے رائٹرز کو بتایا تھا کہ اب مزید کوئی لیکس نہیں ہوں گی، مئی میں بھی انہوں نے کہا کہ 'میں ریٹائر ہو چکا ہوں' لیکن رواں ماہ ایران اور اسرائیل کے درمیان 12 روزہ فضائی جنگ اور امریکا کی جانب سے ایران کی جوہری تنصیبات پر بمباری کے بعد یہ گروپ دوبارہ سرگرم ہو گیا۔ اس ہفتے کے پیغامات میں رابرٹ نے کہا کہ وہ چوری شدہ ای میلز کی فروخت کا بندوبست کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ رائٹرز اس معاملے کو عالمی سطح پر اجاگر کرے۔ امریکن انٹرپرائز انسٹیٹیوٹ سے وابستہ ایران کے سائبر اقدامات پر لکھنے والے ماہر فریڈرک کیگن نے کہا کہ ایران کو حالیہ جنگ میں شدید نقصان اٹھانا پڑا ہے، اور ایرانی انٹیلی جنس ایجنسیاں ایسے راستے تلاش کر رہی ہیں جن سے وہ جوابی کارروائی کر سکیں مگر امریکا یا اسرائیل کی براہ راست فوجی کارروائی سے بچا جا سکے۔

انہوں نے کہا کہ 'ممکنہ وضاحت یہی ہے کہ سب کو حکم ملا ہے کہ وہ ہر وہ غیر روایتی طریقہ اپنائیں جس سے بھرپور فوجی ردعمل نہ آئے، مزید ای میلز لیک کرنا ایسی ہی ایک کارروائی ہو سکتی ہے'۔ اگرچہ ایران کی طرف سے بڑے سائبر حملوں کا خدشہ موجود ہے، لیکن حالیہ کشیدگی کے دوران ایران کے ہیکرز نسبتاً خاموش رہے، تاہم امریکی سائبر حکام نے پیر کو خبردار کیا کہ ایران اب بھی امریکی کمپنیوں اور اہم انفرااسٹرکچر کو نشانہ بنا سکتا ہے۔

ایلون مسک کی 'پاگل پن والے اخراجات کا بل' منظور کرنے پر 'امریکا پارٹی' بنانے کی دھمکی

واشنگٹن: حالیہ دنوں میں سیاست سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا اعلان کرنے والے امریکی ارب پتی ایلون مسک نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے 'بگ، بیوٹی فل بل' پر سینیٹ میں حتمی ووٹنگ سے پہلے سخت وارننگ جاری کر کے سیاسی میدان میں دوبارہ قدم رکھ دیا۔ سی این این کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے 'ایکس' پر ایک پیغام میں لکھا کہ کانگریس کے وہ تمام ارکان جنہوں نے حکومت کے اخراجات کم کرنے کا وعدہ کیا تھا، اور پھر تاریخ میں سب سے بڑے قرضے میں اضافے کے حق میں ووٹ دیا، انہیں شرم آنی چاہیے! اور اگر یہ میری زندگی کا آخری کام بھی ہو تو میں انہیں اگلے سال پرائمری انتخابات میں ہرواؤں گا۔ کچھ گھنٹے بعد انہوں نے ایک اور قدم آگے بڑھایا اور 'ایکس' پر اعلان کیا کہ اگر یہ پاگل پن والا اخراجاتی بل منظور ہو جاتا ہے، تو اگلے دن 'امریکا پارٹی' تشکیل دی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے ملک کو ڈیموکریٹ-ریپبلکن یونی پارٹی کا متبادل درکار ہے تاکہ عوام کو واقعی ایک آواز ملے۔ پچھلے کچھ ہفتوں سے، مسک اس پالیسی بل کے خلاف کھل کر بات کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے ان کا صدر ٹرمپ سے بہت ہی عوامی اور تلخ جھگڑا ہو چکا ہے، چند ہفتے قبل انہوں نے ایکس پر متعدد پوسٹس میں ایک نئی سیاسی جماعت بنانے کی تجویز دی تھی۔ پیر کو اس تجویز کو دہراتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ واضح ہے کہ اس بل کے پاگل پن والے اخراجات (جو قرض کی حد کو ریکارڈ 5 ٹریلین ڈالر تک بڑھا دیتے ہیں) سے پتہ چلتا ہے کہ ہم ایک ہی پارٹی کے ملک میں رہ رہے ہیں، 'پورکی پگ پارٹی'! اب وقت آ گیا ہے کہ ایک نئی سیاسی جماعت بنائی جائے جو واقعی عوام کا خیال کرے۔ کانگریس کے ارکان کے خلاف پرائمری چیلنجرز کی حمایت کا ان کا فیصلہ، مسک کی طرف سے وائٹ ہاؤس کے مشیر کے عہدے سے علیحدگی کے بعد کی سب سے واضح سیاسی دھمکی ہے۔ مسک نے 2024 کے انتخابات میں ٹرمپ اور دیگر ریپبلکن امیدواروں کی حمایت کے لیے 27 کروڑ 50 لاکھ ڈالر سے زائد خرچ کیے تھے، مئی کے آخر میں ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ اب سیاسی اخراجات میں کمی لائیں گے، کیوں کہ وہ کافی کچھ کر چکے ہیں۔ فیڈرل الیکشن کمیشن کی فائلنگز کے مطابق، مسک کی سیاسی ایکشن کمیٹی 'امریکا پی اے سی' نے آخری بار مارچ میں فلوریڈا میں 2 ریپبلکن امیدواروں، رینڈی فائن اور جمی پیٹرونس کو خاص انتخابات میں سپورٹ کرنے کے لیے رقم دی تھی۔ مسک طویل عرصے سے سخت بارڈر کنٹرول، غیر قانونی امیگریشن کی روک تھام اور ملک بدر کرنے کی پالیسیوں کے حامی رہے ہیں، جو ٹرمپ انتظامیہ کی پالیسیوں سے مطابقت رکھتی ہیں۔ تاہم، موجودہ گھریلو پالیسی بل نے لگتا ہے کہ ٹیسلا کے سی ای او اور وائٹ ہاؤس کے درمیان دراڑ پیدا کر دی ہے، مسک کا کہنا ہے کہ یہ بل قرضے میں اضافہ کرے گا، جسے وہ 'قرض کی غلامی' کہتے ہیں۔ کانگریشنل بجٹ آفس کے اتوار کو جاری کردہ تخمینے کے مطابق، سینیٹ کا بل اگلے 10 سال میں بجٹ خسارے میں تقریباً 3.3 ٹریلین ڈالر کا اضافہ کرے گا، یہ بل ایوان نمائندگان کی منظوری سے گزرنے والے بل سے زیادہ مہنگا ہے، جو اگلے 10 سال میں 4.2 ٹریلین ڈالر کا خسارہ پیدا کرے گا۔ سینیٹ کے پیکج میں ٹیکس کٹوتیاں، اخراجات میں کمی، اور کچھ آمدنی بڑھانے والی تجاویز شامل ہیں، وائٹ ہاؤس کا دعویٰ ہے کہ یہ بل خسارے اور قرض میں کمی کرتا ہے اور معاشی ترقی کو آزادی دیتا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ اور کچھ سینیٹ ریپبلکنز 2017 کے ٹرمپ ٹیکس کٹوتیوں کو جاری رکھنے کی لاگت کو اس بل کے خسارے کے اثرات میں شامل نہیں کر رہے۔

مستونگ: فتنۃ الہندوستان کا مرکزی بازار پر حملہ، جوابی کارروائی میں 2 دہشتگرد ہلاک

مستونگ: مستونگ میں مسلح افراد نے بازار پر حملہ کر دیا، فائرنگ اور دھماکوں میں لڑکا جاں بحق اور 7 افراد زخمی ہو گئے، سیکیورٹی فورسز اور دہشت گردوں کے درمیان فائرنگ کے تبادلے میں 2 دہشت گرد ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے جبکہ ایک کو زخمی حالت میں گرفتار کیا گیا ہے۔ ڈان نیوز کے مطابق بلوچستان کے ضلع مستونگ میں فتنۃ الہندوستان کے دہشت گردوں نے مرکزی بازار پر حملہ کر دیا، ضلعی انتظامیہ کے ذرائع کے مطابق فائرنگ اور دھماکوں میں ایک 16 سالہ لڑکا جاں بحق اور 7 افراد زخمی ہو گئے۔ ضلعی انتظامیہ کے مطابق فتنۃ الہندوستان کے دہشت گردوں نے مستونگ کے 3 بینکوں پر بھی حملہ کیا جبکہ بینک کی عمارت سمیت متعدد سرکاری گاڑیوں اور املاک کو نذر آتش کر دیا جبکہ واقعے کے بعد بازار بند ہو گیا۔ ترجمان بلوچستان حکومت شاہد رند کے مطابق واقعے کے فوری بعد ایف سی، سی ٹی ڈی اور لیویز نے علاقے کا محاصرہ کر لیا جس پر دہشتگرد پسپا ہو گئے، تاہم سیکیورٹی فورسز نے دہشت گردوں کو گھیرے میں لے لیا جس کے نتیجے شدید فائرنگ کا تبادلہ ہوا ہے۔ ترجمان بلوچستان حکومت کے مطابق سیکیورٹی فورسز اور دہشت گردوں کے درمیان فائرنگ کے تبادلے میں 2 دہشتگرد مارے گئے اور 3 زخمی ہو گئے جبکہ ایک کو زخمی حالت میں گرفتار کیا گیا ہے، علاقے میں موجود دہشت گردوں کے خلاف بھرپور کارروائی جاری ہے۔ ترجمان کے مطابق سیکیورٹی فورسز کا فوری ریسپانس جانی نقصان کو مزید بڑھنے سے روکنے میں مؤثر رہا ہے، حملے کے مقام پر فورسز نے منظم انداز میں کلیئرنس آپریشن شروع کر دیا ہے، شہریوں کے تحفظ اور دہشت گردوں کی گرفتاری کے لیے انٹیلی جنس بنیادوں پر کارروائی جاری ہے جبکہ سیکیورٹی اداروں نے حملہ آوروں کے سہولت کاروں کی تلاش بھی شروع کر دی ہے۔

ایلون مسک شاید تاریخ میں سب سے زیادہ سبسڈی حاصل کرنے والا انسان ہے، ٹرمپ

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایلون مسک کو میری صدارتی مہم کی حمایت کرنے سے بہت پہلے یہ معلوم تھا کہ میں الیکٹرک گاڑیوں کے لازمی قانون (ای وی مینڈیٹ) کے سخت خلاف ہوں، یہ قانون مضحکہ خیز ہے، اور ہمیشہ سے میری انتخابی مہم کا اہم حصہ رہا ہے۔ اپنے ٹروتھ سوشل میڈیا پر ایک پیغام میں ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ الیکٹرک گاڑیاں ٹھیک ہیں، لیکن ہر کسی کو مجبور نہیں کیا جانا چاہیے کہ وہ ایک ایسی گاڑی خریدے۔ انہوں نے کہا کہ ایلون مسک شاید تاریخ میں سب سے زیادہ سبسڈی حاصل کرنے والا انسان ہے، اور اگر یہ سبسڈیز نہ ہوں، تو اُسے شاید اپنا کاروبار بند کرنا پڑے اور واپس جنوبی افریقہ جانا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ سبسڈیز نہ دی جائیں تو کوئی راکٹ لانچ ہوگا، سیٹلائٹ نہ ہی الیکٹرک گاڑیاں بنیں گی، اور ہمارا ملک اربوں ڈالر بچا سکتا ہے، شاید ہمیں محکمہ حکومتی کارکردگی (DOGE) کو کہنا چاہیے کہ اس معاملے کا اچھی طرح جائزہ لے؟ بڑی رقم بچائی جا سکتی ہے! قبل ازیں ایک اور پوسٹ میں امریکی صدر نے لکھا کہ ریپبلکنز، وہ ایک عظیم، خوبصورت بل (شاید اپنی نوعیت کا سب سے بڑا اور اہم) سب سے زیادہ ٹیکس کٹوتیاں اور بارڈر سیکیورٹی فراہم کرتا ہے، ٹرمپ نے کہا کہ اس بل میں لاکھوں نوکریاں، فوج اور سابق فوجیوں کے لیے اضافہ، اور بہت کچھ ہے، اس بل کو پاس نہ کرنے کا مطلب ہے 68 فیصد کی زبردست ٹیکس بڑھوتری، جو کہ تاریخ کا سب سے بڑا اضافہ ہوگا!!! یاد رہے کہ امریکی صدر کے سابق دوست اور حکومت میں اہم کردار نبھانے والے ایلون مسک نے قرض کی حد بڑھانے کے حوالے سے قانون پر تنقید کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر یہ بل منظور ہوا تو میں اگلے ہی دن نئی سیاسی جماعت 'امریکا پارٹی' تشکیل دوں گا، انہوں نے ریپبلکن پارٹی کو بھی 'پورکی پگ پارٹی' قرار دیا تھا۔

اسرائیلی فوج نے مزید 52 فلسطینیوں کو شہید کر دیا، نیتن یاہو 7 جولائی کو وائٹ ہاؤس جائیں گے

غزہ: غزہ میں جنگ بندی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے باوجود اسرائیلی فوج نے پیر کو مزید 51 فلسطینیوں کو شہید کر دیا، دوسری جانب اسرائیلی وزیر اعظم 7 جولائی کو وائٹ ہاؤس کا دورہ کریں گے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق غزہ میں شہری دفاع کے ادارے کا کہنا ہے کہ اسرائیلی افواج نے پیر کو کم از کم 51 فلسطینیوں کو شہید کر دیا، جن میں 24 افراد غزہ شہر کے سمندر کنارے ایک تفریحی مقام پر حملے میں مارے گئے۔ شہری دفاع کے مطابق غزہ کے ساحلی علاقے میں واقع ایک ریسٹ ایریا پر اسرائیلی حملے میں 24 افراد شہید ہوئے جبکہ مجموعی طور پر دن بھر کے حملوں میں شہادتوں کی تعداد 51 تک جا پہنچی۔ 26 سالہ عینی شاہد احمد النیرب نے اے ایف پی کو بتایا کہ میں نے لاشوں کے ٹکڑے ہوا میں اڑتے دیکھے، جسم کٹے اور جھلسے ہوئے تھے یہ ایک ایسا منظر تھا جس سے روح کانپ جائے۔ انہوں نے کہا کہ دھماکا اتنا شدید تھا کہ پورا علاقہ لرز اٹھا، انہوں نے مزید کہا کہ یہ جگہ ہمیشہ لوگوں سے بھری رہتی ہے، کیونکہ وہاں مشروبات، خاندانی بیٹھک اور انٹرنیٹ کی سہولت میسر ہوتی ہے۔ ایک اور عینی شاہد 35 سالہ بلال اوکل نے بتایا کہ 'زمین خون سے رنگی تھی اور ہر طرف چیخ و پکار تھی'، انہوں نے کہا کہ خواتین اور بچے ہر جگہ بکھرے پڑے تھے، جیسے کسی قیامت خیز فلم کا منظر ہو۔ اے ایف پی نے جب اسرائیلی فوج سے اس واقعے پر ردعمل طلب کیا تو فوجی ترجمان کا کہنا تھا کہ وہ رپورٹس کا جائزہ لے رہے ہیں۔ دریں اثنا، اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو 7 جولائی کو وائٹ ہاؤس کا دورہ کریں گے، جہاں ان کی امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات متوقع ہے، فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق یہ دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب امریکا غزہ میں جنگ بندی کے لیے دباؤ میں شدت لا رہا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ کے ایک اہلکار نے اے ایف پی کو نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر نیتن یاہو کے دورے کی تصدیق کی ہے۔ وائٹ ہاؤس کی پریس سیکریٹری کیرولین لیوٹ نے اس سے قبل صحافیوں کو بتایا کہ نیتن یاہو نے صدر ٹرمپ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تھی اور دونوں فریق ملاقات کی تاریخ طے کرنے پر کام کر رہے ہیں۔ کیرولین لیوٹ نے کہا کہ 'یہ جنگ صدر کے لیے شروع سے ہی ایک ترجیح رہی ہے، وہ غزہ میں جاری اس ہولناک جنگ کو ختم کرنا چاہتے ہیں'، انہوں نے مزید کہا کہ 'اس جنگ کے دوران اسرائیل اور غزہ دونوں سے سامنے آنے والی تصاویر دل دہلا دینے والی ہیں، اور صدر چاہتے ہیں کہ یہ سب ختم ہو'۔ وائٹ ہاؤس کی ترجمان کے مطابق اسرائیلی وزیر برائے اسٹریٹجک امور رون ڈرمر رواں ہفتے وائٹ ہاؤس کا دورہ کریں گے، تاکہ نیتن یاہو کے دورے کے لیے تیاری کی جا سکے۔

علاقائی استحکام اور یوکرین امن کوششوں میں ترکیہ کا کردار قابلِ ستائش: برطانوی وزیر خارجہ

انقرہ، یکم جولائی (یو این آئی) برطانوی وزیر خارجہ ڈیوڈ لامی نے انقرہ میں ترک وزیر خارجہ حاقان فیدان کے ساتھ مذاکرات کے بعد ایک پریس کانفرنس میں ترکیہ کے خطے میں اہم کردار کو سراہا۔ لامی نے پیر کے روز برطانیہ اور ترکیہ کے درمیان قریبی سفارتی تعلقات پر زور دیا، جو کہ مسلسل مکالمے، اسٹریٹجک ہم آہنگی اور گہرے ثقافتی روابط پر مبنی ہیں۔ انہوں نے کہا، ان 12 مہینوں میں جب سے میں عہدے پر ہوں، کوئی ایسا مہینہ نہیں گزرا جس میں میری وزیر حاقان فیدان سے ملاقات یا گفتگو نہ ہوئی ہو۔ انہوں نے برطانیہ اور ترکیہ کے تعلقات کی مضبوطی اور تسلسل پر زور بھی دیا۔ لامی نے امسال ترکیہ کی سیر و سیاحت کرنے والے تقریباً پانچ ملین برطانوی شہریوں اور برطانیہ میں ترکی بولنے والے طبقے کی موجودگی کو عوامی سطح پر مضبوط تعلقات کا ثبوت قرار دیا۔

جمہوریت اکڑ سے نہیں چلتی، قانون کی کتاب سے چلتی ہے

پٹنہ کے گاندھی میدان میں ''وقف بچاؤ دستور بچاؤ کانفرنس'' سے ممبر پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی کا خطاب

نئی دہلی، یکم جولائی 2025: پٹنہ کے تاریخی گاندھی میدان میں انسانوں کے امنڈتے ہوئے سیلاب نے مرکزی حکومت کے نئے قانون وقف کو یکسر مسترد کرتے ہوئے کہا کہ جب تک حکومت اس قانون کو واپس نہیں لے لیتی ہماری تحریک مستقل مضبوطی کے ساتھ جاری رہے گی کیونکہ یہ وقف ایکٹ غیر دستوری، اقلیت دشمن اور آرٹیکل 13/ 14/ 25/ 26 اور 300 A کے خلاف ہے۔ 29 جون کو 'وقف بچاؤ دستور بچاؤ کانفرنس' پٹنہ کے گاندھی میں منعقد ہوا جس میں ممبر پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی بھی پہنچے۔

لاکھوں کی مجمع سے خطاب کرتے ہوئے عمران پرتاپ گڑھی نے کہا ''آپ ایک چیز ذہن میں رکھنا ہوگا کہ یہ وقف قانون جو لوک سبھا میں آیا اور اس کی حمایت میں اگر 288 ووٹ پڑے لیکن اس بل کی مخالفت میں لوک سبھا میں ہی 232 ووٹ پڑے۔ لوک سبھا میں مسلم ممبر پارلیمنٹ صرف 24 ہیں تو 200 سے زائد ووٹ اس ملک کے ہندو، دلت، سکھ بھائیوں نے اس بل کے خلاف ووٹ کیے تھے۔ تمام ممبران پارلیمنٹ کہہ رہے تھے کہ ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ یہی ہمارے ملک ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب ہے۔ ممبر پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی نے مزید کہا کہ یہ ملک صرف نریندر مودی کی جاگیر نہیں ہے، یہ ملک ہندوستان کے ہر انسان کا ہے۔ ہم اپنے آباء واجداد کی زمینوں، خانقاہوں، عبادت گاہوں اور قبرستان کو بچانے کے لئے جو قربانی ضروری ہوگی وہ قربانی دیں گے۔ چاہے اس کیلئے ہم سبھی کو سڑکوں پر بیٹھنے کی ضرورت پڑے گی تو سڑکوں پر بھی بیٹھیں گے۔ ممبر پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی نے کہا کہ میں سرکار سے کہنا چاہتا ہوں جمہوریت اکڑ سے نہیں چلتی، جمہوریت قانون کی کتاب سے چلتی ہے یہ جو قانون ہے جس کو ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر صاحب نے اپنے خون پسینے سے لکھا تھا اس کتاب سے ملک چلے گا، کسی کی اکڑ اور ضد سے نہیں چلے گا مودی جی..... آپ کو یہ سمجھنا پڑے گا کہ آپ ہماری حمایت میں جو بل لے کر آئیں ہیں ہمیں پتہ ہے وہ ہمارے حمایت میں نہیں ہماری بربادی کا سامان لے کر آئیں ہیں، آپ کی سازش، منشا کو ہم سمجھتے ہیں اس لیے ہم اس بل کے خلاف کھڑے ہیں۔ آپ کو بتادیں کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی تجویز اور تمام ملی جماعتوں کے مشترکہ تعاون سے امارت شرعیہ بہار اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کی قیادت میں ۲۹ جون کو وقف بچاؤ دستور بچاؤ کانفرنس' پٹنہ کے گاندھی میدان میں منعقد ہوئی جو حسب توقع پوری طرح کامیاب رہی۔ اس میں بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے مسلمانوں نے بالعموم اور ملک بھر کے عوام نے حصہ لیا جس میں ہر طبقہ اور ہر جماعت کے افراد شامل تھے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق یہ مجمع لاکھوں کا رہا ہوگا، پٹنہ کا گاندھی میدان اپنی تمام تر وسعت کے باوجود مسلمانوں کے امڈتے ہوئے سیلاب کے سامنے تنگ دامنی کا شکوہ کرتا نظر آیا، اس تاریخ ساز عظیم الشان کانفرنس سے ملک کے ممتاز ملی قائدین مختلف مکاتب فکر و خیال کے اصحاب فکر و دانش اور سیکولر اتحادی پارٹیوں کے قدآور سیاسی لیڈران و ممبران پارلیمان نے اپنے بیانات میں واضح کیا کہ ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں شاید ہی کوئی ایسا دور آیا ہو جیسا کہ آج ہے جب سے مرکز میں بی جے پی برسر اقتدار ہوئی ہے۔ اس وقت سے تمام اقلیتی طبقے شدید اضطراب میں مبتلا ہیں، یہ حکومت ہندوستان سے اعلیٰ انسانی و اخلاقی اقدار کو مٹانے اور یہاں کی تہذیبی اور ثقافتی ورثے کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دراصل وہ اس راہ سے ملک کے دستوری ڈھانچے کو ختم کرنا اور یہاں کے آئین کو بدلنا چاہتی ہے۔ لہٰذا اگر ہم سب مل جل کر ایک بن کر رہیں اور مل کر کام کریں تو بے جے پی کو اس کے مقاصد میں کبھی کامیابی نہیں ملے گی۔

ریلائنس رٹیل کی فیشن۔فیکٹری کا برانڈڈ ایکسچینج فیسٹیول

پرانے کپڑے لائیں اور نئے برانڈڈ کپڑے لے جائیں

ممبئی، 1 جولائی 2025۔ کمپنیاں صارفین کو راغب کرنے کے لیے مختلف پیشکشیں لے کر آتی رہتی ہیں۔ ریلائنس رٹیل کی مقبول فیشن منزل فیشن فیکٹری بھی ایکسچینج فیسٹیول لے کر آئی ہے۔ فیشن فیکٹری بڑے برانڈز پر بھاری رعایتوں کے لیے مشہور ہے۔ 20 جولائی تک جاری رہنے والے اس ایکسچینج فیسٹیول میں صارفین برانڈڈ کپڑوں اور مصنوعات کے لیے اپنے پرانے اور غیر برانڈڈ کپڑوں کا تبادلہ کر سکیں گے۔ فیشن فیکٹری کے تمام اسٹورز پر ایکسچینج فیسٹیول کا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ پرانے ڈینم، شرٹس، ٹی شرٹس یا بچوں کے کپڑے لانے پر صارفین کو بدلے میں ایکسچینج کوپن دیے جائیں گے۔ ڈینم کے لیے 400 روپے تک، شرٹس کے لیے 250 روپے تک، ٹی شرٹس کے لیے 150 روپے تک اور بچوں کے کپڑوں کے لیے 100 روپے تک کے کوپن دستیاب ہوں گے۔ صارفین کوپن کے ذریعے نہ صرف روزمرہ کی اشیاء خرید سکیں گے بلکہ لی کوپر، جان پلیئرز، ریمنڈ، پارک ایونیو، کیتو، پیٹر انگلینڈ، ایلن سولی، وان ہیوسین اور لوئس فلپ جیسے بڑے قومی اور بین الاقوامی برانڈز سے بھی خریداری کر سکیں گے۔ صارفین کو اپنی نئی خریداریوں پر 50% تک کی رعایت بھی ملے گی۔ اگر آپ کی الماری بھی پرانے کپڑوں سے بھری ہوئی ہے یا آپ اپنے طرز زندگی کو اپ گریڈ کرنا چاہتے ہیں تو یہ ایکسچینج فیسٹیول آپ کے لیے ہے۔ چاہے آپ آفس کے لیے شرٹ تلاش کر رہے ہوں یا ویک اینڈ کے لیے اسٹائلش ٹی شرٹ، فیشن فیکٹری کا یہ ایکسچینج فیسٹیول آپ کو مایوس نہیں کرے گا۔

کاماریڈی میں نیشنل ڈاکٹرس ڈے کے موقع پر آرٹی آئی قائدین کی جانب سے ڈاکٹر ملکارجن اور ڈاکٹر بھوانی کی تہنیت

کاماریڈی (سید کوثر علی جرنلسٹ) آج، نیشنل ڈاکٹرس ڈے کے موقع پر، نامور ڈاکٹر پوتا ملیکارجن اور ڈاکٹر پوتا بھوانی کو ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے کاماریڈی میں آرٹی آئی ریاستی ڈائرکٹر ایم اے سلیم اور قائدین نے مبارکباد دی اور شالپوشی کرتے ہوئے پھولوں کے گلدستے نوازے۔ اس پروگرام میں تلنگانہ زونل صدر پلی پردیپ کمار، لیگل سیل کی صدر ایڈوکیٹ شبانہ بیگم اور خواتین کی صدر ستلا جمنا اور کاماریڈی ضلعی نمائندگان کے راجیندر، انور غوری، سریکانت سرینواس راؤ، ایم وی بھاسکر، سرینواس، راجو، ایڈوکیٹ اور دیگر نے حصہ لیا۔

جی این ڈی انجینئرنگ کالج کا قومی سطح پر 208واں نمبر: ڈاکٹر ریشما کور

بیدر۔ یکم جولائی۔ (محمد یوسف رحیم بیدری) گرونانک ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ (جی این ای آئی) کے تحت گرونانک دیو انجینئرنگ کالج (جی این ڈی ای سی) نے انڈیا ٹوڈے کے ممتاز مارکیٹنگ اینڈ ڈیولپمنٹ ریسرچ ایسوسی ایٹس کے ذریعہ کرائے گئے ہندوستان کے بہترین انجینئرنگ کالجوں کے سروے میں 208 واں رینک حاصل کر کے شمالی کرناٹک کا سر فخر سے بلند کیا ہے۔ کالج میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انسٹی ٹیوٹ کی نائب صدر ڈاکٹر ریشما کور نے کہا کہ انسٹی ٹیوٹ شمالی کرناٹک میں ایک بہترین مرکز کے طور پر آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ پورے علاقے کے طلباء کو راغب کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایوارڈ کالج کی معیاری تعلیم، انفراسٹرکچر، فیکلٹی کی مہارت اور طلباء پر مرکوز اقدامات کے لیے ثابت قدمی کا ثبوت ہیں اور قومی سطح پر 208 ویں پوزیشن حاصل کرنا ایک قابل ذکر کامیابی ہے۔ انہوں نے اس کامیابی پر عملے اور طلباء کی محنت کو بھی مبارکباد دی اور کہا کہ ہم انجینئرنگ کی تعلیم میں مزید بلندیوں کو چھوتے رہیں گے اور ہنر مند، اخلاق والے اور صنعتوں سے اٹوٹ وابستگی رکھنے والے انجینئرز پیدا کرنے پر توجہ دیں گے۔ اس موقع پر ادارے کے چیرمین ڈاکٹر ایس بلبیر سنگھ، پرنسپل ڈاکٹر ایم دھننجے اور عملہ کے ارکان موجود تھے۔ اس بات کی اطلاع ایک پریس نوٹ کے ذریعہ کالج ذرائع نے دی ہے۔

مرکزی وزیر زراعت کی صدارت میں پروگرام کا انعقاد

رام پور:۔ مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان کی صدارت میں ترقیاتی بلاک ملک کے گاؤں نگلا اُدئی میں واقع موگا ڈھاب میں کرشک سمواد پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ زراعت، زرعی تعلیم اور زرعی تحقیق کے ریاستی وزیر بلدیو سنگھ اولکھ، ایم ایل اے آکاش سکسینہ، رکن اسمبلی راج بالا سنگھ، ضلع صدر بی جے پی ہریش گنگوار، بلاک پرمکھ بلاس پور کلونت سنگھ اولکھ، بلاک پرمکھ ملک ارچنا گنگوار، ضلع مجسٹریٹ جوگندر سنگھ، پولیس سپرنٹنڈنٹ ودیا ساگر مشرا کے ساتھ مختلف محکموں کے افسران، زرعی سائنس دانوں اور کسانوں نے پروگرام میں شرکت کی۔ ڈائیلاگ پروگرام میں ڈائرکٹر جنرل آئی سی اے آر کو دھان کی مختلف اقسام کو متاثر کرنے والی مختلف بیماریوں کی شناخت اور ان کے علاج اور دھان 1509 کو متاثر کرنے والی بکنی کی بیماری کے حل پر تحقیق کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ گاؤں کیرا بلاک چمروہ کے ترقی پسند کسان سریندر سنگھ گنگوار نے گاؤں کی پنچایتوں میں مٹی کی جانچ کی لیبارٹری کے قیام کے بارے میں تبادلہ خیال کیا جس پر وزیر نے یقین دہانی کرائی۔ وزیر نے بتایا کہ جس طرح انسانی صحت کی جانچ ضروری ہے اسی طرح مٹی کی جانچ بھی ضروری ہے۔ گنے کی قیمت میں اضافے کے مطالبے کے حوالے سے کسانوں اور زرعی ماہرین سے بھی تفصیلی بات چیت ہوئی۔ کسانوں کے بیشتر مسائل موقع پر ہی حل کیے گئے۔ پروگرام میں ضلع مجسٹریٹ جوگندر سنگھ نے کہا کہ رام پور ضلع شروع سے ہی کسان رجسٹری میں پہلے نمبر پر رہا ہے۔ فصلوں کی باقیات اور کوڑیوں کے انتظام میں خصوصی کوششیں کی گئیں اور چھڑی کا انتظام کیا گیا۔

اس کے علاوہ ضلع کے زیر زمین پانی کو مستحکم رکھنے کے مقصد سے 2025 میں لگائے جانے والے ساٹھا دھان پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی اور ضلع کے کسی بھی کاشتکار کو ساٹھا دھان لگانے کی اجازت نہیں دی گئی اور ساٹھا دھان کی جگہ مکئی اور کدو کی فصلیں بوئی گئیں۔ پروگرام میں ڈپٹی ایگریکلچر ڈائرکٹر رام کشن سنگھ نے محکمہ میں چلائی جانے والی مختلف اسکیموں اور ان میں دی جانے والی سہولیات کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی۔ یہ بھی بتایا گیا کہ فی الحال زرعی آلات کی آن لائن بکنگ جاری ہے جو کہ 12 جولائی 2025 تک رہے گی۔

لگاتار سرخیوں میں رہنے والے سی ایم او سبک دوش، ستیہ مورتی تو مر بنے قائم مقام سی ایم او

رام پور:۔ چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر ایس پی سنگھ کی الوداعی تقریب دفتر میں بڑے دھوم دھام سے منائی گئی۔ اس موقع پر تمام ڈاکٹروں نے ڈاکٹر ایس پی سنگھ کو پھول دے کر الوداع کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ایس پی سنگھ نے تین سال ضلع میں گزارے ہیں۔ وہ میڈیا کی سرخیوں میں اس وقت آئے جب ایک سرکاری استانی نے انہیں ڈبل بیرل بندوق رکھنے کے بارے میں اس وقت سی ایم او کو نشانہ بنایا تھا جب وہ ان سے رنگین جذبات میں آکر فحش گفتگو کرنے لگے تھے۔ یہ معاملہ کافی عرصے تک زور پکڑ رہا اور اب عدالت میں زیر التوا ہے۔ پیر کی شام 30 جون کو دفتر میں سی ایم او کی مدت ملازمت مکمل ہونے پر ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر تمام ڈاکٹروں نے انہیں جذباتی طور پر الوداع کیا۔ دوسری طرف چیف میڈیکل آفیسر کا چارج اے سی ایم او ڈاکٹر ستیہ مورتی تو مر کو دیا گیا ہے۔ سی ایم او کے ریٹائرمنٹ کے موقع پر بریلی روڈ ریڈینس پارک میں بھی ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں اے سی ایم او ڈاکٹر سنتوش کمار، ڈاکٹر ستیہ پرکاش، ڈاکٹر کے کے چپل، آر کے ورما اور دیگر ملازمین موجود تھے۔ واضح رہے کہ سی ایم او ڈاکٹر ایس پی سنگھ پر جہاں الزامات عائد ہوتے رہتے تھے وہیں ان کے ریٹائرمنٹ سے چند گھنٹے قبل ظفر پالیکا کے رکن ظفر بیگ نے ان پر بدعنوانی کا الزام لگایا کہ انہوں نے معائنے کے بعد ان کے تھیپل ہیلتھ سینٹر کو سیل کر دیا اور کوئی وجہ نہیں بتائی۔ یہ معاملہ بریلی کی اینٹی کرپشن کورٹ میں دائر کیا گیا ہے۔ جب تک وہ الزامات سے بری نہیں ہوتے لوگ ان کے دور انتظام پر بحث کرتے رہیں گے۔

ایس پی نے چھٹی پر جانے کے بعد واپس نہ آنے والے 7 پولیس اہلکاروں کو کیا معطل

رام پور:۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے چھٹی سے واپس نہ آنے پر سات پولیس اہلکاروں کو معطل کر دیا ہے۔ ایس پی کے اس اقدام سے دیگر پولیس اہلکاروں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ معطل کیے گئے پولیس اہلکاروں میں تھانہ ملک کے چیف کانسٹیبل ہرش وردھن، پولیس لائن کے چیف کانسٹیبل موہن چندر کمار شامل ہیں۔ اس کے علاوہ لوکل انٹیلیجنس یونٹ کے کانسٹیبل اشونی، پولیس لائن کے کانسٹیبل روہتاش، انوج پوار، آریہ یادو اور لیڈی کانسٹیبل رچنا کو بھی معطل کر دیا گیا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ودیا ساگر مشرا نے بتایا کہ یہ تمام پولیس اہلکار معمولی عذر کا حوالہ دیتے ہوئے چھٹیوں پر چلے گئے تھے۔ چھٹیاں ختم ہونے کے بعد بھی بغیر کسی اطلاع کے ڈیوٹی پر واپس نہیں آئے۔ ان سب کے خلاف اترپردیش کے سپرنٹنڈنٹ کیٹیگری کے پولیس افسران کے لیے سزا اور اپیل کے قواعد 1991 کے قاعدہ 171 کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔

رام پور کے 2 طلباء کا انتخاب

رام پور:۔ رام پور کی سوار تحصیل کے جالف نگلا کے رہنے والے کپل کمار جو وزیر اعلیٰ ابھیودیا اسکیم کے تحت رام پور شہر کے گورنمنٹ رضا انٹر کالج میں چلائی جانے والی مفت کوچنگ میں زیر تعلیم ہیں، کو نیٹ UG-2025 میں منتخب کیا گیا ہے۔ کپل گزشتہ 01 سال سے ابھیودیا اسکیم کے تحت چلائی جانے والی اس کوچنگ میں تیاری کر رہے تھے۔ اسی طرح تحصیل ٹانڈہ کے علی گنج بے نظیر کا رہنے والا ارجن سنگھ بھی آخر کار ایس ایس سی جی ڈی میں منتخب ہو گیا ہے وہ بھی 02 سال سے اس ابھیودیا کوچنگ میں تیاری کر رہا تھا۔ ضلع مجسٹریٹ جوگندر سنگھ اور چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نند کشور کلال کی قیادت میں ضلع میں ابھیودیا کوچنگ کا انعقاد بہتر انداز میں کیا جا رہا ہے۔ ضلع سماجی بہبود افسر سورج کماری نے بتایا کہ حکومت کی اس مہتواکانکشی اسکیم کے تحت ضلع کے غریب خاندانوں کے بچوں کو تجربہ کار اساتذہ کے ذریعے مفت کوچنگ فراہم کی جاتی ہے۔ کوچنگ میں بہتر تعلیمی ماحول تیار کرنے کے لیے تجربہ کار اساتذہ کے ساتھ بہترین سطح کا مطالعہ مواد بھی دستیاب ہے۔

2 بائک کی سیدھی ٹکر میں پرچون دکاندار ہلاک، 2 نوجوان شدید زخمی

سنگھواڑہ کے اتربیل۔ بھرواڑہ روڈ پر پیر کی رات پیش آیا حادثہ

جالے: سنگھواڑہ تھانہ حلقہ کے اتربیل۔ بھرواڑہ میں سڑک پر پیر کی شب دو بائک کے درمیان آمنے سامنے کی زبردست ٹکر میں ایک پرچون دکاندار ہلاک ہو گیا، جبکہ دوسری بائک پر سوار دو نوجوان شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ متوفی کی شناخت اتربیل باشندہ چھوٹے یادو کے بیٹے وویک کمار یادو (عمر 26 سال) کے طور پر ہوئی ہے، جو اتربیل چوک پر پان اور پرچون کی دکان چلاتا تھا۔ حادثے میں زخمی ہونے والوں کی شناخت کٹھلیا وارڈ نمبر 2 کے رہائشی محمد نورالدین اور محمد صلاح الدین کے طور پر کی گئی ہے۔ دونوں زخمیوں کو ابتدائی علاج کے بعد سنگھواڑہ سی ایچ سی سے سنگین حالت میں ڈی ایم سی ایچ، دربھنگہ ریفر کر دیا گیا۔ سنگھواڑہ اسپتال کے میڈیکل آفیسر سنجے کمار نے تصدیق کی کہ دونوں کی حالت نازک ہے۔ معلومات کے مطابق وویک کمار یادو اپنی دکان بند کر کے بائک سے گھر واپس جا رہا تھا، تبھی صرف دو سو فٹ کے فاصلے پر سامنے سے آتی ایک بے قابو بائک سے زبردست ٹکر ہو گئی۔ تصادم کے بعد دونوں بائکوں پر سوار تینوں نوجوان سڑک پر شدید زخمی اور بے ہوش ہو گئے۔ مقامی لوگوں نے فوری طور پر سبھی زخمیوں کو اسپتال پہنچانے میں مدد کی۔ سنگھواڑہ تھانہ کی پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے سبھی زخمیوں کو سنگھواڑہ سی ایچ سی منتقل کیا، جہاں ابتدائی علاج کے بعد تینوں کو ڈی ایم سی ایچ ریفر کیا گیا۔ اس دوران دربھنگہ لے جاتے وقت وویک کمار نے راستے میں ہی دم توڑ دیا۔ پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر ضروری کارروائی کے بعد پوسٹ مارٹم کے لیے ڈی ایم سی ایچ بھیج دیا۔ حادثے میں دونوں بائک بری طرح تباہ ہو گئیں۔ ادھر دکاندار وویک کی موت کی خبر سن کر رام پورہ پنچایت کے اتربیل گاؤں میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ جب اس کی لاش پوسٹ مارٹم کے بعد گاؤں پہنچی تو ماحول غمزدہ اور رقت آمیز ہو گیا۔ ماں امریکہ دیوی اور والد چھوٹے یادو بین کرتے ہوئے بے حال تھے۔ اہلیہ چندا دیوی بار بار بے ہوش ہو کر یہی کہتی نظر آئی کہ ''اب اس خاندان کا سہارا کون بنے گا؟'' متوفی کے بیٹے پریانشو اور بیٹی اپنے والد کی لاش کو بار بار دیکھ کر بے ہوش ہو رہے تھے۔ گاؤں کے سبھی لوگ اس حادثاتی موت پر غمزدہ اور مغموم تھے۔ موقع پر ضلع پارشد اوم پرکاش ٹھاکر، مکھیا پپو چودھری، گڈو جھا، گنیش چوبے سمیت سماج کے کئی افراد نے پہنچ کر لواحقین سے ملاقات کی اور اپنی تعزیت پیش کی۔

وقف ترمیمی قانون 2025 ناقابلِ قبول، ملت بیدار ہے، تحریک جاری رہے گی۔ حضرت امیر شریعت

گاندھی میدان میں کامیاب تاریخی اجتماع، امیر شریعت کا پُرخلوص اظہار تشکر اور اوقاف و آئینی حقوق کے تحفظ کی جدوجہد کو جاری رکھنے کی اپیل

(پریس ریلیز 1 جولائی ۲۰۲۵) پٹنہ: امارت شرعیہ، بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے زیر اہتمام، امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم کی قیادت میں ''وقف بچاؤ، دستور بچاؤ'' کے تاریخی اور پُرامن عوامی اجتماع میں دس لاکھ سے زائد وقف و دستور کے بہادر محافظین نے شرکت کر کے یہ ثابت کر دیا کہ امت مسلمہ اپنے دین، اوقاف، اور آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے بیدار اور پُرعزم ہے۔ یہ اجتماع صرف احتجاج نہیں بلکہ ایک اجتماعی بیداری کا مظہر تھا، جس میں دیہی و شہری علاقوں سے دس لاکھ سے زائد انسانوں کا سمندر امن و وقار کے ساتھ پٹنہ پہنچا۔ حضرت امیر شریعت نے تمام شرکا، منتظمین، ملی تنظیمیں، علماء، قائدین، نوجوان رضاکاروں، ڈاکٹروں، میزبان شہریوں، اور انتظامیہ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا: امارت شرعیہ کے تمام ذمہ داران قضاۃ مفتیان مبلغین و کارکنان، امارت شرعیہ کے تمام ٹرسٹیز مجلس عاملہ مجلس شوریٰ، ارباب حل و عقد، نقباء، امارت شرعیہ کی تنظیموں کے ذمہ داران و ممبران تحفظ اوقاف و کانفرنس کی کمیٹیوں، مساجد کے ائمہ، صدور و سیکریٹریز، متعدد تعلیمی اداروں کے ذمہ داران اور رضاکاروں کا خصوصی شکریہ جنہوں نے گاؤں گاؤں، کوچہ کوچہ عوام کو بیدار کیا، رات دن محنت کی اور مثالی نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا۔ تمام ملی تنظیمات کی قیادت و کارکنان، خانقاہوں اور تعلیمی اداروں کا شکریہ جنہوں نے متحد ہو کر اتحاد ملت کا مظاہرہ کیا، جن میں خصوصاً: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، جمعیت علماء (الف)، جمعیت علماء (م)، جماعت اسلامی، جمعیت اہل حدیث، مجلس علماء خطباء امامیہ اہل تشیع، آل انڈیا مومن کانفرنس، مسلم مجلس مشاورت، خانقاہ رحمانی مونگیر، خانقاہ فردوسیہ منیر شریف، خانقاہ دیوان شاہ ارزانی پٹنہ، خانقاہ درویشیہ اشرفیہ گیا، خانقاہ چشتیہ نظامیہ داناپور پٹنہ، خانقاہ سرکاہی شریف مظفر پور، خانقاہ عالیہ سمرقندیہ دربھنگہ، خانقاہ نقشبندیہ مصر اولیاء اورائی مظفر پور، خانقاہ کریمیہ نقشبندیہ مجددیہ گڑھول شریف سیتامڑھی، خانقاہ عرفانیہ، خانقاہ پیر دمریا شاہ بھاگلپور، خانقاہ شمسیہ ویشالی، خانقاہ اخلاقیہ مظفر پور، درگاہ حضرت منہاج الدین راستی پٹنہ، خانقاہ ریاضیہ پٹنہ، خانقاہ مداری اشرفی سہسرام، خانقاہ مخدوم احمد بہار شریف، خانقاہ تیغیہ مظفر پور، درگاہ کاکو جہاں آباد، خانقاہ کبیریہ سہسرام، آستانہ حضرت بجلی شہید سہسرام، المعہد العالی امارت شرعیہ، دارالعلوم الاسلامیہ، مولانا منت اللہ رحمانی انسٹی ٹیوٹ، امارت ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، مولانا سجاد میموریل اسپتال، پارہ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ، جامعہ رحمانی مونگیر اور دیگر تمام تنظیمات، خانقاہیں و مدارس شامل ہیں۔ کانفرنس کے کنوینر جناب مولانا احمد حسین صاحب اور ان کے تمام رفقاء کار کا شکریہ جنہوں نے لگاتار محنت کر کے پروگرام کا بہترین انتظام کیا۔ ڈاکٹروں اور طبی عملے کی خدمات کا شکریہ جنہوں نے میڈیکل کیمپ لگا کر حاضرین کی خدمت کی اور انسانیت نوازی کی روشن مثال قائم کی۔ علماء و مشائخ، مفکرین، اور تعلیمی و سماجی قائدین کا شکریہ جنہوں نے اپنی علمی رہنمائی، فکری بصیرت اور عملی تعاون سے تحریک کو معنوی قوت عطا کی۔ سیاسی و سماجی رہنما کا شکریہ جنہوں نے حق کی آواز پر لبیک کہا اور دستور ہند کے دفاع میں مظلوموں کا ساتھ دیا۔ پٹنہ کے مسلمان و غیر مسلم عوام کا شکریہ جنہوں نے مہمان نوازی، حسن اخلاق اور بھائی چارے کا شاندار مظاہرہ کیا اور شہر کو مثالی میزبان بنایا۔ حضرت امیر شریعت نے مزید فرمایا: کہ ''یہ اجتماع کسی مہم کا اختتام نہیں بلکہ ایک عظیم تحریک کا نقطۂ آغاز ہے۔ اوقاف، ملت کی امانت اور رب کائنات کی عطا کردہ نعمت ہیں۔ ان کا تحفظ ایک دینی و آئینی فریضہ ہے۔ آئیں! ہم سب عزم کریں کہ اپنے اپنے علاقوں میں اس شعور کو عام کریں اور پُرامن، منظم جدوجہد کو آگے بڑھائیں۔ یہ پُرامن اور تاریخی اجتماع، ملک کی جمہوری روح اور مسلمانوں کے وقار کا مظہر تھا۔

سڑک حادثے میں ڈی ٹی او دفتر کے ای ایس آئی کی موت، دو اہلکار شدید زخمی

جالے: سمری تھانہ علاقہ میں واقع ریلائنس پیٹرول پمپ کے نزدیک دربھنگہ۔ مظفر پور فورلین پر منگل کی صبح پیش آئے سڑک حادثے میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے دفتر کے انفورسمنٹ سب انسپکٹر (ای ایس آئی) کی جائے وقوع پر ہی موت ہو گئی، جبکہ ڈرائیور سمیت دیگر اہلکار شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق، دربھنگہ سے مظفر پور کی طرف جا رہے ایک مشتبہ گاڑی کا ڈی ٹی او دفتر کے اہلکار پیچھا کر رہے تھے، اسی دوران مذکورہ گاڑی نے اچانک کٹ مارا، جس کے باعث ڈی ٹی او دفتر کی گاڑی تیز رفتاری میں سڑک کنارے کھڑی ہالولدی ہاؤا گاڑی سے جا ٹکرائی اور پھر سڑک کے گڑھے میں جا گری۔ حادثے میں موقع پر ہی انفورسمنٹ انسپکٹر، متھیا ضلع سمستی پور کے حسن پور تھانہ کے کھوڑی گاؤں کے رہائشی آنجہانی نارد ساہو کے بیٹے منا کمار کی موت ہو گئی۔ حادثے میں سمستی پور ضلع کے بھون گاؤں سے تعلق رکھنے والے رام پرویش رائے کے بیٹے روی کمار عرف رویش اور پورنیہ ضلع کے برہا کوٹھی تھانہ علاقہ کے رہائشی منڈل لال پنڈت کے بیٹے اجے کمار شدید زخمی ہو گئے ہیں۔

بنوٗلی میں شرابی بیٹے کا باپ پر جان لیوا حملہ، سونے کی چین اور نقدی لوٹی

چاقو دکھا کر جان سے مارنے کی دی دھمکی، بوڑھے باپ نے انصاف کی لگائی فریاد

جالے: سمری تھانہ حلقہ کے بنوٗلی گاؤں میں ایک دل دہلا دینے والا واقعہ پیش آیا، جہاں ایک شرابی بیٹے نے اپنے ہی بوڑھے باپ پر جان لیوا حملہ کرتے ہوئے نہ صرف انہیں بری طرح زخمی کر دیا بلکہ ان کا سونا اور نقدی بھی چھین لی۔ متاثرہ بزرگ، گربو یادو نے اپنے بیٹے تج نارائن یادو کے خلاف ایف آئی آر درج کرواتے ہوئے بتایا کہ 29 جون کی شام وہ اپنے آنگن میں بیٹھے تھے، اسی دوران ان کا بیٹا نشے کی حالت میں آیا اور گالیاں دینے لگا۔ جب انہوں نے منع کیا تو بیٹے نے ان پر حملہ کر دیا اور بری طرح مارپیٹ کر انہیں نیم مردہ کر دیا جس کی وجہ سے ان کا ہاتھ فریکچر ہو گیا۔ گربو یادو نے مزید بتایا کہ ان کے گلے سے ایک بھر سونے کی چین چھین لی گئی، جبکہ آنگن میں ٹنگی کپڑوں میں رکھے 5000 روپے بھی زبردستی لے لیے گئے۔

شاہ آباد میں نوجوان کو نشہ پلا کر جنس تبدیل کرنے کا الزام

شاہ آباد:۔ شاہ آباد میں ایک عجیب معاملہ سامنے آیا ہے۔ شہر کے چند خواجہ سراؤں پر پٹوائی کے علاقے کے نوجوان کو کولڈ ڈرنک پلا کر اس کا پرائیویٹ پارٹ کاٹ کر جنس تبدیل کرنے کا الزام ہے۔ نوجوان ڈانس پروگرام میں کام کرتے تھے۔ چند روز قبل وہ ملسولی کے علاقے میں ایک پروگرام میں جا رہا تھا۔ راستے میں اس کی ملاقات اپنے خواجہ سرا دوستوں سے ہوئی۔ نوجوان کا کہنا ہے کہ خواجہ سراؤں نے اسے کولڈ ڈرنک پلا کر بے ہوش کر دیا۔ جب نوجوان کو جب ہوش آیا تو وہ شاہ آباد میں ایک گھر میں تھا۔ اس کی حالت دیکھ کر وہ چونک گیا۔ اس کا پرائیویٹ پارٹ کاٹ کر اس کی جنس تبدیل کر دی گئی۔ نوجوان کسی طرح وہاں سے نکلا اور اپنے گھر والوں کو بلایا۔ اطلاع ملتے ہی اہل خانہ اپنی اہلیہ کے ہمراہ شاہ آباد پہنچے اور اسے تھانے لے گئے اور پولیس کو پورے معاملے سے آگاہ کیا۔

”آج ہر آدمی اپنے کو حسینیت سے جوڑتا ہے، افسوس حسینؓ کے کردار کو اپنانے سے کتراتا ہے“

قیصر محمود عراقی

تاریخ بتاتی ہے کہ اسلام ایک سخت جان دین و مذہب ہے، باطل نے ماضی میں بھی اسلام کو پامال کرنے اور حرف غلط کی طرح مٹانے کی پوری کوشش کی، مگر ہر بار اس کے خاکستر سے ایک ایسا پیکر نمودار ہوا جو ایک نئی روح کے ساتھ باطل سے ٹکراتا اور اسے زیر کرتا رہا۔ دنیا میں کئی انقلاب آئے اور آج کتابوں میں ان کا صرف نام باقی ہے، جبکہ عملی طور پر آثار نہیں ملتے۔ واقعہ کربلا ایک ایسا واقعہ ہے جسے ہزاروں سال گذر گئے لیکن آج بھی زندہ و جاوید ہے، دشمن نے بڑی کوشش کی کہ لوگ کربلا کو بھول جائیں لیکن یہ ایک زندہ معجزہ ہے کہ عشق حسینؓ میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ محرم الحرام جس کو حق و باطل کی پہچان اور معرکے کا مہینہ کہا گیا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں خدا کے دین کی نصرت کا سبق دیا گیا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جو بدعتوں اور طاغوت سے جہاد کا درس دیتا ہے۔ کربلا کا عظیم واقعہ جس میں گلشن نبوت کی پامالی ہوئی، امام حسینؓ نے اپنی اور خانوادہ رسولؐ کی بیش بہا جانوں کی قربانی دیکر مسلمانان عالم کیلئے رہتی دنیا تک جو مثال قائم کی وہ مسلمانوں کی جبر و استبداد کے خلاف صف آراں ہونے کا ایک نیا جذبہ اور تازہ ولولہ بخشتی ہے۔ امام حسینؓ کی زندگی میں ہمیں علم و عمل کا حسین امتزاج ملتا ہے، ان کی شہادت یہ سبق دیتی ہے کہ ہمارے قول و فعل میں کبھی تضاد نہیں ہونا چاہئے کہ تضاد منافقت اور قدرت منافقت کو معاف نہیں کرتی۔ واقعہ کربلا یہ سبق دیتی ہے کہ ہمیں نیک نیتی اور خلوص سے حق کی مدافعت اور اس کے فروغ کیلئے ایک نصب العین متعین کر لینا چاہئے اور پھر اس کے حصول کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ واقعہ کربلا ہر پہلوؤں سے کوئی نہ کوئی سبق دیتا نظر آتا ہے، لیکن شاید ہم اس پر عمل درآمد کرنے میں دریغ کر رہے ہیں، وقت کے تقاضوں کو پورا کرتے کرتے ہم بہت آگے آگئے ہیں اور مقصد کربلا کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج سارے عالم اسلام میں انارکی پھیلی ہوئی ہے، دنیائے اسلام کے کثیر حصے حقیقی معنوں میں ایک حقیقی رہبر سے خالی نظر آتا ہے، فرقہ واریت میں روز بروز اضافہ اور اخوت کے رشتے میں دراڑ بڑھنے لگی ہے، جس وجہ کر اسلام کا اصلی دشمن ہماری اس کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام کے پیروکاروں کو مزید ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کیلئے ہر حربہ استعمال کرتے پر تلا نظر آتا ہے۔

مسلمانوں کیلئے محرم کا مہینہ روز ازل سے کئی لحاظ سے مقدس سمجھا جاتا رہا ہے لیکن جس واقعے نے اس ماہ کو ناقابل فراموش بنادیا وہ نواسہ رسول حضرت امام حسینؓ کا یزید کے خلاف جہاد کرتے ہوئے اپنی اور اپنے رفقاء کی جانوں کا نذرانہ اور دیگر اہل بیعت پر گذرنے والے اندوہ ناک واقعات ہیں۔ ان جانثاروں نے اپنی قربانیوں کے ذریعہ رہتی دنیا تک کے مسلمانوں کو یہ پیغام دیا کہ باطل کے آگے سر جھکانے سے کہیں افضل اس سے ٹکرانے میں ہے، چاہے اس میں کیسی ہی قربانی دینی نہ پڑے۔ محرم الحرام ایک ایسی قربانی کا حوالہ ہے جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی، یہ مہینہ اپنی اناؤں کو قربان کرنے کا درس دیتا ہے، یہ مہینہ اتحاد اور محبت کا سبق دیتا ہے، یہ مہینہ ہمیں نیکی اور انسانیت کیلئے آگے بڑھ کر عملی کردار ادا کرنے پر زور دیتا ہے، یہ مہینہ یزیدی کرداروں کو بے نقاب کرتے ہوئے ہر گھر سے حسینؓ بن کر نکلنے کا اعلان کرتا ہے۔ اس مہینے کی توسط سے مغرب کو یہ بات سمجھانی ہوگی کہ اسلام میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ صرف مذہب یا مسلک کے نام پر بے گناہ انسانوں کا قتل کیا جائے، جہاد صرف میدان جنگ میں نہیں ہوتی بلکہ اپنے نفس کے ساتھ لڑنا اور معاشرتی خرابیوں کے خلاف لڑنا (چاہے تقریر یا تحریر کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو) بھی جہاد ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم بھی اپنی زندگیوں میں اسوۂ حسینؓ کو اپناتے ہوئے معاشرے میں موجود ہر برائی کے خلاف جہاد کریں۔ آج ہمارا معاشرہ ہر قسم کی برائیوں سے آلودہ ہو چکا ہے، ہمارے نوجوان بے راہ روی کا شکار ہیں، منشیات کا استعمال عام ہے اور نوجوان اپنے مستقبل سے مایوس ہیں۔

قارئین محترم! آج ہر آدمی اپنے آپ کو حسینیت سے جوڑنے کی کوشش کرتا ہے مگر افسوس، وہ حسینؓ کے کردار کو اپنانے سے بھی کتراتا ہے، کیوں اسے یہ نہیں معلوم کہ حسینیت آخر ہے کیا؟ حسینیت تو صبر کا نام ہے، برداشت اور تحمل کا نام ہے، حسینیت سچ اور انصاف کا نام ہے، حسینیت اپنے نفس کے خلاف جہاد کا نام ہے، حسینیت بھلائی، نیکی، روشنی، امن، اخلاص، انکساری، یقین، اتحاد، اتفاق اور باطن میں جھانکنے کا نام ہے جبکہ بدامنی، انتشار، عدم برداشت، ظلم، جھوٹ، غرور، تفریق، تقسیم اور بہتان تراشی حسینیت کی الٹ یزیدی افکار ہیں۔ آج نوجوان ماہ محرم کے ان مقدس لمحات میں ذرا اپنی گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ یہ کہاں کھڑے ہیں، انہیں خود اپنے اندر ایک یزید پرورش پاتا نظر آئیگا۔ آج کا نوجوان خالی ڈبوں کی طرح ہے جو زبانی اور ظاہری طور پر فکر حسینؓ کی بات کرتا ہے، ہر فرقہ اپنی جگہ حسینی کہلانے کا دعویدار ہے اور اپنے سوا کسی دوسرے کا مسلمان سمجھنے کیلئے تیار نہیں۔ ہماری اس سوچ و فکر کا فائدہ دشمنان اسلام اٹھا رہے ہیں، کسی کو اپنے دین کی فکر نہیں ہے اور نہ ہی اپنے نظریات میں بہتری لانے کا دھیان ہے۔ ایک خدا اور ایک رسولؐ کے ماننے والوں کے اعمال اسلامی تعلیمات سے مطابقت ہی نہیں رکھتے۔ یہ آج ہم کس سمت جا رہے ہیں، خدارا ذرا غور و فکر کریں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ محرم کا مقدس مہینہ ہمیں اخوت، رواداری اور اتحاد و یگانگت کا درس دیتا ہے، اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے مسلک و عقائد پر ثابت قدم رہیں اور دوسروں پر تنقید کرنے سے گریز کریں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم مسلکی اختلافات کو بھلا کر اخوت و محبت کی فضا پیدا کرنے میں اپنا اپنا کردار ادا کریں تاکہ ہمارا مسلم معاشرہ امن کا ایک گہوارہ بنے اور ہمارا کردار دیگر اقوام کیلئے باعث تقلید ہو۔ باطل چاہے اسلامی کلمہ کے ساتھ آئے یا صیہونیت کی شکل میں، ایک مسلمان کیلئے سچے اسلامی احکام ہی کافی ہیں انہیں کی پیروی میں اس کے لئے نجات ہے۔ اس دنیائے فانی میں اپنے مکر و فریب اور جبر و تشدد سے حاصل کی ہوئی قوت بل بوتے پر کسی کا بظاہر کامیاب نظر آنا اور اقتدار حاصل کر لینا اصل کامیابی نہیں ہے، بلکہ حقیقی اور دائمی کامیابی یہ ہے کہ انسان کو تخت ملے یا تختہ وہ دنیاوی جاہ و حشمت کیلئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کا دامن ہرگز نہ چھوڑے۔

کربلا سے فلسطین تک: استقامت و مزاحمت کی عظیم داستان

ڈاکٹر محمد عظیم الدین

تاریخ محض واقعات کا ایک بے ترتیب مجموعہ نہیں، بلکہ ان نظریات، اصولوں اور اقدار کی کشمکش کا نام ہے جو انسانیت کے سفر اور اس کے اجتماعی ضمیر کی تشکیل کرتے ہیں۔ اس طویل سفر میں کچھ داستانیں ایسی ہیں جو وقت اور جغرافیے کی قید سے آزاد ہو کر ظلم کے خلاف انسانی ارادے کی لازوال علامت بن جاتی ہیں۔ کربلا سے فلسطین تک پھیلی ہوئی استقامت و مزاحمت کی یہ عظیم داستان ایک ایسی ہی سچی حکایت ہے، جو محض دو تاریخی واقعات کا سطحی موازنہ نہیں، بلکہ ایک ہی روحانی، نظریاتی اور اسٹریٹجک سلسلے کی دو ایسی کڑیاں ہیں، جہاں حق کی بقا اور انسانی وقار کے تحفظ کے لیے قربانی کا فلسفہ ہر دور میں نئے جسم کے ساتھ ظہور پذیر ہوتا ہے۔ یہ بیانیہ اس گہرے ربط کو واضح کرنے کی ایک علمی کاوش ہے جو ساتویں صدی کے تپتے صحرائے نینوا میں نواسہ رسول، امام حسینؓ کے تاریخ ساز انکار کو اکیسویں صدی میں فلسطین کی گلیوں اور غزہ کے ملبے میں گونجتی مزاحمت سے جوڑتا ہے۔ اس داستان کو سمجھنے کے لیے پہلے کربلا کے اس بنیادی نمونے (Paradigm) کو سمجھنا ناگزیر ہے، جس نے مزاحمت کی تعریف ہمیشہ کے لیے بدل دی۔ کربلا کا واقعہ اپنی اصل میں ایک عسکری شکست ہرگز نہیں، بلکہ ایک نظریاتی اور اخلاقی فتح کا ابدی اعلان ہے۔ یہ اس آفاقی اصول کی عملی تجسیم تھا کہ جب ریاست اور حاکمیت، عدل و انصاف کی بجائے ظلم، جبر، موروثیت اور فسق و فجور کی علامت بن جائے تو ایک فرد واحد کا اصولی انکار بھی پوری سلطنت کے اخلاقی جواز کو ہمیشہ کے لیے خاک میں ملا سکتا ہے۔ امام حسینؓ نے یزید کی بیعت سے انکار کر کے محض ایک سیاسی فیصلہ نہیں کیا تھا، بلکہ انہوں نے اسلامی تہذیب کی روح کو تحریف سے بچانے اور آنے والی نسلوں کے لیے حریت فکر و عمل کا ایک لافانی معیار اور اخلاقی قطب نما (Moral Compass) متعین کر دیا تھا۔ انہوں نے اپنے عمل سے یہ ثابت کیا کہ حقیقی طاقت کا سرچشمہ تعداد، اسلحہ یا مادی وسائل نہیں، بلکہ حق پر غیر متزلزل یقین، اخلاقی جرأت اور مقصد کی سچائی ہے۔ کربلا کا فلسفہ یہ ہے کہ شہادت ایک اختتام یا شکست نہیں، بلکہ ایک نئی، پاکیزہ اور طاقتور زندگی کا آغاز ہے؛ یہ مظلوم کے مقدس خون سے لکھی گئی وہ تحریر ہے جو ظالم کے اقتدار کی بنیادوں کو ہمیشہ کے لیے کھوکھلا کر دیتی ہے۔ یہ وہ نظریاتی اساس ہے جس پر ہر وہ جدوجہد استوار ہوتی ہے جو ذلت آمیز بقا پر عزت کی موت کو ترجیح دیتی ہے۔ اسی کربلائی نمونے کی عملی تصویر اور روحانی تسلسل ہمیں آج فلسطین کی سرزمین پر اپنی تمام تر شدت کے ساتھ نظر آتا ہے۔ 1948ء کا نکبہ (The Catastrophe) صرف زمین چھن جانے کا سانحہ نہیں تھا، بلکہ ایک قوم سے اس کی ہزاروں سالہ تاریخ، تہذیبی شناخت اور وجودی حق چھیننے کی ایک منظم، استعماری اور نسل پرستانہ کوشش تھی۔ جس طرح کربلا کے میدان میں امام حسینؓ اور ان کے قلیل ساتھیوں کا محاصرہ کر کے ان پر پانی بند کیا گیا تاکہ انہیں جھکنے پر مجبور کیا جا سکے، اسی طرح آج غزہ کی پٹی کا دہائیوں پر محیط محاصرہ، جہاں بائیس لاکھ سے زائد انسانوں سے پانی، خوراک، دوا، بجلی اور زندگی کی بنیادی ترین سہولیات چھین لی گئی ہیں، اسی تاریخی ظلم اور جبری حکمت عملی کا تسلسل ہے۔ فلسطین کی جدوجہد کا گہرائی سے تجزیہ کریں تو اس میں کربلا کی تمام کلیدی علامات اور استعارے زندہ اور متحرک نظر آتے ہیں: ایک انتہائی غیر متناسب جنگ جہاں ایک طرف جدید ترین ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت سے چلنے والے ہتھیاروں اور عالمی طاقتوں کی کھلی سرپرستی میں ایک قابض فوج ہے، اور دوسری طرف وہ نہتے عوام جن کا سب سے بڑا ہتھیار ان کا عزم صمیم، جذبہ شہادت اور اپنی سرزمین سے اٹوٹ وابستگی ہے۔ فلسطینی مزاحمت اس حقیقت کا مکمل ادراک رکھتی ہے کہ یہ جنگ محض عسکری طاقت کے بل بوتے پر نہیں جیتی جا سکتی، بلکہ اس کا حتمی فیصلہ اخلاقی اور نظریاتی محاذ پر ہی ہونا ہے۔

یہاں شہادت کا تصور اپنی پوری گہرائی اور انقلابی معنویت کے ساتھ آشکار ہوتا ہے۔ فلسطینی مزاحمت کے تناظر میں شہادت، مایوسی، شکست خوردگی یا خودکشی کا عمل نہیں، بلکہ ایک شعوری سیاسی، سماجی اور روحانی عمل (Social, Conscious Political and Spiritual Act) ہے۔ یہ ظالم کے اس بیانیے کو جڑ سے اکھاڑنے کا نام ہے جو مظلوم کو ایک بے بس، بے زبان اور قابل رحم شکار (Passive Victim) کے طور پر پیش کرتا ہے۔ ایک فلسطینی جب اپنی جان قربان کرتا ہے تو وہ اپنے خون سے عالمی ضمیر کے سنگین دروازے پر دستک دیتا ہے اور قابض ریاست کے مہذب اور جمہوری ہونے کے جھوٹے دعوے کو پوری دنیا کے سامنے تار تار کر دیتا ہے۔ قرآن کا یہ فرمان کہ اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں، انہیں مردہ گمان نہ کرو، وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس سے رزق پاتے ہیں (آل عمران:169)، اس عمل کو ایک مابعد الطبیعاتی تقدس اور لافانی عظمت عطا کرتا ہے، جس سے مزاحمت کرنے والوں کو وہ حوصلہ ملتا ہے جسے دنیا کی کوئی مادی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔ کربلا کی میراث محض میدان جنگ میں قربانی پیش کرنے تک محدود نہیں، بلکہ اس کا ایک کلیدی اور شاید سب سے طاقتور پہلو وہ ذہنی کردار ہے جو جنگ کے خاتمے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ کربلا کی جنگ میدان میں ختم نہیں ہوئی تھی؛ اس کا اصل فیصلہ کن اور لازوال مرحلہ اس وقت شروع ہوا جب حضرت زینب اور حضرت امام سجاد (زین العابدین) نے اسیری کی حالت میں کوفہ و شام کے درباروں میں اپنے بے مثال خطبوں سے یزیدی فتح کے جشن کو ماتم میں بدل دیا۔ انہوں نے ظلم کے بیانیے کو شکست فاش دی، حق کی آواز کو تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا، اور یہ ثابت کیا کہ فاتح وہ نہیں ہوتا جو تلوار سے سر قلم کرتا ہے، بلکہ فاتح وہ ہے جس کا نظریہ اور سچائی زندہ رہے۔ آج فلسطینی عوام بھی اسی ذہنی کردار کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق پوری قوت سے نبھا رہے ہیں۔ ان کے شاعر، ادیب، فنکار، صحافی اور سوشل میڈیا پر سرگرم عام نوجوان اپنی کہانی، اپنی شاعری (جیسے محمود درویش اور رفعت العریر کا کلام)، اپنی تصاویر اور ویڈیوز کے ذریعے دنیا کو یہ بتا رہے ہیں کہ وہ اعداد و شمار کا مجموعہ نہیں، بلکہ خوابوں، امیدوں، تاریخ اور ایک عظیم تہذیب رکھنے والی ایک زندہ قوم ہیں۔ وہ نہ صرف پتھروں اور راکٹوں سے لڑ رہے ہیں، بلکہ وہ الفاظ، امیجز اور بیانیے کی ایک ایسی جنگ بھی لڑ رہے ہیں، جس کا مقصد یہ ہے کہ تاریخ کا فیصلہ فاتح کی تلوار نہیں، بلکہ مظلوم کی سچائی کرے۔ شیرین ابو عاقلہ جیسی صحافی کا قتل اسی بیانیے کی جنگ میں سچ کی آواز کو خاموش کرانے کی ایک بزدلانہ کوشش تھی، لیکن ان کے خون نے ہزاروں نئی زبانوں کو گویائی عطا کر دی۔ کربلا سے فلسطین تک کی یہ داستان اپنی عالمگیر اپیل اور آفاقی پیغام کی وجہ سے کسی ایک مذہب، مسلک یا قوم کی حدود میں قید نہیں رہتی۔ جس طرح امام حسینؓ کی قربانی کو مہاتما گاندھی سے لے کر چارلس ڈکنز تک، دنیا بھر کے غیر مسلم مفکرین نے بھی انسانی حریت اور انصاف کی معراج قرار دیا، اسی طرح فلسطینی کاز آج دنیا بھر میں سامراجی عزائم، نسل پرستی اور ریاستی جبر کے خلاف جدوجہد کی ایک توانا اور متحرک علامت بن چکا ہے۔ نیلسن منڈیلا کا یہ تاریخی جملہ کہ ہماری آزادی اس وقت تک نامکمل ہے جب تک فلسطینی آزاد نہیں ہوتے، اسی عالمی رشتے اور نظریاتی ہم آہنگی کا کھلا اعتراف ہے۔ حضرت امام حسینؓ کی وہ ابدی صدائے استغاثہ ھل من ناصر ینصرنا؟ (ہے کوئی ہماری مدد کرنے والا؟) آج غزہ کے ملبے اور مغربی کنارے کی بستیوں سے بلند ہو کر ہر باضمیر انسان کو پکار رہی ہے۔ دنیا بھر کے دارالحکومتوں میں لاکھوں افراد کے مظاہرے، یونیورسٹی کیمپس میں طلبہ کے احتجاج، اور (Sanctions, Divestment, Boycott:BDS) جیسی عالمی تحریکیں اسی پکار پر لبیک کہنے کی ایک منظم اور شعوری کوشش ہیں، جو ثابت کرتی ہیں کہ حسینیت آج بھی ہر ظالم کے لیے چیلنج اور ہر مظلوم کے لیے امید کا استعارہ ہے۔ اس مزاحمت کا ایک اور اہم تجزیاتی پہلو اس کی ثقافتی استقامت یا Sumud (صمود) ہے۔ یہ محض ایک سیاسی یا عسکری مزاحمت نہیں، بلکہ تہذیبی بقا کی جنگ بھی ہے۔ فلسطینی عوام اپنے لوک گیتوں، اپنے روایتی دبکہ رقص، اپنی مخصوص کڑھائی (تطریز)، زیتون کے درختوں کی حفاظت اور اپنی زمین سے جڑے رہنے کے عزم کے ذریعے اپنی شناخت اور تاریخ کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ یہ ثقافتی مزاحمت قابض قوت کے اس منصوبے کو ناکام بناتی ہے جو فلسطینیوں کو ایک بے تاریخ اور بے شناخت ہجوم کے طور پر پیش کرنا چاہتی ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کربلا کے بعد اہل بیت نے عزاداری کی روایت قائم کر کے یزیدیت کو نظریاتی طور پر ہمیشہ زندہ درگور کر دیا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ کربلا سے فلسطین کا رشتہ محض جذباتی یا علامتی نہیں، بلکہ یہ ایک گہرا فلسفیانہ، روحانی اور اسٹریٹجک تسلسل ہے۔ یہ اس عظیم انسانی داستان کا تسلسل ہے جس کا مرکزی خیال یہ ہے کہ جب ظلم اپنی انتہا کو پہنچ جائے تو مظلوم کی استقامت، اس کا صبر اور اس کی قربانی ہی سب سے بڑا اور فیصلہ کن ہتھیار بن جاتی ہے۔ یہ جدوجہد ہمیں سکھاتی ہے کہ فتح کا مطلب ہمیشہ فوری طور پر میدان جنگ جیتنا نہیں ہوتا، بلکہ اپنے اصول، اپنے نظریے اور اپنی اخلاقی برتری پر ثابت قدم رہنا ہی اصل کامیابی ہے۔ فلسطینی عوام اپنے لہو سے اسی تاریخ کو دہرا رہے ہیں، اور یہ ثابت کر رہے ہیں کہ حسینی فکر آج بھی زندہ ہے اور وقت کے ہر یزید کو بالآخر شکست اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ استقامت و مزاحمت کی وہ لازوال داستان ہے جو اس وقت تک پوری آب و تاب کے ساتھ جاری رہے گی جب تک اس دنیا میں حق و باطل کی کشمکش باقی ہے۔

نوجوانوں کی ترقی میں سماج کا کردار

مدثر احمد شیموگہ

کچھ سال قبل تک اس بات پر ڈسکشن ہوتے تھے کہ سماج کی ترقی میں نوجوانوں کا کردار کیسے ہونا چاہئے، سماج کے لئے نوجوان کیا کچھ کر سکتے ہیں، لیکن اب حالات بدل چکے ہیں، اب سماج کو اس بات کی فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ نوجوانوں کی ترقی میں سماج کا کیا کردار ہونا چاہئے؟۔ نوجوان کسی بھی قوم کا سرمایہ اور مستقبل کے معمار ہوتے ہیں۔ ان کی سوچ میں تازگی، جذبوں میں حرارت اور خوابوں میں وسعت ہوتی ہے۔ اگر ان خوابوں کو سراہا جائے، ان جذبوں کو سمت دی جائے اور ان سوچوں کو مقصد دیا جائے تو یہی نوجوان آنے والے وقت میں سماج، قوم اور انسانیت کو ترقی کی نئی راہوں پر گامزن کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ تب ہی ممکن ہے جب سماج اپنی ذمہ داری کو پہچانے اور نوجوانوں کی درست رہنمائی کرے۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں اکثر نوجوان یا تو نظر انداز کیے جاتے ہیں یا پھر ان سے غیر حقیقی توقعات وابستہ کی جاتی ہیں، جس کی وجہ سے وہ یا تو مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں یا پھر غلط راستوں پر چل پڑتے ہیں۔ آج کا نوجوان صلاحیتوں سے مالا مال ہے۔ وہ جدید ٹیکنالوجی سے واقف ہے، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے دنیا سے جڑا ہوا ہے۔ وہ سوال کرتا ہے، جواب مانگتا ہے، اور اپنے مقام کے لیے کوشش بھی کرتا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ آج کا نوجوان ذہنی دباؤ، روزگار کی کمی، تعلیمی نظام کی خامیوں اور سماجی ناہمواری، گمراہی اور بدگمانیوں کا شکار بھی ہے، ڈرگس، جوا اور غیر اخلاقی سرگرمیوں کا سامنا کر رہا ہے۔ کئی نوجوان اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر بیٹھتے ہیں، کچھ سوشل میڈیا کی چمک دمک میں کھو جاتے ہیں، کچھ خود کو احساس کمتری کا شکار کر لیتے ہیں، اور کچھ انتہا پسندی، جرائم یا نشہ آور چیزوں کی طرف بھی مائل ہو جاتے ہیں۔ یہیں پر سماج کا کردار سب سے اہم ہو جاتا ہے۔ ایک باشعور اور مہذب سماج وہی ہے جو اپنی نوجوان نسل کی تربیت، رہنمائی اور حوصلہ افزائی کرے۔ تعلیم کو مقصد سے جوڑنا سماج کو چاہیے کہ وہ تعلیمی اداروں، اساتذہ اور والدین کے ذریعے تعلیم کو محض ڈگری کا ذریعہ نہ بنائے بلکہ اسے مقصد، کردار سازی اور ہنر سے جوڑے۔ نوجوانوں کو یہ سمجھایا جائے کہ تعلیم زندگی کو بہتر بنانے کا ذریعہ ہے۔

وقف کے دفاع میں ”انسانی زنجیر“: خاموش ہاتھوں کی گونجدار پکار!

محمد فرقان

وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف جو احتجاجی تحریک بنام ”وقف بچاؤ، دستور بچاؤ تحریک“ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی سرپرستی میں ملک بھر میں زور و شور سے جاری ہے، وہ درحقیقت وقف قانون میں صرف غیر آئینی ترمیمات کے خلاف آواز نہیں بلکہ ایک نظریاتی، دستوری اور تہذیبی بیداری کی تحریک ہے۔ وقف، اسلامی تشخص، ملی ورثہ اور اقلیتی تشخص کا محافظ ہے، اور اس پر وار دراصل ایک مخصوص طبقے؛ مسلمانوں کے وجود، اس کے دینی و تہذیبی نظام، اس کے تعلیمی اداروں، اس کے مساجد، مدارس، خانقاہوں، یتیم خانوں، مزاروں، قبرستانوں اور عوامی بھلائی کے منصوبوں پر حملہ ہے۔ چنانچہ اس حملے کا جواب صرف قانونی چارہ جوئی تک محدود نہیں رہ سکتا، بلکہ اس کے خلاف ہر سطح پر پرامن، باشعور اور منظم عوامی مزاحمت کی ضرورت ہے۔ اسی مزاحمت کے مختلف مراحل اور صورتیں ہیں جو اس وقت ”وقف بچاؤ دستور بچاؤ تحریک“ کے ذریعہ ملک کے مختلف علاقوں میں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ احتجاجی تحریک کی ان مختلف صورتوں میں ایک منفرد اور پراثر صورت ”انسانی زنجیر“ (Human Chain) کا طریقہ ہے، جس کے ذریعہ نہ صرف قوم میں بیداری پیدا ہوتی ہے بلکہ عالمی سطح پر بھی ایک پرامن اور باوقار پیغام جاتا ہے۔ انسانی زنجیر کے ذریعہ ایک خاموش لیکن زوردار احتجاج ریکارڈ ہوتا ہے، جو حکومت کو احساس دلاتا ہے کہ عوام اب بیدار ہو چکے ہیں اور وہ اپنے حقوق، اپنے مذہبی اداروں اور اپنے دستوری تشخص کے تحفظ کیلئے خاموش تماشائی بنے نہیں بیٹھیں گے۔ یہ طریقہ احتجاج اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ اس میں عوام کی براہ راست شرکت ہوتی ہے، مرد، نوجوان، بچے، بزرگ، ہر طبقے کے افراد سڑک پر آکر خاموشی کے ساتھ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر ایک ایسی زنجیر بناتے ہیں جو ظاہری طور پر خاموش ہوتی ہے لیکن درحقیقت اپنے پیچھے ایک گونجدار پیغام رکھتی ہے۔

کرناٹک میں 04/ جولائی کو نماز جمعہ کے بعد جو انسانی زنجیر بننے جا رہی ہے وہ صرف ایک ریاستی احتجاج نہیں بلکہ قومی سطح پر بیداری کی علامت ہے۔ یہ زنجیر اس بات کی علامت ہے کہ ملک کے آئینی اصول، اقلیتوں کے حقوق، مذہبی آزادی اور وقف جیسی دینی و سماجی ادارے ملک کی روح ہیں اور ان پر کسی قسم کی چیرہ دستی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انسانی زنجیر کا تصور نیا نہیں، بلکہ عالمی سطح پر بھی اسے ایک مؤثر احتجاجی ذریعہ مانا گیا ہے۔ جنوبی افریقہ کی نسلی امتیاز کے خلاف تحریک میں، اسرائیلی جارحیت کے خلاف اور فلسطین کی حمایت میں، ماحولیاتی تبدیلی کے خلاف احتجاج میں اور بھارت میں مختلف مواقع اور تحریکات میں اس طریقے کو کامیابی کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہی ہے کہ یہ ایک پرامن، مہذب اور خود کو دستور کے دائرے میں رکھتے ہوئے آواز بلند کرنے کا ذریعہ ہے، جو کسی بھی جمہوری ملک کی روح کے مطابق ہے۔ انسانی زنجیر (ہیومن چین) کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ اس میں صرف نعرے بازی یا جذباتیت نہیں بلکہ منظم تیاری، شعور، یکجہتی اور عوامی شمولیت کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ جب کوئی انسان اپنے دائیں اور بائیں موجود افراد کا ہاتھ تھامے ہوئے کھڑا ہوتا ہے، تو وہ درحقیقت یہ پیغام دے رہا ہوتا ہے کہ ہم سب ایک ہیں، ہم سب متحد ہیں، اور ہم سب اپنے وقار اور اداروں کے تحفظ کیلئے کھڑے ہیں۔ اس میں کوئی لسانی، مذہبی، یا سیاسی تفریق نہیں ہوتی، بلکہ یہ صرف اور صرف اپنے مشترکہ وقار اور دستور کے تحفظ کی ایک علامت بن جاتی ہے۔ پلے کارڈز اور بینرز انسانی زنجیر کے پیغام کو مزید مضبوط بناتے ہیں۔ جب ہاتھوں میں ایسے بینرز ہوں جن پر لکھا ہو ”وقف بچاؤ، دستور بچاؤ“، ”ہم وقف کے محافظ ہیں“، ”ہم آئین مخالفت وقف ترمیمی قانون 2025 کو مسترد کرتے ہیں“، ”ہم ایک ہیں“ تو یہ ہر راہگیر، ہر کیمرہ، اور ہر سوشل میڈیا صارف کے ذہن میں سوالات پیدا کرتا ہے، اور یہی سوالات بیداری کی بنیاد بنتے ہیں۔ میڈیا کیلئے ایسے مناظر نہایت پرکشش ہوتے ہیں، کیونکہ ایک بڑی تعداد میں پرامن طریقے سے کھڑے لوگ، یکساں پلے کارڈز، منظم ترتیب، اور جذباتی فضا، یہ سب ایک مؤثر بصری پیغام میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ایسے احتجاج میڈیا کی توجہ بھی حاصل کرتے ہیں، اور اگر اس کے ساتھ سوشل میڈیا کی منظم مہم بھی ہو، جیسے کہ تصاویر، ویڈیوز، مختصر کلپ، ہیش ٹیگز وغیرہ، تو یہ پیغام گھنٹوں میں مقامی سے قومی، اور قومی سے عالمی سطح تک پہنچ جاتا ہے۔ سوشل میڈیا کا کردار آج کے دور میں احتجاج کو عالمی بنانے کا سب سے بڑا ذریعہ بن چکا ہے۔ جس طرح فلسطین کے مظالم پر عالمی شعور، سوشل میڈیا خاص طور پر X (Twitter) کے ذریعہ بیدار ہوا، اسی طرح اگر ہمارے نوجوان، ہمارے علماء، ہمارے کارکنان، ہمارے تعلیمی ادارے، طلبہ، اپنے اپنے مقامات پر انسانی زنجیر کے ویڈیوز اور تصاویر سوشل میڈیا پر ایک ہی ہیش ٹیگ کے تحت نشر کریں، تو یہ احتجاج صرف سڑکوں تک محدود نہ رہے گا، بلکہ ہندوستانی عوام، عدالتوں، ایوانوں، اور دنیا بھر میں انسانی حقوق کے اداروں تک اپنی آواز پہنچائے گا اور یہ مسئلہ صرف مقامی نہ رہ جائے گا بلکہ قومی اور بین الاقوامی مسئلہ بن جائے گا۔ یہی وہ طریقہ ہے جو آج کے دور میں کم وسائل کے باوجود مؤثر مزاحمت کی راہ ہموار کرتا ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ ہر سطح پر منظم تیاری ہو، تصاویر اور ویڈیوز اچھے معیار کی ہوں، ترسیل منظم ہو، اور پیغام مربوط ہو۔ انسانی زنجیر ایک ایسا طریقہ احتجاج ہے جو صرف حکومت کو چیلنج نہیں کرتا بلکہ اپنے اندر کی غفلت کو بھی جھنجھوڑتا ہے۔ جب ایک عام شخص، جسے شاید سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں، وہ سڑک پر آکر اپنے ہم مذہب بھائی کا ہاتھ پکڑتا ہے اور کھڑا ہوتا ہے، تو وہ یہ اعلان کرتا ہے کہ اب غفلت کافی ہو چکی، اب ہم جاگ چکے ہیں۔ یہ بیداری کا لمحہ صرف حکومت کو پریشان نہیں کرتا بلکہ پوری قوم کو ایک نئی روح بخشتا ہے۔ کرناٹک کی یہ انسانی زنجیر اس بیداری کی علامت ہے، اور اگر ہر ادارہ، ہر تنظیم، ہر شہر، ہر ضلع، ہر ریاست اس جذبے کو قبول کرے، تو یہ احتجاج ایک انقلاب میں بدل سکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانی زنجیر میں شرکت خاموش احتجاج ہے، لیکن یہ خاموشی گونجدار ہوتی ہے۔ یہ خاموشی ہر زندہ ضمیر کو آواز دیتی ہے، یہ خاموشی ہر دستور شکن طاقت کیلئے خطرہ بن جاتی ہے، اور یہ خاموشی ہر مظلوم کے دل میں امید کی کرن جگاتی ہے۔ اس میں کوئی اشتعال نہیں، کوئی جارحیت نہیں، کوئی قانون شکنی نہیں، صرف محبت، اتحاد، اور بیداری کا پیغام ہوتا ہے۔ اور یہی وہ اسلوب ہے جس سے بڑی سے بڑی حکومتیں بھی دباؤ محسوس کرتی ہیں اور اپنے فیصلوں پر نظر ثانی پر مجبور ہوتی ہیں۔ انسانی زنجیر کا سب سے بڑا پیغام یہی ہے کہ ہم ایک زندہ قوم ہیں، ہم اپنے اداروں کی حفاظت کریں گے، ہم اپنے بزرگوں کی امانتوں کے وارث بن کر ابھریں گے، اور ہم اس ملک کے دستور، جمہوریت، اور اقلیتی تحفظات کے اصولوں کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھیں گے۔ کرناٹک کی سڑکوں پر بننے والی انسانی زنجیر اس وقت تاریخ رقم کرے گی، اگر ہم سب اسے صرف ایک احتجاج نہ سمجھیں، بلکہ اسے اپنے عزم، اپنی بصیرت، اور اپنی ذمہ داری کا اعلان بنائیں۔ یہ وقت صرف باتوں کا نہیں، عمل کا ہے۔ اور انسانی زنجیر ایک ایسا عمل ہے جو تاریخ کے صفحات پر ثبت ہوگا، اور آنے والی نسلیں اس دن کو یاد رکھیں گی کہ ہم نے خاموشی سے ایک ایسا زوردار پیغام دیا جو دیواروں، قانون ساز اداروں، اور اقتدار کے ایوانوں کو ہلا کر رکھ گیا۔ لہٰذا ہر شخص، ہر فرد، ہر باشعور شہری کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس انسانی زنجیر کا حصہ بنے۔ یہ صرف مظلوموں کی حمایت نہیں بلکہ اپنے وجود، اپنے تشخص، اور اپنے آئینی حقوق کے تحفظ کا اعلان ہے۔ ہمیں اپنے ہاتھوں کو جوڑنا ہے، لیکن صرف ہاتھ نہیں، اپنے دلوں کو بھی جوڑنا ہے، اپنی فکروں کو جوڑنا ہے، اپنے وسائل کو جوڑنا ہے، اور اپنے راستے کو جوڑنا ہے۔ جب ہم سب ایک ہاتھ سے ایک ہاتھ جوڑیں گے، تو وہ زنجیر صرف انسانوں کی نہیں ہوگی بلکہ ایک بیدار قوم کی علامت ہوگی، جو ہر سازش، ہر ناانصافی، اور ہر آئینی حملے کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جائے گی۔ یہ زنجیر ہمارے اتحاد، شعور اور دستور سے وفاداری کی گواہی دے گی۔ یہی وہ پرامن لیکن پراثر طریقہ ہوگا جس کے ذریعے وقف کی حفاظت کے لیے ایک پرزور آواز بلند ہوگی۔ یہ صرف احتجاج نہیں بلکہ ایک اعلان ہوگا کہ ہم اپنے دینی، ملی اور قانونی ورثے پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ انسانی زنجیر کے ذریعہ ہم وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف ایک بڑی اور منظم مزاحمت کو جنم دیں گے، جو آنے والی نسلوں کو یہ پیغام دے گی کہ جب وقف پر وار کیا گیا تو قوم خاموش نہ رہی بلکہ تاریخ کے ہر موڑ پر اس نے اپنے تشخص کا دفاع کیا۔

پروفیسر ابوسفیان اصلاحی کی خودنوشت "صدائے نحیف" اور ان سے متعلق دو اہم کتابوں کی رونمائی

علی گڑھ، یکم جولائی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے کانفرنس ہال میں پروفیسر ابوسفیان اصلاحی کی خود نوشت "صدائے نحیف" اور ان کی شخصیت اور خدمات سے متعلق ڈاکٹر عرفات ظفر اور ڈاکٹر عبید اقبال عاصم کی دو اہم کتابوں "ابر گہربار" اور "ابوسفیان اصلاحی- خادم قرآنیات" کی تقریب رونمائی کا اہتمام کیا گیا۔

پروفیسر محمد ثناء اللہ ندوی، صدر شعبہ عربی نے شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے سرسید احمد خاں سے پروفیسر محمد راشد ندوی تک شعبہ عربی کی زریں تاریخ پر اجمالی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ پروفیسر ابوسفیان اصلاحی بھی شعبہ کے اسی زریں سلسلہ کی ایک کڑی ہیں۔ پروفیسر عبد العزیز میمن، پروفیسر عبد العلیم، پروفیسر مختار الدین آرزو اور پروفیسر محمد راشد ندوی نے علم و ادب اور بحث و تحقیق کی جو روشن مثال قائم کی اس کا کسی قدر اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ گزشتہ صدی کی تیسری اور چوتھی دہائی میں پروفیسر میمن کی کتابیں مصر اور شام کے ناشرین نے شائع کیں اور اب بھی ان کی علمی قدر و قیمت کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ پروفیسر قاضی جمال حسین نے پروفیسر اصلاحی کی خود نوشت کے انفرادی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس میں ان شخصیات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے جن سے پروفیسر اصلاحی متاثر ہوئے۔

پروفیسر جمال حسین نے ان کے اسلوب اور انداز بیان کی بھی تعریف کی اور مجنوں گورکھپوری کے انٹرویو کا خصوصی ذکر کرتے ہوئے اس کے مطالعہ پر زور دیا۔ پروفیسر طارق چھتاری نے واضح کیا کہ صدائے نحیف میں فکشن کی طرح جزئیات نگاری بھی نظر آتی ہے جو اس کا خاص وصف ہے۔ انھوں نے اس کی تکنیک پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر اصلاحی جو باتیں خود نہیں کہہ سکے ہیں وہ انھوں نے انٹرویوز میں سوالات کے ذریعہ دوسروں سے کہلوادی ہیں۔ اس سے شعر و ادب اور غزل سے متعلق بعض قیمتی معلومات فراہم ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر فائزہ عباسی نے پروفیسر اصلاحی کی ذاتی خوبیوں کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی خود نوشت کو نسائی ادب کے لحاظ سے انتہائی اہم اور ادب میں گراں قدر اضافہ قرار دیا۔ انھوں نے پردہ نشین خواتین کا ذکر، ان کی خاموش خدمات کا تعارف اور معاشرہ کی تعمیر میں ان کی گراں قدر اہمیت کے اعتراف کی ستائش کی۔ پروفیسر محمد سمیع اختر فلاحی نے ابر گہربار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر ابوسفیان اصلاحی فکر فراہی کے مبلغ اور سرسید کے ترجمان کی حیثیت سے معروف ہیں۔ تذکرہ نویسی اور خاکہ نگاری سے انھیں خصوصی لگاؤ رہا ہے۔

انھوں نے اس کتاب کی خوبیوں کی ستائش کے ساتھ اس میں در آئے بعض تسامحات کی بھی نشان دہی کی اور اسے پروفیسر اصلاحی کی خدمات کے تعارف کا ایک گراں قدر ذریعہ قرار دیا۔ پروفیسر عبید اللہ فہد فلاحی نے کہا کہ پروفیسر اصلاحی کا امتیاز یہ ہے کہ ان کے فہم قرآن کے ساتھ سرسید کی دانش وری اور علی گڑھ کا فہم بھی شامل ہے۔ اس سے ان کے فہم میں روشن خیالی اور کسی قدر ترقی پسندی بھی شامل ہوگئی ہے جو انھیں دیگر فضلاء مدرستہ الاصلاح سے ممتاز بناتی ہے۔ شعبہ انگریزی کے پروفیسر محمد عاصم صدیقی نے ادب اور خودنوشت سے متعلق برناڈ شا، گاندھی، نہرو، حنیف قریشی، روسو اور اسلوب احمد انصاری وغیرہ کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے پروفیسر اصلاحی کے اسلوب اور انداز بیان کی ستائش کی۔ ان کی جہد مسلسل اور وقت کی پابندی کا اعتراف کیا اور اس علمی ارمغان پر ان کی پذیرائی کی۔ تقریب کی مہمان خصوصی پروفیسر ذکیہ صدیقی نے پروفیسر اصلاحی کی بردباری وانکساری کی ستائش کی۔

انھوں نے کہا کہ بحیثیت استاذ وہ بہت نمایاں اور مقبول ہیں۔ استاذ ہی درحقیقت نسلوں کے معمار اور قوم کے محافظ ہوتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ادیب درحقیقت وہی ہوتا ہے جو زندگی اور سماج کو جوڑ کر رکھتا ہے، پروفیسر اصلاحی کے ادب میں یہ چیزیں بہت نمایاں ہیں۔ اس علمی تقریب کے صدر پروفیسر عبد الرحیم قدوائی نے کہا کہ پروفیسر اصلاحی کو علی گڑھ کی تہذیبی تاریخ اور روایات بہت عزیز ہیں۔ انھوں نے پروفیسر سلیمان اشرف کی ایک دل چسپ حکایت نقل کرکے پروفیسر اصلاحی کے علم و فضل اور اخلاق کا اعتراف کیا۔ ان کی زندگی کا خوش گوار اور دل کش پہلو بزرگوں سے تعلق رکھنا قرار دیا۔ خلیق احمد نظامی، مرکز علوم القرآن سے ان کے گہرے تعلق اور اس کی خدمت کے لیے ہمہ وقت کمربستہ رہنے کی بھی ستائش کی۔ انھوں نے زور دے کر کہا کہ علم و آگہی اور اخلاق کا ایسا خوش گوار اجتماع کم دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس موقع پر پروفیسر اصلاحی نے سرسید احمد خاں، علامہ فراہی اور پروفیسر مختار الدین آرزو کے حوالے سے چند وضاحتیں کیں۔ انھوں نے سبک دوشی کے بعد قرآن کریم کی تفسیر کے لیے یکسو ہونے کا عزم ظاہر کیا اور شرکاء سے بحسن و خوبی اس کے مکمل ہونے کے لیے دعا کی درخواست کی۔ تقریب کی نظامت ڈاکٹر عبید اقبال عاصم نے کی، جب کہ ڈاکٹر احسان اللہ خاں نے کلمات تشکر ادا کیے۔

ملزم عبداللہ عرف چیٹر پر کارروائی ضروری: ریاض خان

اعظم گڑھ، یکم جولائی (نامہ نگار) دیوانی عدالت میں زیر سماعت مقدمہ کے باوجود زمین پر قبضہ معاملہ میں متاثرہ شخص ریاض خان نے آج پولیس اور عدلیہ سے ملزم عبداللہ عرف چیٹر کے خلاف سخت کارروائی کی مانگ کی ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ عبداللہ عرف چیٹر زمین مافیا ہے، وہ اعظم گڑھ کے تحصیل نظام آباد کے موضع سیدھا سلطان پور میں واقع تالاب کی زمین پر قابض ہے، اس کے خلاف اتر پردیش حکومت کو ایکشن لینے کی ضرورت ہے۔ وہیں گزشتہ دنوں جس طرح سے عدلیہ کو طاق پر رکھتے ہوئے اس نے میری زمین پر قبضہ کیا اور زبردستی مسلح بدمعاشوں کی مدد سے دروازہ کھولا، وہ قابل گرفت ہے۔ اس پر سخت کارروائی کی ضرورت ہے۔

ریاض خان نے عبداللہ عرف چیٹر کو ایک خطرناک آدمی قرار دیا اور کہا کہ اس پر کارروائی نہیں کی گئی تو یہ شیطان صفت، جرائم پیشہ شخص مزید غیر قانونی کام کرے گا۔ واضح رہے کہ ریاض خان کی زمین پر گزشتہ 17 جون 2025 کو علاؤالدین کے اشارے پر عبداللہ عرف چیٹر نے اپنے بیٹے سلمان، بھتیجہ ندیم و دیگر مسلح بدمعاشوں کی مدد سے ریاض خان، امتیاز خان، وسیم خان وغیرہ کی زمین پر زبردستی کھول لیا تھا، جس پر مقامی تحصیلدار اور لیکھ پال کی رپورٹ ریاض خان کی حمایت میں گئی ہے۔

امرناتھ یاترا جموں و کشمیر کی روحانی یکجہتی اور ثقافتی ورثے کی علامت: نائب وزیر اعلیٰ

سری نگر، یکم جولائی (یو این آئی) جموں و کشمیر کے نائب وزیر اعلیٰ سریندر چودھری نے سالانہ امرناتھ یاترا کو ریاست کی روحانی ہم آہنگی، کثیر الثقافتی ورثے اور مہمان نوازی کی شاندار روایت کا مظہر قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ یاترا صرف ایک مذہبی سفر نہیں بلکہ کشمیری سماج کی رواداری، بھائی چارے اور عوامی اتحاد کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ سری نگر میں نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ امرناتھ یاترا جموں و کشمیر کی شناخت ہے، جو ملک کے کونے کونے سے آنے والے لاکھوں یاتریوں کو نہ صرف روحانی سکون فراہم کرتی ہے بلکہ ریاست کے عوام کی جانب سے پیش کی جانے والی مہمان نوازی اور محبت کو بھی اجاگر کرتی ہے۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے مزید کہا کہ یاترا کے دوران مقامی مسلمان، ہندو، سکھ اور دیگر برادریاں مل جل کر خدمات انجام دیتی ہیں، جو کہ وادی میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی ایک خوبصورت مثال ہے۔ سریندر چودھری نے یاترا کے کامیاب اور محفوظ انعقاد کے لیے جموں و کشمیر انتظامیہ، سیکورٹی ایجنسیوں اور مقامی عوام کے تعاون کو سراہتے ہوئے کہا کہ یاترا کے راستوں پر سیکورٹی کے غیر معمولی انتظامات، لنگر سروسز، طبی سہولیات، رہائش اور صفائی جیسے اقدامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت اور عوام یکساں طور پر اس مذہبی روایت کو کامیاب بنانے کے لیے پرعزم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امرناتھ یاترا صرف مذہب کا تہوار نہیں بلکہ انسانیت اور اخوت کا پیغام ہے، جو دنیا کو یہ بتاتا ہے کہ جموں و کشمیر ایک ایسی زمین ہے جہاں دلوں کو جوڑنے والی روایات زندہ ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ حکومت مستقبل میں بھی اس یاترا کے کامیاب انعقاد اور یاتریوں کو ہر ممکن سہولیات فراہم کرنے کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے گی۔

انسانی اقدار سے جڑی نہ ہوں تو کوئی بھی ڈگری حاصل کرنا بے کار ہے- پروفیسر جگناتھ ہیباڑے

بیدر۔ یکم جولائی (محمد یوسف رحیم بیدری) حال ہی میں ہارٹیکلچر کالج، بیدر میں منعقدہ 15 ویں ہارٹیکلچر کالج اور ہاسٹلز کی سالگرہ کے پروگرام کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے پروفیسر جگناتھ ہیباڑے نے کہا کہ باغبانی کی ڈگری کسی بھی دوسری ڈگری سے کم نہیں ہے، جس میں روزگار کے کافی مواقع ہیں، اور اگر باغبانی کی ڈگری میں طلباء کے ذریعے حاصل کردہ علم کو کسانوں کی مدد کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ ان کے والدین اور اساتذہ کا قرض چکانے کے مترادف ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کامیابی اس وقت ممکن ہے جب طلباء محنت اور صحیح طریقے سے مطالعہ کریں اور نصاب کے ساتھ ساتھ انسانی اقدار پر بھی زیادہ توجہ دیں۔ طلبہ اور اساتذہ کو معاشرہ پہچان دے گا اگر وہ نصاب کی بجائے معاشرے کے لیے کام کریں۔ تعلیم صرف ڈگری حاصل کرنے کا نام نہیں ہے۔ پڑھنے لکھنے کی مسلسل مشق کی جائے تو پختگی آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر صحیح کام، صحیح وقت اور صحیح طریقے سے کیا جائے تو یہ کامیابی کا حصہ ہے۔ تعلیم حاصل کرنا صرف سرکاری نوکری کے لیے نہیں ہے، یہ زندگی کو تشکیل دیتا ہے۔ یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ڈگری حاصل کرنا صرف گیٹ پاس نہیں ہے، کامیابی کے لیے بہت محنت کرنی پڑے گی۔ طلباء کو صرف باغبانی کے شعبے تک ہی محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ آئی اے ایس جیسے مختلف مسابقتی امتحانات کی بھی تیاری کرنی چاہیے اور اعلیٰ مقام حاصل کر کے کامیابی کے ساتھ سماج کی خدمت کرنا چاہیے اور رول ماڈل بننا چاہیے۔ بیدر ہارٹیکلچر کالج کے ڈین ڈاکٹر ایس وی پاٹل نے کہا کہ کالج اور ہاسٹلز کی سالگرہ کا پروگرام بہت اہم ہے اور انہوں نے فارغ التحصیل ہونے والے تمام طلباء کو اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہیں اپنی صلاحیتوں کا خوب استعمال کرنا چاہیے اور ملک اور معاشرے کے لیے اچھا کردار ادا کرنا چاہیے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ زیادہ سے زیادہ طلباء کو نہ صرف JRF، SRF میڈل حاصل کرنے چاہئیں بلکہ خود انحصار کاروباری بن کر کسانوں کو اچھا تعاون کرنا چاہیے اور اس ملک اور یونیورسٹی کو اچھی شہرت دینی چاہیے۔ سالگرہ کے موقع پر منعقدہ کھیلوں کے مقابلوں کے جیتنے والوں میں معززین کی جانب سے میڈلز اور اسناد تقسیم کی گئیں۔ اس موقع پر اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر پرستا ایس ایم، اساتذہ، غیر تدریسی عملہ، طلبہ یونین کے نمائندے مدحو سمیتا، صدر دیویا، جنرل سکریٹری، پلوی، اسپورٹس سکریٹری، ساگر پی، کلچرل سکریٹری، ہاسٹل مینجمنٹ کے عہدیداران تتن گوڈا، جنرل سکریٹری، منوج پاٹل، جوائنٹ سکریٹری، صحت سکریٹری، آیوشا پاٹل، اسپورٹس سکریٹری الیوشا راؤ اور دیگر سکریٹریز موجود تھے۔

امرناتھ یاترا کے لیے جموں میں رجسٹریشن مراکز پر عقیدت مندوں کا ہجوم، سیکورٹی کے سخت ترین انتظامات

جموں، یکم جولائی (یو این آئی) سالانہ امرناتھ یاترا 2025 کے آغاز سے قبل جموں شہر میں واقع رجسٹریشن مراکز پر منگل کو ملک بھر سے آئے ہوئے یاتریوں کا ہجوم امڈ پڑا، جہاں عقیدت مندوں کے لیے موقع پر ہی رجسٹریشن کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ رجسٹریشن مراکز پر صبح سویرے سے ہی یاتریوں کی لمبی قطاریں دیکھی گئیں۔ حکام کے مطابق جموں میں آنے والے یاتریوں کے لیے آن اسپاٹ رجسٹریشن کا عمل ٹوکن سسٹم کے ذریعے شروع ہو چکا ہے۔ یاتری پہلے سرسوتی دھام مرکز سے ٹوکن حاصل کرتے ہیں، جس کے بعد ان کی مکمل رجسٹریشن ویشنو دیوی دھام، پنچایت بھون اور مہاجن سبھا مراکز پر کی جاتی ہے۔ دوسری جانب، سادھوؤں کے لیے پرانی منڈی کے رام مندر کمپلیکس میں خصوصی رجسٹریشن کیمپ قائم کیا گیا ہے، جہاں اب تک ملک کے مختلف حصوں سے 300 سے زائد سادھو پہنچ چکے ہیں۔ ان کے لیے قیام و طعام کے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔ انتظامیہ کے مطابق، یاترا کے دوران یاتریوں کے قیام کے لیے جموں ریجن کے مختلف مقامات، بشمول لکھن پور سے بانیہال تک، 106 اجنت سینٹرز قائم کیے گئے ہیں، جن میں 50 ہزار سے زائد یاتریوں کے لیے رہائش کی سہولیات دستیاب ہیں۔ ڈویژنل کمشنر جموں رمیش کمار نے نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران کہا کہ یاترا کا پہلا قافلہ 2 جولائی کو جموں سے روانہ ہوگا، جسے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا بھگوتی نگر بیس کیمپ سے جھنڈی دکھا کر روانہ کریں گے، جب کہ وادی کشمیر سے یاترا کا باقاعدہ آغاز 3 جولائی کو ہوگا۔ بھگوتی نگر بیس کیمپ میں پہنچے ہریانہ کے نرل سنگھ نے بتایا کہ یہ میرا نواں سفر ہے۔ خوشی ہے کہ رجسٹریشن مکمل ہو گئی اور کل کے قافلے میں شامل ہو کر بابا برفانی کے درشن کا شرف حاصل کروں گا۔ جارکھنڈ سے آئی اوماشکلا نے بھی رجسٹریشن مکمل ہونے کے بعد امرناتھ یاترا پر روانگی پر خوشی کا اظہار کیا۔

مچھلی شہر کی سونے سے جڑی تعزیہ فرقہ وارانہ اتحاد کی علامت ہے

جونپور، یکم جولائی (یو این آئی) جونپور ضلع کے مچھلی شہر کے زری امام باڑہ میں رکھی سونے سے جڑی تعزیہ نہ صرف اتر پردیش بلکہ پورے ملک میں شہرت رکھتی ہے۔ اس تعزیہ سے ہندو اور مسلم برادریوں کا عقیدہ وابستہ ہے جس کی وجہ سے اس تعزیہ کو فرقہ وارانہ اتحاد کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ محرم کے دوران ہی لوگوں کو تعزیے و علم اور سنہری حروف والا قرآن دیکھنے کو ملتا ہے۔ امام باڑہ کے متولی سید قمر رضا نے منگل کے روز یو این آئی کو بتایا کہ 1857 کی بغاوت کے دوران لکھنؤ کے شیعہ نواب واجد علی شاہ نے انگریزوں کی نظروں سے بچانے کے لیے اس نایاب سونے سے جڑی تعزیہ کو تابوت میں ڈال کر دریائے گومتی میں سپرد آب کر دیا تھا۔ مقامی رہائشی علی ضامن زیدی اس وقت پرتاپ گڑھ ضلع میں ڈپٹی کلکٹر کے عہدے پر تعینات تھے۔ وہ اس تاریخی ورثے کو حاصل کرکے جونپور ضلع کے مچھلی شہر قصبے کے خانزادہ محلہ میں واقع زری امام باڑہ لے آئے اور اسے محفوظ مقام پر رکھ دیا۔ اس کے ساتھ سنہری حروف والا قرآن بھی ملا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کئی لوگوں نے صدیوں سے محفوظ اس قیمتی کتاب اور ورثے کو حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن امام باڑہ کے متولی مرحوم غلام حسنین نے دینے سے انکار کر دیا۔ متولی غلام حسنین کی وفات کے بعد سید قمر رضا موجودہ متولی ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ محرم کے دوران ہندو اور مسلمان یہاں رکھے ہوئے سونے سے جڑے تعزیہ پر جاتے ہیں اور مرادیں مانگتے ہیں اور خواہش پوری ہونے پر چاندی کا گنگفلہ چڑھاتے ہیں۔ محرم کے دوران لوگ پوری رات عبادت کرتے ہیں اور انجمن سجاریاں کے ذریعہ نوحہ و سینہ زنی کرتے ہے۔ ملک اور بیرون ملک سے لوگ یہاں سونے سے جڑی تعزیہ کو دیکھنے آتے ہیں۔ متولی سید قمر رضا نے بتایا کہ 2 فروری 2008 کی شب اس مقام پر چوری کی واردات ہوئی تھی جس میں تقریباً 25.1 کروڑ مالیت کے زیورات چوری ہوئے تھے۔ اس وقت یہاں کے ہندو اور مسلمان اس واقعہ کے خلاف متحد ہو گئے تھے۔ 17 سال سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی پولیس اس چوری کا خلاصہ نہیں کر سکی۔ جونپور ضلع کا محرم ملک میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ علم کا جو جلوس یہاں سے نکلتا ہے شاید ہی اس سے بڑا کسی اور مقام سے نکلتا ہو۔ جونپور کے لوگ جو دوسری ریاستوں اور بیرون ملک میں رہتے ہیں محرم کے دوران یہاں آجاتے ہیں۔

اے ایم یو کی فیکلٹی آف یونانی میڈیسن میں یوم اطباء جوش و خروش سے منایا گیا

علی گڑھ، یکم جولائی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی فیکلٹی آف یونانی میڈیسن نے آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کے اشتراک سے یوم اطباء (ڈاکٹرز ڈے) جوش و خروش کے ساتھ منایا۔ اس موقع پر طلبہ کا کنونشن اور ایک پینل مباحثہ منعقد کیا گیا، جس کا موضوع تھا: آزادی کے بعد طب یونانی کی صورت حال اور موجودہ دور میں اسے مستحکم کرنے کی حکمت عملیاں"۔ پروگرام میں فیکلٹی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے پی جی طلبہ نے شرکت کی۔ تقریب کے مہمان خصوصی اے ایم یو کے رجسٹرار جناب محمد عمران آئی پی ایس تھے، جنھوں نے اپنے خطاب میں طبی پیشے میں ہمدردی اور خدمت کے جذبہ کی اہمیت پر زور دیا اور قوم کی تعمیر میں ڈاکٹروں کے کلیدی کردار کو سراہا۔ انہوں نے ڈاکٹر بی سی رائے کو خراج عقیدت پیش کیا جن کی یاد میں ہر سال یوم اطباء منایا جاتا ہے۔ پروفیسر صفدر اشرف، شعبہ تحفظی و سماجی طب نے اپنے کلیدی خطبہ میں جدید نظام صحت میں یونانی طب کی بڑھتی ہوئی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر طب یونانی کی دو نمایاں شخصیات پروفیسر حکیم نعیم احمد خاں (سابق ڈین، فیکلٹی آف یونانی میڈیسن) اور حکیم محمد حذیفہ کو یونانی طب کی خدمت و فروغ کے اعتراف میں تہنیتی شیلڈ پیش کی گئی۔ ریزیڈنٹ ڈاکٹروں نے جناب محمد عمران کو گلدستہ پیش کیا اور یونانی میڈیکل ریزیڈنٹس کے طویل عرصے سے التواء میں پڑے وظیفے کی اجراء میں ان کے اہم کردار پر اظہار تشکر کیا۔ پروگرام کا ایک اہم پہلو ڈاکٹر محمد انس کی نظامت میں منعقدہ پینل ڈسکشن تھا، جس میں تدریسی و کلینیکل ماہرین نے آزادی کے بعد یونانی طب کی ترقی، درپیش چیلنجز اور موجودہ حالات میں اس کے استحکام کے لیے موزوں حکمت عملیوں پر گفتگو کی۔ مقررین نے آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کے ادارہ جاتی کردار، تحقیق کے انضمام، معیاری تعلیم، اور اقدار پر مبنی طبی خدمات کی ضرورت پر زور دیا۔ شعبہ امراض جلد و زہراویہ کے چیئرمین ڈاکٹر محمد محسن نے سپاس نامے پڑھے۔ انہوں نے نوجوان نسل پر زور دیا کہ وہ یونانی نظام طب کو قومی دھارے میں لانے اور اس کی تجدید میں قائدانہ کردار ادا کریں۔ اجمل خاں طبیہ کالج کے پرنسپل پروفیسر بدرالدجیٰ خان اور فیکلٹی آف یونانی میڈیسن کے ڈین پروفیسر فراست علی خان نے علمی اشتراک کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور یونانی طب کی تاریخی خدمات کو اجاگر کیا۔ پروگرام میں فیکلٹی ممبران، محققین، اور سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن (سی سی آر یو ایم) کے نمائندوں نے شرکت کی۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر محمد انس نے انجام دیے۔

اے ایم یو کے شعبہ اناٹومی میں طلبہ نے ڈبیٹ مقابلے میں حصہ لیا

علی گڑھ، یکم جولائی: جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج (جے این ایم سی)، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ اناٹومی میں ایک ڈبیٹ کا اہتمام کیا گیا جس میں "جدید ٹکنالوجی اور ڈیجیٹلائزیشن روایتی تدریسی طریقوں کی جگہ لے سکتے ہیں" کے موضوع پر طلبہ کی دو ٹیموں کننگھم اور گرے (اناٹومی اور میڈیکل ایجوکیشن کے معروف حوالوں کے نام) نے اپنے خیالات پیش کیے۔

پیس پارٹی دہلی کی تمام اسمبلی و وارڈ نشستوں پر امیدوار اتارے گی: حافظ غلام سرور

نئی دہلی۔ پیس پارٹی دلی ریاستی کمیٹی کی ایک اہم میٹنگ آج دہلی میں واقع پارٹی کے ریاستی دفتر میں منعقد ہوئی، جس کی صدارت ریاستی صدر حافظ غلام سرور نے کی۔ اس خصوصی اجلاس میں پارٹی کے کئی ذمہ داران اور کارکنان نے شرکت کی۔ میٹنگ کا مقصد پارٹی کی موجودہ صورتحال، آئندہ کے لائحہ عمل اور تنظیمی توسیع پر غور و خوض کرنا تھا۔ اس موقع پر ریاستی صدر حافظ غلام سرور نے پارٹی کے مستقبل کے ایجنڈوں کو تفصیل سے پیش کیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ پیس پارٹی دہلی کی تمام اسمبلی حلقوں اور میونسپل وارڈز پر اپنے امیدوار کھڑے کرے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ پارٹی اب دہلی میں اپنی موجودگی کو مزید مضبوط کرے گی اور ہر سطح پر عوام کی نمائندگی کے لیے تیار ہے۔ ریاستی صدر نے اس موقع پر "رکنیت مہم" کے آغاز کا اعلان بھی کیا، جس کے ذریعے دہلی بھر میں عام شہریوں کو پارٹی سے جوڑنے کی کوشش کی جائے گی۔ حافظ غلام سرور نے کہا کہ پیس پارٹی ایک نظریاتی جماعت ہے جو برابر کے حقوق، انصاف اور سیکولر اقدار کی بنیاد پر کام کر رہی ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ظلم، کرپشن اور ناانصافی کے خلاف متحد ہو کر پیس پارٹی کے پلیٹ فارم سے جدوجہد کریں۔ انہوں نے اپنی گفتگو میں اس بات کی بھی پیش گوئی کی کہ آئندہ ایک ہفتے کے اندر کئی دیگر جماعتوں سے تعلق رکھنے والے بااثر اور سینئر رہنما پیس پارٹی میں شامل ہوں گے اور باقاعدہ رکنیت حاصل کریں گے۔ حافظ غلام سرور کا کہنا تھا کہ عوام پیس پارٹی کی پالیسیوں سے متاثر ہو کر تیزی سے پارٹی کا حصہ بن رہے ہیں، جو اس بات کی علامت ہے کہ پارٹی دن بدن مضبوط ہو رہی ہے۔ میٹنگ میں پارٹی کے دیگر اہم رہنماؤں جیسے ندیم انصاری، سلیم سلمانی، اور دیگر کارکنان نے بھی شرکت کی اور پارٹی کے تنظیمی امور پر اپنی آرا پیش کیں۔ شرکاء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ موجودہ سیاسی حالات میں ایک نظریاتی اور عوامی جماعت کی اشد ضرورت ہے، اور پیس پارٹی اس خلا کو پر کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ میٹنگ میں تمام کارکنان نے پارٹی کو مزید مضبوط بنانے کا عزم دہرایا۔ اس موقع پر انہوں نے میڈیا سے بھی خطاب کیا۔

بلرام پور: متعدی بیماریوں پر قابو پانے کی مہم اور اسکول چلو ابھیان کے دوسرے مرحلے کا افتتاح

بلرام پور (قمر خان): یکم جولائی سے 31 جولائی تک چلنے والی خصوصی بیماری کنٹرول مہم اور اسکول چلو ابھیان کے دوسرے مرحلے کا افتتاح ممبر اسمبلی بلرام پور صدر پلٹو رام اور ڈی ایم شری پون اگروال نے کمپوزٹ اسکول رام نگر گاؤں جوڑا اور پورہ ڈیولپمنٹ بلاک بلرام پور سے کیا۔ اس موقع پر ممبر اسمبلی بلرام پور صدر پلٹو رام اور ڈی ایم پون اگروال نے ماں سرسوتی کی تصویر پر پھول چڑھا کر اور شمع روشن کرکے پروگرام کا افتتاح کیا۔ اس دوران اسکول کے طلباء کی جانب سے ثقافتی پروگرام پیش کیے گئے جس کی ایم ایل اے صدر، ڈی ایم اور دیگر تمام معززین نے تعریف کی اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ ایم ایل اے صدر اور ڈی ایم نے سب کو صفائی کا حلف دلایا اور اسکول کے طلباء میں مفت نصابی کتابیں اور تدریسی مواد تقسیم کیا گیا۔ اس دوران صفائی ریلی اور اسکول چلو ریلی کو ایم ایل اے صدر اور ڈی ایم نے جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس موقع پر ایم ایل اے بلرام پور صدر پلٹو رام جی نے کہا کہ ریاست کے کامیاب وزیر اعلیٰ کی ہدایت اور رہنمائی میں حکومت نے تعلیم اور صحت کے میدان میں بے مثال کام کیا ہے۔ حکومت کی طرف سے چلائی جانے والی اسکیموں کو زمین پر نافذ کیا جا رہا ہے اور عوام کو اسکیموں کا فائدہ مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشن کنیا کلپ کے تحت ریاستی حکومت نے پرائمری اسکولوں کو بنیادی سہولیات سے لیس کرکے کانونٹ اسکولوں سے بہتر بنانے کا کام کیا ہے۔ صحت کی سہولیات کو مضبوط بنایا گیا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو صحت کی بہتر سہولیات مل رہی ہیں۔

اس موقع پر ڈی ایم نے کہا کہ ہر کسی کو صفائی کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنانا چاہیے۔ متعدی امراض پر قابو پانے کی مہم کے تحت مختلف محکموں کی جانب سے صفائی اور حفظان صحت سے متعلق آگاہی پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سکولوں میں بچوں کی بہتر تعلیم اور غذائیت پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ اسکول چلو ابھیان کے تحت اسکولوں میں بچوں کے 100 فیصد داخلہ کو یقینی بنایا جائے۔ اس موقع پر چیف ڈیولپمنٹ آفیسر مسٹر ہمانشو گپتا، چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر مکیش رستوگی، ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر شبھم شکلا، ضلع پنچایت راج آفیسر شریا اپادھیائے، گاؤں کے پردھان اور دیگر متعلقہ افسران/ملازمین موجود تھے۔

کیرانہ میں علمِ ذوالجناح کا جلوس عقیدت واحترام کے ساتھ اختتام پذیر خواتین کی بڑی تعداد میں شرکت، نوحہ خوانی وسینہ زنی کا اہتمام

کیرانہ: یکم جولائی (عظمت اللہ خان)۔ محرم الحرام کی مناسبت سے شیعان علی کی جانب سے علم ذوالجناح کا باوقار جلوس کیرانہ میں نکالا گیا، جو امام بارگاہ کیرانہ سے برآمد ہو کر کربلا ڈگری کالج کیرانہ پر اختتام پذیر ہوا۔ جلوس میں عاشقان اہل بیت کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور امام حسین کی عظیم قربانی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس جلوس کی قیادت محمد حسین کوثر زیدی، علی حیدر زیدی، شبیہ حیدر زیدی، وصی حیدر ساقی، کاشف رضا، اور جاوید رضا نے کی۔ سینکڑوں عزاداروں نے نوحہ خوانی اور پرسوز سینہ زنی کرتے ہوئے کربلا کے شہیدان کی یاد کو تازہ کیا۔ اس موقع پر خواتین کی شرکت خصوصی اہمیت کی حامل رہی، جنہوں نے روایتی حجاب و پردے کے ساتھ جلوس میں شرکت کی اور مصائب اہل بیت پر گریہ کیا، جو جذبہ عقیدت و محبت کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ جلوس کے دوران نظم و ضبط کا مثالی مظاہرہ دیکھنے کو ملا، جبکہ مقامی انتظامیہ اور رضاکار عزاداری کے تمام مراحل کو پرامن بنانے میں مصروف عمل رہے۔ کیرانہ کے اس جلوس نے ثابت کر دیا کہ اہل بیت اطہار سے عقیدت کسی ایک طبقے یا صنف تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک زندہ روایت ہے جو نسل در نسل منتقل ہو رہی ہے۔

ہندوستانی ٹیم لیڈس میں شکست کے بعد ایجبیسٹن میں نئی تاریخ رقم کرنے کیلئے کوشاں

برمنگھم، یکم جولائی (یو این آئی) ہندوستانی ٹیم پانچ میچوں کی سیریز کے دوسرے ٹیسٹ میچ کے لیے کل ایجبیسٹن پہنچے گی۔ ہندوستانی ٹیم کرکٹ کی شاندار تاریخ کی ایسی پہلی ٹیم بن گئی ہے جو ایک میچ میں پانچ سنچریز بنا کر بھی میچ ہار گئی۔ ہیڈنگلے میں کھیلے گئے پہلے ٹیسٹ کے دوران اگرچہ ٹیم کا زبردست کھیل کا مظاہرہ کیا، تاہم اس کی ایک بڑی غلطی سے شائقین حیران رہ گئے اور انگلینڈ کی ٹیم کے حوصلے بلند ہو گئے۔ شبھمن گل، رشبھ پنت (جنہوں نے دونوں اننگز میں سنچریز بنائی)، کے ایل راہل اور یشسوی جیسوال کی زبردست سنچریز کے باوجود، ہندوستانی ٹیم اہم لمحوں میں ناکام ہوئی۔ میچ کے آخری دن کی گیند بازی بے اثر رہی اور انگلینڈ ہدف حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی۔ اب، کارواں ایجبیسٹن اسٹیڈیم پہنچ رہا ہے۔ یہ ایک ایسا مقام ہے جس کی ایک روایت رہی ہے، لیکن اس اسٹیڈیم میں ہندوستانی ٹیم کو کبھی کامیابی نہیں ملی ہے۔ یہاں پچھلے آٹھ ٹیسٹ میچوں میں، ہندوستان چھ میچ ہار چکا ہے اور دو ڈرا ہوئے ہیں۔ ٹیم نئی تاریخ رقم کرنے کی کوشش کرے گی۔ یہاں ہارنے سے انگلینڈ کو 2-0 کی برتری حاصل ہو جائے گی اور تین میچ باقی رہیں گے، جبکہ ہندوستانی ٹیم کی جیت سیریز میں برابری کر دے گی اور اس کی مہم میں جان پڑ جائے گی۔ حال ہی میں اس مقام پر انگلینڈ کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ یہاں اپنے آخری پانچ میں سے تین ٹیسٹ ہار گئی۔ لیکن اس بار بین اسٹوکس کی قیادت میں ٹیم کے حوصلے بلند ہیں اور وہ جارحانہ 'بیز بال' حکمت عملی پر عمل پیرا نظر آرہی ہے۔ انہوں نے اب اپنے آخری پانچ میں سے چار ٹیسٹ جیتے ہیں۔ لیڈس کی وہ جیت بھی شامل ہے جس سے اس کی زبردست واپسی ہوئی ہے اور وہ دوبارہ دبدبہ بنانے کی خواہش مند ہے۔ لیڈس میں جوش ٹونگ اور بین اسٹوکس نے ہندوستان کی پہلی اننگز میں چار چار وکٹس حاصل کیے۔ دوسری طرف، ہندوستانی ٹیم کی طرف سے کسی نہ کسی تبدیلی کی توقع ہے۔ کلدیپ یادو پرشدھ کرشنا کی جگہ لے سکتے ہیں۔ پہلے میچ میں: گل نے 147 رن بنائے، پنت نے ڈبل سنچریز لگائی۔ کے ایل راہل نے 137 رن بنائے جبکہ جیسوال نے 101 رن کا اضافہ کیا۔ بمرہ نے پانچ وکٹ لیے۔ لیکن انگلینڈ نے بھی اسی طرح کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اولی پوپ نے 106، ہیری بروک نے 99 اور بین ڈکٹ نے 62 اور 149 رن بنائے۔ ٹونگ اور اسٹوکس نے دباؤ میں گیند بازی کی۔

ووکس نے کہا: گیند بازوں کیلئے یہ ایک اور مشکل ہفتہ ہو سکتا ہے

برمنگھم، یکم جولائی (وس)۔ انگلینڈ کے تجربہ کار تیز گیند باز کرس ووکس نے اعتراف کیا ہے کہ ہندوستان کے خلاف ایجبیسٹن میں ہونے والے دوسرے ٹیسٹ سے قبل یہ ہفتہ گیند بازوں کے لیے ایک اور چیلنجنگ ثابت ہو سکتا ہے۔ ووکس اب انگلینڈ کے گیند بازی یونٹ میں سب سے سینئر کھلاڑی ہیں اور وہ اس کردار سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ ووکس نے اپنے ایک بیان میں کہا، "میں نے اپنے کیریئر کا بیشتر حصہ جمی اینڈرسن اور اسٹورٹ براڈ کے ساتھ کھیلا ہے۔ اس لیے اب صورتحال کچھ مختلف ہے۔ یہ میرے لیے بہت اچھا موقع ہے۔ نوجوان کھلاڑیوں کے ساتھ اپنا تجربہ شیئر کر رہا ہوں۔ جب بھی آپ میدان میں قدم رکھتے ہیں تو آپ کچھ نہ کچھ سیکھتے ہیں اور یہ سفر جاری رہتا ہے۔" 36 سالہ ووکس نے کہا کہ جمی اینڈرسن کی طرح وہ بھی 41 سال کی عمر تک کرکٹ نہیں کھیلیں گے لیکن وہ عمر کے حوالے سے ہونے والی تمام باتوں کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا، "مجھے نہیں لگتا کہ میں 41 سال کی عمر میں انگلینڈ کے لیے کھیلوں گا، لیکن جب تک میں ٹیم کے لیے کردار ادا کر رہا ہوں اور اچھی کارکردگی کر رہا ہوں، میں کھیلنا جاری رکھوں گا۔ اگر کبھی ایسا وقت آیا کہ کوئی کندھے پر ہاتھ رکھ کر الوداع کی بات کرتے ہیں تو یہ بھی ٹھیک ہے۔ لیکن ابھی میں ٹیم کے ساتھ ہر پل لطف اندوز ہو رہا ہوں۔" ہندوستان نے ہیڈنگلے ٹیسٹ میں پانچ سنچریاں بنائیں اور دونوں اننگز میں مجموعی طور پر 1,673 رن بنائے۔ ووکس نے اعتراف کیا کہ تیز گیند بازوں کے لیے موافق حالات نہ ہونے کے باوجود گیند بازوں کو سخت محنت کرنی پڑی۔ انہوں نے کہا، "ہم جانتے ہیں کہ ہندوستانی بلے بازی کتنی مضبوط ہے۔ ہیڈنگلے کی پچ بہت ہموار تھی جس کی وجہ سے گیند بازی مشکل تھی لیکن ہم 20 وکٹیں لینے میں کامیاب رہے۔ بلے بازوں کے حاوی ہونے کے بعد بھی ہم میچ میں واپس آئے جو کہ ایک اہم صلاحیت ہے۔ ایجبیسٹن میں حالات ایسے ہی ہو سکتے ہیں، موسم اچھا ہے، اس لیے گیند بازوں کے لیے یہ ایک اور مشکل ہفتہ ہو سکتا ہے۔" انگلینڈ نے ہیڈنگلے میں 371 رنوں کا تعاقب کیا، جو ٹیسٹ تاریخ میں ان کا دوسرا سب سے زیادہ کامیاب رن کا تعاقب ہے۔ ووکس نے کہا کہ ٹیم کو اپنے کھیلنے کے انداز پر اعتماد ہے۔ انہوں نے کہا، "جب آپ اچھا کھیلتے ہیں اور جیتتے ہیں تو آپ کا اعتماد بڑھتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمیں بہتر ہونا ہے۔ ہم ان چیزوں پر بات کریں گے جو پہلے میچ میں درست نہیں تھیں۔ ہم کرکٹ کے اس انداز سے خوش ہیں جو ہم نے اپنایا ہے جس نے ہمیں سالوں میں کامیابیاں دلائی ہیں۔ ہم اس پر قائم رہیں گے لیکن بہتری کی گنجائش ہمیشہ موجود ہے اور ہم اس پر کام کریں گے۔" دوسرا ٹیسٹ کل سے ایجبیسٹن میں کھیلا جائے گا۔

یشسوی جیسوال ممبئی کے لئے کرکٹ کھیلنا جاری رکھیں گے

ممبئی، یکم جولائی (وس)۔ ہندوستانی نوجوان بلے باز یشسوی جیسوال آئندہ 2025-26 کے گھریلو سیزن میں ممبئی کے لیے کھیلتے نظر آئیں گے۔ ممبئی کرکٹ ایسوسی ایشن (ایم سی اے) نے گوا جانے کے لیے انہیں جاری کیا گیا کوئی اعتراض نہیں سرٹیفکیٹ (این او سی) واپس لینے کی ان کی درخواست کو قبول کر لیا ہے۔ ایم سی اے کے صدر اجنکیا نائک نے ایک پریس ریلیز میں کہا، "یشسوی ہمیشہ ممبئی کرکٹ کی قابل فخر پیداوار رہے ہیں۔ ہم نے ان کی این او سی واپسی کی درخواست قبول کر لی ہے اور وہ آئندہ ڈومیسٹک سیزن میں ممبئی کے لیے دستیاب ہوں گے۔" اس سال اپریل میں، جیسوال نے گوا کے لیے کھیلنے کے ارادے سے این او سی مانگا تھا، جسے ایم سی اے نے "حیران کن اقدام" قرار دیا۔ تاہم، ایک ماہ بعد انہوں نے دوبارہ ایم سی اے کو لکھا کہ وہ اپنے خاندان کے ساتھ گوا شفٹ ہونے پر غور کر رہے ہیں لیکن اب انہوں نے اپنا پلان تبدیل کر لیا ہے اور وہ ممبئی کے لیے ہی کھیلنا چاہتے ہیں۔ 23 سالہ جیسوال نے انڈر 19 سطح سے ممبئی کی نمائندگی کی ہے۔ انہوں نے 2019 میں ممبئی کے لیے اپنا فرسٹ کلاس ڈیبیو کیا تھا اور اب تک 10 فرسٹ کلاس میچوں میں 93.53 کی اوسط سے 863 رن بنا چکے ہیں۔ اس میں ان کی چار سنچریاں، دو نصف سنچریاں اور اتر پردیش کے خلاف 181 رنوں کی بہترین اننگز شامل ہے۔ حال ہی میں ختم ہونے والے ڈومیسٹک سیزن میں انہوں نے جموں و کشمیر کے خلاف رنجی ٹرافی میچ میں ممبئی کے لیے کھیلا۔

سریندر ندا: کبڈی کا وہ طاقتور کھلاڑی جس کی گرفت سے حریف بچ نہیں سکتا

نئی دہلی، یکم جولائی (یو این آئی) کبڈی، ہندوستان کے مقبول ترین کھیلوں میں سے ایک ہے، جو بنیادی طور پر گاؤں کے لوگوں میں کھیلا جاتا ہے۔ ہندوستان نے کبڈی کے چار ایشیائی کھیلوں میں حصہ لیا ہے، اور سبھی میں گولڈ جیتا ہے۔ پرو کبڈی لیگ کو 2014 میں ہندوستان میں انڈین پریمیئر لیگ کی بنیاد پر متعارف کرایا گیا تھا جس میں ہندوستان کے آٹھ شہروں میں آٹھ فرنچائز شامل تھیں جن میں دنیا بھر کے کھلاڑی شامل تھے۔ ان مشہور کھلاڑیوں میں ایک سریندر ندا ہیں جو ایک ہندوستانی کبڈی کھلاڑی ہیں، جو یکم جولائی 1987 کو ہریانہ میں پیدا ہوئے۔ وہ پرو کبڈی لیگ میں انڈر ممبا کی ٹیم کے لیے گزشتہ تین سیزن 2014، 2015 اور 2016 میں کھیلے اور قابل تعریف پرفارمنس دی۔ وہ پرو کبڈی لیگ میں پٹنہ پائریٹس کے محافظ کے طور پر کھیلتے ہیں۔ انہوں نے پرو کبڈی لیگ کے 47 ایونٹس میں 138 ٹیکل پوائنٹس اسکور کیے اور ساؤتھ ایشین گیمز میں گولڈ میڈل جیتنے میں قومی ٹیم کے اہم رکن بنے۔ ندا کی طاقت ان کے ٹخنوں کی مضبوط گرفت ہے جس سے کوئی بھی حریف آزاد نہیں ہو سکتا۔ ان کی کارنر پوزیشن اکثر ان کی ٹیم کو جیتنے کے لیے فائدہ مند ثابت ہوئی۔

پرو کبڈی لیگ کے پہلے سیزن میں انہیں دوسرے بہترین ڈیفنڈر کا خطاب دیا گیا اور دوسرے اور تیسرے سیزن میں بھی اپنے مداحوں کے دلوں کی دھڑکنیں تھامے رہے۔ پرو کبڈی لیگ کے تمام سیزن میں وہ مسلسل ٹاپ ٹین ڈیفنڈرز میں شامل رہے ہیں۔ وہ 2016 کے کبڈی ورلڈکپ کی فاتح ٹیم کا حصہ بھی رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی ٹیم کے ساتھ، گورگن میں منعقدہ 2017 ایشین کبڈی چیمپئن شپ میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ سال 2018 میں، انہوں نے 2018 دبئی کبڈی ماسٹرز میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ سریندر ندا ایک ہندوستانی پیشہ ور کبڈی کھلاڑی ہیں۔ وہ 2016 کبڈی ورلڈکپ جیتنے والی ٹیم کا حصہ تھے۔ وہ پرو کبڈی لیگ کی بنگال واریرز فرنچائز کے محافظ کے طور پر کھیلتے ہیں۔ یکم جولائی 1987 کو پیدا ہوئے سریندر ندا دوسرے سب سے کامیاب پرو کیچر ہیں جنہوں نے ویوو پرو کبڈی لیگ میں حصہ لیا۔ وہ بین الاقوامی سطح پر ہندوستانی کبڈی ٹیم کی نمائندگی بھی کرتے ہیں اور 2021 کے پی کے ایل سیزن 8 میں ہریانہ اسٹیلرز کے لیے کھیلے۔ لفٹ کارنر کے بہترین محافظوں میں سے ایک، وہ اپنے ٹخنے سے گرفت کے لیے جانے جاتے ہیں۔ سریندر اور رائٹ کارنر ڈیفنڈر رنجیت چھلر کو بین الاقوامی سطح پر سب سے خطرناک جوڑی سمجھا جاتا ہے۔ ان کے طاقتور جسم انہیں حملہ آوروں کو آسانی سے گھسیٹنے کے قابل بناتے ہیں۔ وہ ہندوستانی کبڈی ٹیم کا حصہ تھے جنہوں نے 2018 دبئی کبڈی ماسٹرز میں گولڈ میڈل جیتا تھا۔

سریندر کی پیدائش ہریانہ کے اراہی گاؤں میں ہوئی تھی۔ وہ چھوٹی عمر میں اس کھیل سے متعارف ہو گئے تھے۔ ان کھیل سے ان کا تعارف ان کے گاؤں کے بزرگوں نے کھیل سے کرایا۔ سریندر کو کھیل کا بہت شوق تھا اور کھیل میں استعمال ہونے والی طاقت ان میں چھوٹی عمر سے ہی تھی۔ انہوں نے اپنے دوستوں کے ساتھ مقامی میدانوں میں روزانہ کھیل کھیلنا شروع کر دیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ کھیل میں ان کی دلچسپی اور مہارت بڑھتی گئی۔ ان کی دفاعی مہارت ان کے گاؤں کے بزرگوں کو حیران کر دیا جنہوں نے اسے اس کھیل کے لیے پیشہ ورانہ تربیت لینے کی سفارش کی۔ چھوٹی عمر میں، وہ ریاست ہریانہ کی ٹیم کے لیے منتخب ہو گئے۔ 2014 میں پی کے ایل کے افتتاحی سیزن میں منتخب ہونے کے بعد انہیں بڑی شناخت ملنا شروع ہو گئی تھی۔ اس نے 2016 کبڈی ورلڈکپ میں ہندوستان کے لیے اپنی پہلی حیرت انگیز پرفارمنس پیش کی۔ سریندر نے ٹیم کے دفاعی اسکورنگ کی قیادت کی اور ٹیم کو ملک کے لیے سونے کا تمغہ دلانے میں مدد کی۔ اگلے سال، وہ ہندوستانی ٹیم کا حصہ تھا جس نے 2017 ایشین کبڈی چیمپئن شپ میں گولڈ میڈل جیتا تھا۔ انہوں نے اپنی شاندار کارکردگی کے ذریعہ دبئی میں منعقدہ 2018 کبڈی ماسٹرز میں ہندوستانی ٹیم کو فائنل میں ایران کو شکست دے کر طلائی تمغہ جیتنے میں مدد کی۔ سال 2019 میں، انہوں نے 2019 کے ساؤتھ ایشین گیمز میں ملک کے لیے گولڈ میڈل جیتا تھا۔ سریندر کو پہلے سیزن میں یو ممبا نے خریدا تھا اور وہ اس سیزن میں سب سے زیادہ ٹیکل پوائنٹ اسکورر بن گئے تھے۔ اپنے پہلے سیزن میں، انہوں نے 15 میچوں میں 51 ٹیکل پوائنٹس بنائے۔ وہ تیسرے سیزن تک ٹیم کے ساتھ رہے۔ دوسرے سیزن میں، انہوں نے 14 میچ کھیلے اور 2 سپر ٹیکلز کے ساتھ 41 ٹیکل پوائنٹس حاصل کیے۔ تیسرے سیزن میں ان کی کارکردگی سست پڑ گئی اور انہوں نے 7 میچوں میں صرف 13 پوائنٹس حاصل کیے۔ انہیں یو ممبا نے ریلیز کیا تھا اور چوتھے پی کے ایل سیزن میں بنگلورو بلز نے دستخط کیے تھے۔ بلز کے ساتھ اپنے پہلے سیزن میں، انہوں نے 14 میچوں میں 33 پوائنٹس حاصل کیے۔ پانچویں سیزن میں، انہیں ہریانہ اسٹیلرز نے اپنی دفاعی مہارت کے ساتھ ٹیم کی قیادت کرنے کی صلاحیت کے لیے خریدا۔ اس طرح انہوں نے 6ویں سیزن میں 21 میچوں میں 9 ہائی 5s سمیت 80 ٹیکل پوائنٹس کے ساتھ اپنا ذاتی سب سے زیادہ ٹیکل اسکور کیا۔ بدقسمتی سے وہ چھٹے سیزن میں زخمی ہو گئے جس کی وجہ سے انہیں مکمل دو سیزن آرام کرنا پڑا۔ سریندر اپنی چوٹ سے ٹھیک ہونے کے بعد 8ویں پی کے ایل سیزن کے لیے ہریانہ اسٹیلرز میں واپس آ گئے۔ انہوں نے سال 2016 کے کبڈی ورلڈکپ میں گولڈ میڈل جیتا۔ سال 2017 ایشین کبڈی چیمپئن شپ میں گولڈ، پھر سال 2018 دبئی کبڈی ورلڈ کپ میں ایک مرتبہ پھر گولڈ، سال 2019 ساؤتھ ایشین گیمز میں گولڈ جیتا۔

اسمرتی مندھانا کو کیریئر کی بہترین ریٹنگ ملی

دہلی، یکم جولائی (یو این آئی) ہندوستان کی اوپنر اسمرتی مندھانا کو انگلینڈ کے خلاف ان کی حالیہ سنچری کا صلہ ملا ہے، جو انہیں آئی سی سی خواتین کی ٹی 20 بلے بازوں کی تازہ ترین درجہ بندی میں کیریئر کی بہترین درجہ بندی پر لے جاتی ہے۔ نمبر ون رینکنگ ون ڈے بلے باز مندھانا نے حال ہی میں ناٹنگھم میں شاندار 112 کے ساتھ انگلینڈ کو شکست دی جس سے بائیں ہاتھ کے بلے باز کو ٹی 20 بلے بازوں کی تازہ ترین رینکنگ میں ایک مقام کا فائدہ ہوا اور تیسرے نمبر پر پہنچ گئیں۔ اس سے مندھانا کو 771 پوائنٹس کی کریئر کی بہترین ریٹنگ ملی ہے اور وہ ٹی 20 بلے بازوں کی فہرست میں سرفہرست نمبر 1 کی کھلاڑی بیتھ مونی سے 23 پوائنٹس پیچھے ہیں۔ ہندوستانی اوپنر شیفالی ورما انگلینڈ کے خلاف اسی میچ میں اپنی 20 رنز کی اننگ کے بعد ایک مقام اوپر پہنچ کر 13 ویں نمبر پر آ گئی ہیں، جب کہ ان کی ساتھی ہرلین دیول 43 رن کی تیز اننگ کے بعد بلے بازوں کی درجہ بندی میں 86 ویں نمبر پر واپس آ گئی ہیں۔ انگلینڈ کی تیز گیند باز لارین بیل نے ناٹنگھم میں کھیلے گئے میچ میں تین وکٹیں حاصل کیں اور دائیں ہاتھ کی یہ دراز قد گیند بازی ٹی 20 گیند بازوں کی تازہ ترین رینکنگ میں دو درجے ترقی کر کے کیریئر کی بہترین چوتھی پوزیشن پر پہنچ گئی ہیں۔ پاکستانی اسپنر سعدیہ اقبال ٹی 20 گیند بازوں کی فہرست میں بدستور سرفہرست ہیں تاہم ٹاپ 10 کھلاڑیوں کے درمیان صرف 44 ریٹنگ پوائنٹس کا فرق ہے۔ ویسٹ انڈیز اور جنوبی افریقہ کے درمیان ٹی 20 سیریز کے آخری میچ میں بھی ان کے کئی کھلاڑیوں نے تازہ ترین درجہ بندی میں جگہ بنالی ہے۔ پروٹیز کی نوجوان کھلاڑی میان اسمٹ نے اس میچ میں نصف سنچری بنانے کے بعد ٹی 20 بلے بازوں کی فہرست میں ٹاپ 100 سے باہر چھلانگ لگا کر 76 ویں نمبر پر پہنچ گئی ہیں۔ جنوبی افریقہ کی سابق کپتان سن لوس کو بھی فائدہ ہوا ہے، جو کیوں کہ میچ میں بلے اور گیند دونوں سے اچھی کارکردگی کے بعد ٹی 20 آل راؤنڈرز کی فہرست میں 9 درجے چھلانگ لگا کر 31 ویں نمبر پر پہنچ گئی ہیں۔

اگست میں ہندوستانی ٹیم کا دورہ بنگلہ دیش ابھی یقینی نہیں

ڈھاکہ، یکم جولائی (یو این آئی) بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ (بی سی بی) کے صدر امین الاسلام نے کہا ہے کہ بی سی سی آئی نے ابھی تک ہندوستان کے بنگلہ دیش کے دورے کی تصدیق نہیں کی ہے جو اگست میں ہونے والا ہے۔ ان کے مطابق بی سی سی آئی اس دورے کے بارے میں حکومت ہند سے بات چیت کے بعد فیصلہ کرے گی۔ امین الاسلام نے ڈھاکہ میں بی سی بی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی چھ گھنٹے طویل میٹنگ کے بعد پریس کانفرنس میں کہا، "میں نے بی سی سی آئی سے بات کی ہے اور بات چیت مثبت رہی ہے۔ ہم پر امید ہیں۔ یہ سیریز (اگلے ماہ) شیڈول ہے لیکن وہ (ہندوستان) اپنی حکومت کے کچھ فیصلوں کا انتظار کر رہے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ اگر ہندوستان اگست میں نہیں آ سکتا ہے تو وہ اگلی دستیاب ونڈو میں بنگلہ دیش کا دورہ کریں گے۔ بی سی سی آئی نے بی سی بی سے اس کا وعدہ کیا ہے۔ تاہم اس بات کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی کہ اس دورے کے بارے میں غیر یقینی صورتحال کیوں ہے۔ امین الاسلام نے کہا، بات چیت چل رہی ہے۔

خواتین کی صحت میں یونانی طب کا کردار: منارک سے مینوپاز تک

ڈاکٹر عذرا انجم

میڈیکل آفیسر یونانی حکومت دہلی یونانی طب، جو بقراط، جالینوس اور بعدازاں عرب و فارسی اطبا کی تعلیمات پر مبنی ایک قدیم اور ہمہ گیر نظام علاج ہے، بھارت کے روایتی نظام صحت میں ہمیشہ ایک مرکزی ستون رہی ہے۔ یہ طب اپنے جامع نقطہ نظر کے لیے مشہور ہے، جو اخلاط (Humors)، مزاج (Temperament) اور حیات کے چھ ضروری اسباب (اسباب ستہ ضروریہ) کے توازن پر قائم ہے۔ یونانی طریقہ علاج خواتین کی صحت کو ان کی زندگی کے مختلف مراحل میں بلی منارک (حیض کی ابتدا) سے لے کر مینوپاز (سن یاس) تک بلی نہایت باریکی سے دیکھتا ہے۔ یہ نظام قدرتی اجزا، غذائی رہنمائی، اور طرز زندگی میں تبدیلیوں کے ذریعے خواتین کی صحت کے جامع نظم و نسق کی ایک مکمل حکمت عملی پیش کرتا ہے۔ جہاں آج جدید طب میں خواتین کی صحت کو گائناکالوجی، اینڈوکرائنولوجی اور سائیکاٹری جیسے مختلف حصوں میں بانٹ دیا گیا ہے، وہیں یونانی طب ایک مربوط، انفرادی، اور احتیاطی نظام صحت فراہم کرتی ہے۔ آیئے جائزہ لیتے ہیں کہ یونانی طب کس طرح خواتین کی تولیدی زندگی کے مختلف مراحل میں ان کی مخصوص جسمانی اور جذباتی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ 1. حیض کی ابتدا اور بلوغت کی تبدیلیاں منارک، یعنی حیض کی شروعات، ایک لڑکی کی تولیدی زندگی کا آغاز ہوتا ہے، جو عام طور پر 11 سے 15 سال کی عمر کے درمیان ہوتا ہے۔ یونانی حکما، خصوصاً ابن سینا کے مطابق، یہ مرحلہ دموی مزاج (گرمی اور نمی کی زیادتی) سے وابستہ ہوتا ہے، جو جسمانی نشوونما، توانائی، اور حیض کی ابتدا میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

عام مسائل اور یونانی نقطہ نظر

○ حیض کی بے قاعدگی: اس کی وجوہات میں اخلاط کا بگاڑ یا رحم کی کمزوری شامل ہیں۔ اسگندھ اور زراوند جیسی جڑی بوٹیاں حیض کو باقاعدہ بنانے میں مدد دیتی ہیں۔

○ غذائیت: آئرن سے بھرپور غذا جیسے کھجور، دالیں اور انار نوجوان لڑکیوں میں خون کی کمی کو روکتی ہیں۔

○ جذباتی توازن: مزاج کی تبدیلی اور چڑچڑاپن کو صفرا کی زیادتی سے جوڑا جاتا ہے، جس کا علاج ملین ادویہ اور اسطوخودوس جیسی تسکین بخش جڑی بوٹیوں سے کیا جاتا ہے۔ 2. تولیدی صحت اور زرخیزی یونانی طب تولیدی اعضا کی صحت اور ماہواری کی طہارت کو عورت کی زرخیزی کا بنیادی پیمانہ سمجھتی ہے۔ زرخیزی کو صرف جسمانی صحت نہیں بلکہ ذہنی سکون اور اخلاطی توازن کا امتزاج قرار دیا گیا ہے۔

عام مسائل اور ان کے علاج: ○ پی سی او ایس (PCOS): اسے "بثور رقی الرحم" کہا جاتا ہے۔ اس کا علاج حب مدر، ایارج فائقرا، مناسب غذا اور ورزش سے کیا جاتا ہے۔

○ سیلان الرحم (لیکوریا): معجون سپاری پاک، سفوف دار چینی، اور عرق گلاب کے ذریعے علاج کیا جاتا ہے۔

○ بانجھ پن (عقر): خواتین کے رحم کو مضبوط بنانے اور ہارمونی توازن بحال کرنے کے لیے معجون مقلیل اور جوارش زرونی موثر سمجھی جاتی ہیں۔ ○ حمل سے قبل نگہداشت: جسم کو صاف کرنا اور جگر و رحم جیسے اعضا کو تقویت دینا یونانی طب میں لازمی سمجھا جاتا ہے۔ 3. حمل اور بعداز زچگی نگہداشت یونانی طب میں حمل کو ایک فطری مگر حساس مرحلہ تصور کیا جاتا ہے جس میں جسمانی و ذہنی توازن کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ حمل کے دوران رہنمائی: ○ خوراک: آسان ہضم غذا جیسے دودھ، گھی، کھجور اور گوشت کا شوربہ تجویز کیا جاتا ہے۔ ○ قوت بخش ادویات: معجون دبید الورد اور شربت فولاد خون کی افزائش اور جسمانی کمزوری کو دور کرتے ہیں۔ ○ ذہنی سکون: اطریفل، عرق گلاب اور صندل کے تیل سے اروما تھراپی کی جاتی ہے۔ بعداز زچگی (نفاس): ○ رحم کی صفائی: دار چینی، سونف اور ادرک کا قہوہ مفید ہوتا ہے۔ ○ دودھ کی افزائش: حب ربع روحانی اور معجون سپاری پاک موثر سمجھی جاتی ہیں۔ ○ جذباتی بحالی: اسطوخودوس اور سعد کوفی جیسے ادویات نفسیاتی بحالی میں مدد دیتی ہیں۔ 4. ماہواری اور امراض نسواں یونانی طب کے مطابق باقاعدہ اور درد سے پاک حیض عورت کی تولیدی صحت کی علامت ہے۔ حیض میں خرابی کی وجوہات میں اخلاط کا بگاڑ، بدہضمی، یا جسمانی اعضا کی کمزوری شامل ہو سکتی ہے۔ اہم مسائل اور علاج: ○ درد حیض (تشنج رحم): ادرک، کالی مرچ جیسی گرم مزاج جڑی بوٹیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ ○ احتباس حیض: رحم کو تحریک دینے والی جڑی بوٹیاں جیسے پنجر اور ہینگ موثر سمجھی جاتی ہیں۔ ○ استحاضہ (زیادہ خون آنا): گلاب، کتیرا اور قابضات استعمال ہوتے ہیں۔ جگر اور گردے کی صحت پر ہر علاج میں خاص زور دیا جاتا ہے کیونکہ یہ اعضاء ہارمونی توازن میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ 5. سن یاس (مینوپاز): عمر کی تبدیلی کا مرحلہ مینوپاز، یعنی حیض کا اختتام، زندگی کے ایک نئے دور کی شروعات ہے۔ جدید طب اسے ہارمونی کمی کے طور پر دیکھتی ہے، مگر یونانی طب اسے ایک فطری تبدیلی تصور کرتی ہے جس میں جسم کو نئی حالت سے ہم آہنگ ہونے کے لیے تدابیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ یونانی نقطہ نظر اور علاج: ○ گرم لہریں اور رات کو پسینہ: صفرا کی زیادتی کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے، جس کا علاج شاوری، گلاب اور سفید صندل سے کیا جاتا ہے۔ ○ جوڑوں کا درد: معجون سورنجان اور حب مقلیل سے افاقہ ہوتا ہے۔ ○ مزاجی بے چینی: اطریفل زمانی اور روغن بنفشہ ذہنی سکون اور نیند میں مددگار ہیں۔ ○ دل کی تقویت: شربت عناب، عرق چوبچینی، خمیرہ ابریشم، خمیرہ مروارید دل کے افعال کو بہتر بناتے ہیں۔ 6. احتیاط اور صحت کا تحفظ: ایک زندگی بھر کا سفر یونانی طب کی سب سے بڑی خوبی اس کا علاج بالتدبیر (lifestyle management) اور علاج بالغذا (dietotherapy) پر زور ہے، جو عورت کی مکمل زندگی کو صحت مند رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ اہم احتیاطی تدابیر: ○ حجامہ، دلک (مساج)، حمام (بھاپ غسل)، نطول اور ریاضت (ورزش) کو معمول بنانا۔ ○ مزاج اور موسم کے مطابق غذا کا استعمال اور مضر مزاج غذاؤں سے پرہیز۔ ○ قبض، ذہنی تناؤ اور جذباتی دباؤ سے بچاؤ، کیونکہ یہ اکثر امراض نسواں کی جڑ بنتے ہیں۔ یونانی طب خواتین کی صحت کے ہر مرحلے پلی from منارک سے لے کر مینوپاز تک پلی ایک جامع، قدرتی اور انفرادی نگہداشت کا نظام فراہم کرتی ہے۔ صدیوں پر مبنی تجربات، علمی روایت، اور عملی حکمت پر مبنی یہ نظام نہ صرف جدید طب کا بہترین تکملہ بن سکتا ہے بلکہ ان صورتوں میں بھی موثر ہے جہاں جدید طریقے ناکام یا مضر ثابت ہوتے ہیں۔ عالمی سطح پر متبادل طبی نظاموں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے اس دور میں، وقت آگیا ہے کہ تحقیق، تعلیم اور پالیسی سازی میں یونانی طب کو بھی مناسب جگہ دی جائے۔ اگر بھارت اپنے AYUSH نظام کو عالمی سطح پر فروغ دینا چاہتا ہے، تو خواتین کی صحت کے حوالے سے یونانی طب کی افادیت کو اجاگر کرنا ایک پائیدار اور موثر حکمت عملی ثابت ہو سکتا ہے۔

Printer Publisher & Owner Mohammad Khan Printed at J.K Offset Printers, 315 Garaiya Street Bazar Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-110006 and Published from C-107 1st Floor Shaheen Bagh Abul Fazal Enclave-II, Okhla New Delhi-110025, Ph:-011-65445045,Whats App No:9871676801,7827196932, E-mail:hamariduniyaurdu@gmail.com, Editor: Mohammad Khan